احوالِ مشائخ کبار

عنی

احوال و مناقب بعضی مشائخ سلسله شطاریه خصوصاً

شیخ محمد اشرف شطاری لاهوری

تألیف

سلیمان بن شیخ سعد الله

با مقدمه و اهتمام

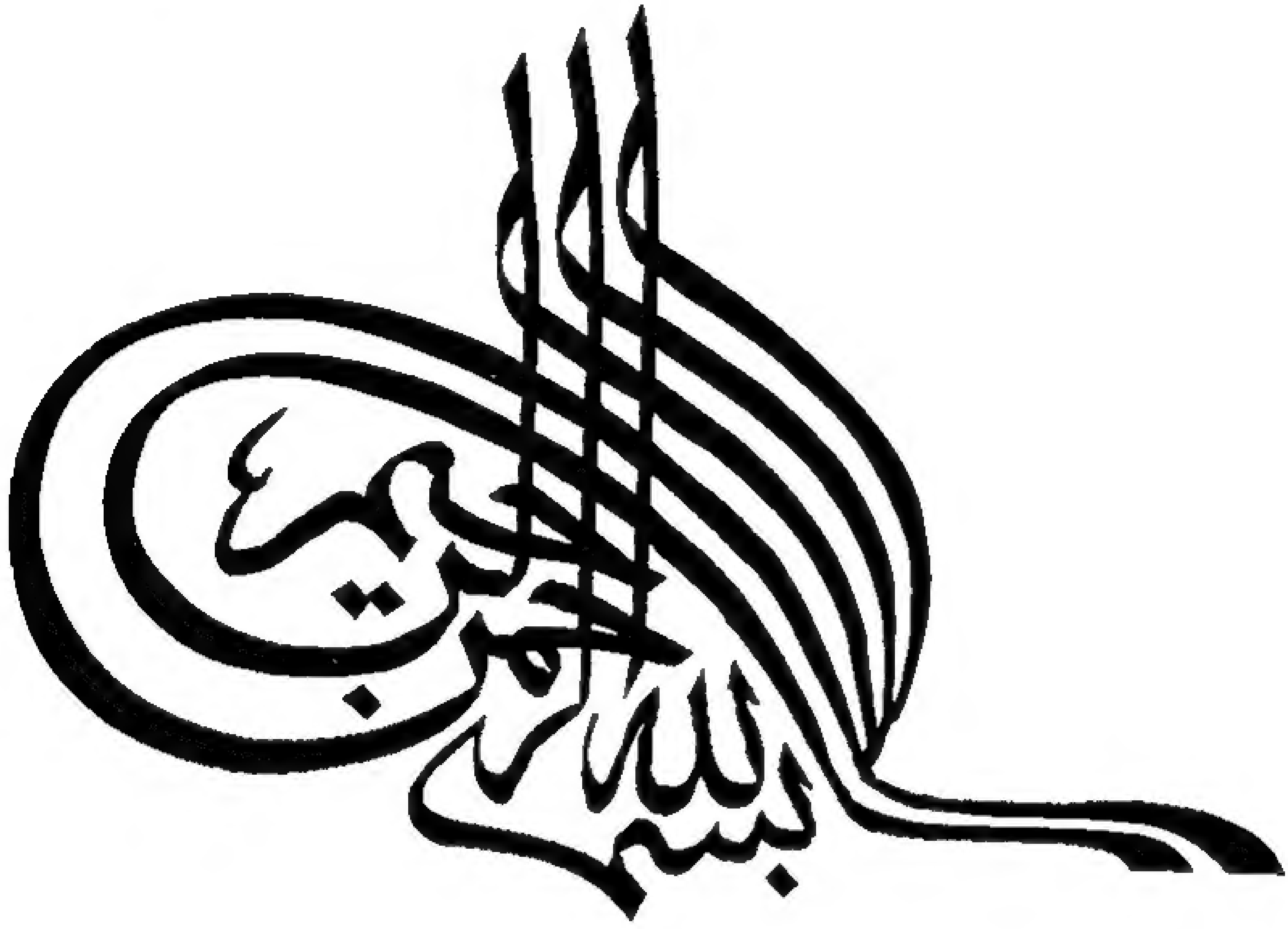
محمد اقبال مجددی

3483



مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

۱۳۷۹ ش



Marfat.com

احوالِ مشائخ کبار

عنی

احوال و مناقب بعضی مشائخ سلسلہ شطاریہ خصوصاً

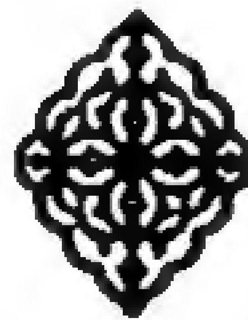
شیخ محمد اشرف شطاری لاهوری

تألیف

سلیمان بن شیخ سعد الله

با مقدمه و اهتمام

محمد اقبال مجددی



مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

۱۳۷۹ ش

Marfat.com

69/17789 86678

سلیمان بن شیخ سعد الله

احوال مشایخ کبار؛ به تصحیح و مقدمهٔ محمد اقبال مجددی.

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان - اسلام آباد. ۱۳۷۹ش / ۱۴۲۰ هـ / ۲۰۰۰م.

ص ۱۰۱.

ص ع.به انگلیسی

Ahval-e-Mashayekh Kebar

ISBN 969-498-020-8

۱ - فارسی - ۲. دین و عرفان - ۳. فرهنگ و ادب فارسی

الف. محمد اقبال مجددی ۱۹۵۷م، مصحح . ب. عنوان

کتابخانه ملی پاکستان

فهرستنویسی پیش از انتشار

نام کتاب	:	احوال مشایخ کبار
نویسنده	:	سلیمان بن شیخ سعد الله
مصحح	:	محمد اقبال مجددی
ناشر	:	مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان
چاپخانه	:	ایس.تی.پرنترز، گوالمندی ـ راولپندی
حروفچینی	:	عبدالرشید
طراحی و صفحه بندی	:	سینا
چاپ اول	:	فروردین ۱۳۷۹ ش / ذیحجه ۱۴۲۰هـ / مارس ۲۰۰۰م
شمارگان	:	۲۰۰ نسخه
بها	:	۱۵۰ روپیه

شابک ۸-۰۲۰-۴۹۸-۹۶۹

ISBN 969-498-020-8

کتابخانهٔ ملی پاکستان

حق چاپ برای مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان محفوظ است

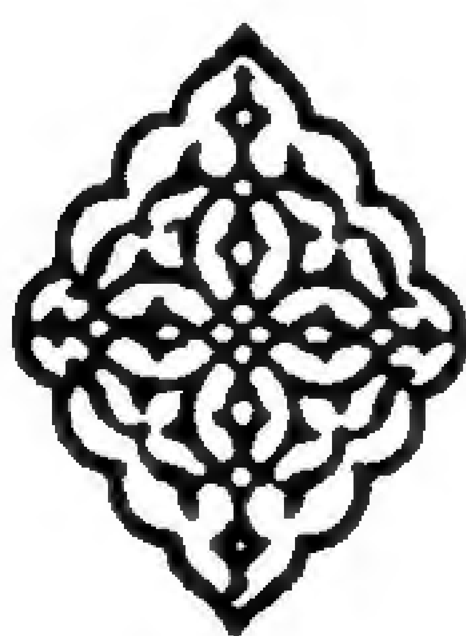
Marfat.com

انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

شمارهٔ ردیف

۱۷۲

مجموعهٔ ادبیات دینی و عرفانی (شماره ۳)



تأسیس برمبنای موافقتنامهٔ مورخ آبان ماه ۱۳۵۰ش مصوب
دولتین ایران و پاکستان

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم
غنچهٔ سربستهٔ رازِ حکیم

سخن مدیر

وجود هزاران نسخه متون ادبی خطی فارسی در گنجینه های نفیس و کتابخانه‌های معتبر کشورهای منطقه، به ویژه در کتابخانه گنج بخش این مرکز، به خامهٔ ارزشمند عرفا و اولیاء الله و مشایخ کبار، یا از منظر روشن‌بین آنان و به قلم مریدان اهل ذوق، نشان از عشق وافر مردمان این خطه به معارف و فرهنگ اسلامی از بدو ورود اسلام به شبه قاره است. در میان مجموعه‌های رسایل خطی موجود در کتابخانهٔ گنج‌بخش، آثار ادبی و عرفانی گرانسنگی یافت می‌شود که درونمایه آنها برگرفته از عشق به الله و متأثر از تعالیم مکتبِ انسان ساز قرآن مجید و معارف اسلامی برای طی طریق و تعالی یافتنِ خوانندهٔ مشتاق و طالبِ این راه است. بی‌تردید، در زمانه‌ای که تهاجم فرهنگی با تمام ابعاد در تخریب اندیشهٔ پاکِ انسانِ معاصر، بی رحمانه و مجهز به ترفندهای فریبندهٔ عفریتِ هزار توی دروغ و ریا و تزویر و زرق وبرق مادی، به پیش می‌راند، «ادبیات عرفانی و دینی» الحق که سنگری محکم برای پناه جستنِ انسانِ مظلوم شرقی است.

عشق آمده شد چوخونم اندر رگ و پوست　　تا کرد مرا تهی و پر کرد ز دوست
اجزای وجودم همگی دوست گرفت　　نامی است ز من با من و باقی همه اوست

*

صوفیِ صافی، گذشته از هفت وادی عشق، رسیده به قلهٔ قافِ سیمرغ، بیرون زده از عینیت خویش، غرقه در جذبات معرفةالله، همه ذوق و شوق، سرّ وحدت از صفات و ذاتِ بی‌مثال «او» می‌جوید و فنا شده در حق، در دیگدان معرفت می‌سوزد:

جوش شوقم داد اندر دیگ جان　　از همه خامی بیکدم پوخت است!

Marfat.com

و اگر در این سیر الی‌الله، از سرِ لطف و عنایات بی پایان حی سبحان، به بقاء بالله خاک نیستی او، هست پذیرد و به مقامات و کراماتی نایل شود، عجب مدار که همه کَرَم و جُودِ "اوست"، وگر نه انسان فانی را بی‌حمایت "دوست"، قطعاً نه قدرتی هست و نه کرامتی. و من یتوکل علی الله فهو حسبه.

حضرت امام خمینی (قدس سره *الشریف*) می‌فرمایند:

بتو دل بستم و غیر تو کسی نیست مرا *جزتوای جان جهان دادرسی نیست‌مرا*

مدد *از* جنت و *از* حور و قصورم خبری *جز رخ دوست نظرسوی کسی نیست مرا*

*

سخن کوتاه، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، از دو سال پیش مصمم بود تصحیح و چاپ بعضی از مجموعه های رسایل خطی موجود در کتابخانۀ گنج بخش را، با عنایت به اخذ مجوز رسمی از شورایعالی نشر کتاب سازمان متبوع، انجام دهد و در اختیار علاقه‌مندان این متون بگذارد. خوشبختانه پس از طی مراحل مختلف، اینک سومین متن از این رسایل به نام «احوال مشایخ کبار» تألیف سلیمان بن شیخ سعدالله و به تصحیح و مقدمه جناب پروفسور محمد اقبال مجددی، دانشور و محقق گرامی، به حلیۀ طبع آراسته و منتشر می‌گردد.

توفیقات مصحح محترم و همکاران عزیز مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان را از خداوند منان مسألت می نماید.

و ما توفیق *الا* بالله علیه توکلت و *الیه* انیب

دکتر محمد مهدی توسلی

سرپرست مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

۹ فروردین ۱۳۷۹ شمسی / ۲۱ ذیحجه ۱۴۲۰ هجری

۲۸ مارس ۲۰۰۰ میلادی

Marfat.com

مقدمہ

سلسلہ شطاریہ کے مؤسس شیخ بایزید طیفور بسطامی (۱۳۶-۲۳۱ھ / ۷۵۳-۸۴۵ء) تھے۔ موصوف شعر کو صحو پر ترجیح دیتے تھے۔ ان کی طریقہ کی بنیاد عشقِ حقیقی تھی۔ اس لئے اس سلسلہ کو ایران میں "طریقۂ عشقیہ" کا نام دیا گیا۔(۱) اسی طرح اس کے بانی کے نام کی مناسبت سے عجمی علاقوں میں "طیفوریہ" اور "بسطامیہ" بھی کہا گیا۔(۲)

پاکستان و ہند میں اس سلسلے کے مروج شاہ عبداللہ (ف ۸۹۰ھ / ۱۴۸۵ء) تھے جو ایران سے یہاں آئے اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد میں سے تھے۔(۳) لیکن طریقۂ عشقیہ میں شیخ محمد عارف سے اجازت و خلافت حاصل تھی،(۴) انہی سے شیخ محمد اشرف جہانگیر سمنانی (ف حدود ۸۳۲ھ / ۱۴۲۸ء) بھی اجازت یافتہ تھے۔(۵) لیکن شاہ عبداللہ سے ہی ہندوستان میں اس سلسلہ کی ترویج ہوئی اور اسے سلسلہ سہروردیہ کی بازگشت قرار دیا گیا۔(۶) شاہ عبداللہ پہلے بزرگ ہیں جن کے نام کے ساتھ نسبت "شطاری" لکھی گئی، لفظ "شطار" عربی زبان کا ہے جو شطر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ایک خاص سمت کی طرف مڑنا اسی طرح شطار کا مطلب ہے تیزی کے ساتھ حرکت کرنے والا۔ اس سلسلے کے صوفیہ کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک طالب حق جو اس طریقہ سے تعلق رکھتا ہے پوری سرعت کے ساتھ تجلیات الٰہیہ کا ادراک کرلیتا ہے جبکہ دیگر سلاسل سلوک میں عرفانی منازل درجہ بدرجہ طے ہوتی ہیں۔(۷)

شاہ عبداللہ شطاری کے افکار و تجربات کو ان کے دو خلفاء شیخ محمد اعلاء معروف بہ شیخ قاضن بنگالی اور شیخ حافظ جونپوری نے عملی شکل دی۔

اول الذکر کو زیادہ شہرت نصیب ہوئی۔ ان کے فرزند و جانشین شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست (ف حدود ۹۴۶ھ / ۱۵۷۸ء) نے سلسلۂ شطاریہ کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے بعد ان کے خلیفہ شیخ ظہور حمید الدین حصور (ف ۹۳۰ھ / ۱۵۲۳ء) نے اس سلسلے کو ترقی دی ان حضرات کی سرگرمیاں بہار اور اس کے نواح تک رہیں۔

حاجی حصور کے بعد ان کے خلیفۂ اعظم شاہ محمد غوث گوالیاری (ف

Marfat.com

۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء) سے سلسلۂ شطاریہ کی خوب اشاعت ہوئی اور تقریباً سارے پاکستان و ہند میں ان کے خلفاء معروف کار نظر آنے لگے۔ سلاطین و امراء بھی ان کے حلقہ بگوش تھے بابر' ہمایوں اور اکبر کو شاہ محمد غوث گوالیاری سے بڑی عقیدت تھی۔(۸)

شاہ محمد غوث گوالیاری سے قبل اس سلسلے کو بہت کم اصحاب جانتے تھے (۹) اس سلسلے کا اصل کام شاہ محمد غوث اور ان کے خلفاء نے انجام دیا۔

شاہ محمد غوث گوالیاری کے خلفاء میں سے شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی ایک اجل عالم اور معروف صوفی تھے۔(۱۰) شیخ علوی کے ایک خلیفہ شیخ صبغۃ اللہ بھروچی (۱۱) نے سلسلۂ شطاریہ کو حرمین الشریفین میں پھیلایا ان کے مرید شیخ احمد قشاشی اور ان کے جانشین ملا شیخ ابراہیم قرانی کے ذریعے یہ سلسلہ جزائر انڈونیشیا' جاوا اور سماٹرا تک وسیع ہو گیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی اس سلسلے کے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی سے حاصل کیا اور سفر حجاز پر جاتے ہوئے جواہر خمسہ کے اعمال کی اجازت شیخ محمد اشرف لاہوری کے خلیفہ حاجی محمد سعید لاہوری سے لی۔(۱۲)

سلسلۂ شطاریہ کے افراد پاکستان و ہند کے بہت سے خطوں میں مصروف عمل تھے۔ پہلا مرکز بہار' پھر گجرات' گوالیار اور پنجاب کی سرزمین بھی ان کی عملی سرگرمیوں کا مرکز بنی رہی۔

متاخر شطاری روایات کے مطابق مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی (ف ۷۰۷-۷۸۵ھ / ۱۳۸۴ء) نے اویسی طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہ، سے اس سلسلے کو اخذ کیا تھا اور مخدوم جہانیان سے بابو تاج الدین بخاری کے اسی سلسلے میں فیض یاب ہونے کی روایت اگر صحیح ہے (۱۳) تو یہ سلسلہ شاہ عبداللہ شطاری (ف ۸۹۰ھ / ۱۴۸۵ء) سے بہت پہلے پنجاب کی سرزمین اس سے آشنا تھی۔ تاہم مخدوم جہانیان بخاری کے ذریعے پنجاب یا ہندوستان کے دیگر علاقوں میں اس سلسلے کی اشاعت کی تفصیلات نہیں ملتیں۔

شیخ وجیہہ الدین گجراتی کے خلفاء میں سے دو براہ راست پنجاب میں تشریف لائے اول سید ابو تراب معروف بہ شاہ گدا شطاری لاہوری (ف ۱۰۷۱ھ / ۱۶۶۰ء) جن کے چھ اکابر خلفاء پنجاب اور دیگر مقامات پر مصروف کار تھے۔(۱۴)

Marfat.com

دوسرے صاحبِ ملفوظات حاضر شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری کے دادا پیر شیخ بایزید ثانی پنجاب کے مردم خیز خطہ سرہند میں وارد ہوئے اور یہیں رہ کر دعوتِ ارشاد کا فریضہ انجام دیتے رہے۔(۱۵) ان کے علاوہ دیگر شطاری بزرگوں میں سے شیخ قاضی محمد فاضل لاہوری بن شیخ اسعد اللہ لاہور میں درس و تدریس اور افتاء کے فرائض ادا کرتے رہے۔ ان کے فرزند شاہ رضا قادری شطاری لاہوری (ف ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۷ء) پنجاب کے نہایت معروف اور ذی علم مشائخ میں سے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے کے اعمال' اشغال اور معمولات پر کئی اہم کتابیں تالیف کیں جن میں سے ارشاد العاشقین اس موضوع پر ضخیم ترین کتاب ہے جو ۱۰۶۸ھ میں تالیف کی تھی۔(۱۶)

شاہ رضا قادری شطاری کے خلفاء میں سے شاہ عنایت قادری قصوری ثم لاہوری (ف حدود ۱۱۵۰ھ / ۱۷۳۸ء) ایک اجل عالم اور متعدد فقہی کتابوں کے مؤلف تھے۔(۱۷) پنجابی کے معروف شاعر بلھے شاہ قصوری انہی کے نامور خلیفہ تھے۔(۱۸) شاہ عنایت قادری کے ایک اور معاصر شطاری بزرگ شیخ فتح شاہ لاہوری (ف ۱۱۵۰ھ / ۱۷۳۸ء) بھی اس سلسلے کی اشاعت میں مصروف رہے۔(۱۹)

پنجاب کے مرکز لاہور میں سلسلۂ شطاریہ کے قدیم ترین مشائخ میں سے شاہ گدا لاہوری کے بعد صاحبِ ملفوظات حاضر شیخ محمد اشرف لاہوری ہی ہیں۔

شیخ محمد اشرف لاہوری نے اپنے والد گرامی کا نام شیخ یونس لکھا ہے(۲۰) موصوف کے آباواجداد اور جائے مولود کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے' مقامی روایات سے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ شیخ محمد اشرف قوم کے ماچھی(۲۱) تھے اور ان کے اجداد ماہی گیری(۲۲) کا شغل رکھتے تھے۔

شیخ محمد اشرف نے آغاز شباب سے اپنے مرشد شیخ فرید ثانی سے منسلک ہونے تک کے واقعات خود لکھے ہیں جن کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے :

خدا طلبی کے جذبے سے نکلا تو جہاں کہیں کسی صاحبِ دل کا سنا اس کی صحبت اختیار کرلی۔ شدید ریاضتیں کیں خطۂ سرہند میں پہنچا وہاں سے ہندوستان کے دیگر شہروں کا سفر بھی اسی مقصد سے کیا۔ لیکن کہیں بھی مطلوب حاصل نہ ہوا۔ پھر سرہند کی طرف واپس

Marfat.com

تھا۔ سرہند سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ عالم رؤیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا کہ تمہارا مقصود شیخ فرید ثانی ہیں ان کی خدمت میں سرہند جاؤ' میں اس حکم پر ان کی خدمت میں پہنچا۔ مسلسل پانچ روز تک ان کے پاس شب و روز بیٹھا رہا کوئی بات نہ کی حتی کہ ایک روز تمام خواطر کو بشرح تمام بیان فرمایا۔ اور تعلیم سلوک کا آغاز کر دیا۔ اس طرح کچھ عرصہ ان کی خدمت میں رہ کر اخذ فیوض کا سلسلہ جاری رکھا۔ شیخ نے اپنی وفات اور ایام وصال کے دوران مجھے طلب کیا آپ ان دنوں سرہند سے ساٹھ ستر کروہ کے فاصلہ پر واقع ایک قصبہ سلطان پور میں تھے۔ میں پہنچا تو فرمایا کہ تم پر اعتماد کامل ہے۔ اور یہ آرزو کی کہ اب تم شب و روز یہیں رہو میں وہیں عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا ان دنوں میرا وہاں تیرہ یوم تک قیام رہا آخر ربیع الاوّل روز پنجشنبہ کو ان کا وصال ہو گیا۔ اس وقت ان کے دونوں صاحبزادے بھی حاضر تھے' شیخ فرید ثانی کو سرہند میں ان کے مرشد شاہ بایزید ثانی کے روضہ سے متصل دفن کیا گیا۔ اور آپ کے دونوں صاحبزادے آپ کے جانشین بنے۔ اس کے بعد شیخ محمد اشرف اپنے وطن مولوف کی طرف روانہ ہو گئے اور لاہور میں قیام کر لیا جہاں ان کی اکثر فضلاء و صلحاء سے ملاقات رہنے لگی۔(۲۳)

شیخ محمد اشرف لاہوری کے مرشد شیخ فرید ثانی ملقب بہ سلطان الموحدین تھے۔(۲۴) شیخ فرید کے نام کے ساتھ نسبت "کھروال" درج ہے۔(۲۵) جو قومی (قبائلی) نسبت ہے۔ اس کا تلفظ کہروال (Kahrwal) ہے جو امتداد زمانہ سے گہروال (Gharwal) معروف ہو گیا۔ یعنی ک گ سے بدل دیا گیا۔ دراصل یہ راجپوتوں کی ایک شاخ ہے جو پنجاب کے مختلف علاقوں میں آباد ہے۔(۲۶)

شیخ فرید سرہندی کے والد شیخ بایزید سرہندی تھے جو براہِ راست شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی (ف ۹۹۸ھ) کے خلیفہ تھے اور انہوں نے شاہ وجیہہ الدین کے فرزند شاہ عبداللہ شطاری گجراتی اور ان کے بیٹے شیخ حیدر سے بھی باطنی استفادہ کیا تھا۔(۲۷)

چونکہ شاہ وجیہہ الدین علوی خود ایک نامور عالم اور مدرس تھے اس لئے ان کے یہ خلیفہ یعنی شیخ بایزید سرہندی بھی ایک بڑے عالم اور درس و تدریس کے ماہر استاد تھے ۱۰۲۵ھ / ۱۶۱۶ء کو انتقال ہوا (۲۸) سرہند میں دفن کئے گئے جہاں ان کا روضہ معروف

Marfat.com

ہے 'ان کا لقب سلطان المحققین تھا۔(۲۹) انہی کے فرزند و جانشین شیخ فرید ثانی سرہندی تھے جو اپنے والد ہی فیض یافتہ تھے۔(۳۰)

شیخ فرید ثانی کے حالات مروجہ تذکروں میں نہیں ملتے ان کا وصال بروز پنجشنبہ ماہ ربیع الاول میں ہوا،(۳۱) شیخ محمد اشرف لاہوری جو بوقت وصال ان کی خدمت میں موجود تھے مذکورہ ماہ و یوم وصال تو لکھا ہے لیکن سالِ وفات نہیں دیا۔ کتاب تحفۃ السلاسل میں جو ۱۰۵۰ھ میں تالیف ہوئی تھی ان کے عرس کی تاریخ ماہ ربیع الاول ہی درج ہے(۳۲) جس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ موصوف ۱۰۵۰ھ / ۱۶۴۰ء سے قبل فوت ہو چکے تھے۔ شیخ فرید بھی سرہند میں اپنے والد شیخ بایزید کے روضہ سے متصل ہی دفن کیا گیا۔(۳۳)

شیخ فرید کے دو فرزند بیک وقت ان کے جانشین بنے یہی ان کی وصیت تھی(۳۴) ان کے ایک فرزند کا نام شیخ عبدالملک تھا۔(۳۵) جو کئی مرتبہ اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات کے لئے شیخ محمد اشرف لاہوری کی رفاقت میں حاضر ہوئے تھے۔(۳۶) ۱۰۷۵ھ / ۱۶۶۴ء کی ایک ملاقات میں عالمگیر نے انہیں دو ہزار روپے بطور انعام (نذر) دیئے تھے(۳۷) شیخ عبدالملک کا ۱۱۰۲ھ / ۱۶۹۱ء کو سرہند میں انتقال ہوا۔(۳۸) شطاری سلسلہ کے بعض معتقدات کی بنا پر سرہند کے معروف نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی شیخ عبدالملک سے کبیدۂ خاطر تھے۔(۳۹)

انہی شیخ فرید ثانی سرہندی کے نامور خلیفہ شیخ محمد اشرف لاہوری تھے، اپنے سلسلے کے اعمال میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر ان سے بہت متأثر تھا' مقامی روایت کے مطابق وہ عالمگیر کے مصاحب بن گئے تھے۔(۴۰) لیکن معاصر کتب تاریخ میں ان کے کسی منصب کا ذکر نہیں ملتا' اورنگ زیب عالمگیر کے کہنے پر یہ کئی مرتبہ اس کے دربار میں گئے اور انعامات سے نوازے گئے' ۱۰۷۴ھ / ۱۶۶۳ء کو عالمگیر نے ایک ملاقات کے دوران ایک ہزار روپے نذر کئے،(۴۱) اسی طرح اگلے سال ۱۰۷۵ھ / ۱۶۶۴ء کو دربار میں انہیں تین ہزار روپے کا انعام (نذر) دیا گیا۔(۴۲) اورنگ زیب کے علاوہ امراء اور لشکر شاہی کے افراد بھی شیخ محمد اشرف کے ارادت مند تھے۔ اورنگ زیب کی مکرر استدعا پر دربار میں کئی بار گئے ایک مرتبہ کچھ عرصہ وہاں قیام بھی کیا لیکن اورنگ زیب کے محل شاہی سے الگ

Marfat.com

حجرے میں مقیم رہے جہاں اورنگ زیب امورِ سلطنت سے فراغت کے بعد تنِ تنہا حاضر ہو کر شیخ کے پند و نصائح سنتا تھا' اس طویل صحبت کے بعد آپ اپنے وطن مولوف لاہور کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو مختلف ملاقاتوں کے دوران صرف اورنگ زیب کی پیش کردہ نذر کی رقم اسی ہزار روپے تھی اس نقد کے علاوہ اجناس بھی تھیں دیگر امراء اور اہل لشکر نے بھی نذر و نیاز کی بارش کی' ان تمام انعامات کی باربرداری کے لئے بادشاہ نے بیس گھوڑے بھی دیئے جن پر لاد کر آپ یہ سب کچھ لاہور لے آئے یہاں آکر انہوں نے اس رقم سے ایک عالی شان مسجد اور وسیع خانقاہ تعمیر کروائی۔(۴۳)

یہ خانقاہ و مسجد کب تعمیر ہوئی لاہور کے مقامی مورخین اس سلسلے میں خاموش ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ رنجیت سنگھ نے جب انہیں مسمار کیا(۴۴) تو اس کے تاریخی کتبات بھی اسی وقت ٹوٹ کر ضائع ہو گئے' دوسرے اتنی بڑی رقم اور نذر و نیاز کا اندراج معاصر کتب تاریخ میں نہیں ہو سکا جب کہ اس سے پہلے ۱۰۷۴ اور ۱۰۷۵ھ میں ملنے والے انعامات کا تذکرہ عالمگیر نامہ مؤلفہ محمد کاظم شیرازی کے حوالے سے کیا جا چکا ہے۔ یہ کتاب عالمگیر کے پہلے دس سالہ واقعات یعنی ۱۰۷۸ھ / ۱۶۶۸ء پر مشتمل ہے۔ اگر اس دوران یہ رقم ملتی تو اس میں ضرور اس کا تذکرہ کیا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ سنہ کے بعد یہ رقم دی گئی اور انہوں نے اسے اپنی وفات ۱۱۰۴ھ کچھ عرصہ پہلے تعمیر کروایا ہو گا۔ عہد عالمگیر کے متاخر اور دیگر کتب تاریخ میں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا۔ کاظم شیرازی کے بعد بختاور خان قدیم ترین مورخ ہے جس نے شیخ محمد اشرف لاہوری کو اورنگ زیب سے انعام ملنے کا ذکر کیا ہے کہ "از پیشگاہ فضل و احسان مبلغ معتدبہ یافتہ"(۴۵) بختاور خان نے مراۃ العالم ۱۶۶۹ء اور ۱۶۸۰ء کے مابین تالیف کی تاہم اس میں بھی مذکورہ مقامی روایت کے مطابق انعام کی رقم کا تعین نہیں کیا گیا یہ کتاب بھی شیخ محمد اشرف کے حین حیات تالیف ہوئی تھی ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ مذکورہ مسجد اور خانقاہ کی تعمیر حدود ۱۶۸۰ء میں ہوئی۔

شیخ محمد اشرف نے اپنی مسجد لاہور کے معروف دروازہ بھاٹی کے باہر بنوائی تھی(۴۶) اس سلسلے کی قدیم ترین روایت مرآۃ العالم میں ہے کہ لاہور میں شیخ اشرف نے اپنی حویلی کے نزدیک عالی شان مسجد بنوائی اور ان کی اقامت بھی وہیں پر تھی۔(۴۷)

Marfat.com

شیخ اشرف کی مسجد اور مزار کا شمار لاہور کی شاندار عمارتوں میں ہوتا تھا۔ ان کی اندرونی دیواروں پر سنگ مرمر استعمال کیا گیا تھا اور بیرونی حصے پر سرخ ٹائیلوں کا کام کیا گیا تھا جو اپنی خوبصورتی کے اعتبار سے اعلیٰ درجے کا تھا۔(۴۸) مسجد اور مزار پر سنگ مرمر لگایا گیا تھا۔ اندرونی حصے پر کاشی کاری کی گئی تھی۔(۴۹)

اس مسجد اور خانقاہ کے گرد اتنی وسیع آبادی ہو گئی تھی کہ یہ محلہ شیخ اشرف کے نام سے محلہ شاہ شرف کہلانے لگا۔ یہ محلہ بھاٹی دروازہ سے لے کر ضلع کچہری اور برف خانہ تک وسیع تھا۔(۵۰) مہاراجہ رنجیت سنگھ (۱۷۹۹-۱۸۳۹ء) کے عہد میں ۱۸۱۳ء / ۱۸۶۹ سمت تک بیرون بھاٹی دروازہ میں شیخ محمد اشرف کی یہ مسجد موجود تھی اور سردار جہاں داد خان کو جب رنجیت سنگھ نے لاہور بلایا تو اُسے اس مسجد سے متصل مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا تھا۔(۵۱) لاہور شہر کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے اس کی فصیل کے گرداگرد خندق کھودی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ بھاٹی دروازے کے باہر جہاں شیخ محمد اشرف کی یہ مسجد اور خانقاہ تھی ایک کھلا میدان ہو اس لئے رنجیت سنگھ کے حکم سے یہ مسجد اور خانقاہ مسمار کر دی گئی۔ اس کا بیش قیمتی پتھر اتروا کر امرتسر کے گولڈن ٹیمپل کی آرائش کے لئے بھیج دیا گیا۔(۵۲) شیخ محمد اشرف کی نعش نکلوا کر اس کے ایک خلیفہ حاجی محمد سعید کے مزار کے جوار میں دفن کی گئی یہ کام رنجیت سنگھ نے اپنے طبیب فقیر نورالدین کی معرفت کروایا۔(۵۳) رنجیت سنگھ کے حکم سے مزار کے لئے ایک چبوترا بھی بنوایا گیا۔(۵۴)

مقامی روایت کے مطابق شیخ محمد اشرف کا انتقال لاہور میں ۱۱۰۴ھ / ۹۲-۱۶۹۳ء کو ہوا۔(۵۵) انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنا مزار بنالیا تھا۔(۵۶)

موجودہ ایام میں شیخ محمد اشرف لاہوری کا مزار جنرل پوسٹ آفس کے بالمقابل بنک سکوائر کے عقب میں آبادی کے اندر ہے۔ پہلے اس مزار پر ترخان قابض تھے پھر حاجی محمد سعید لاہوری کے دفتری اولاد نے اس پر مقدمہ دائر کر کے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اور اب تک انہیں کے پاس ہے اور یہ چار دیواری مقفل رہی ہے۔ شیخ محمد اشرف لاہوری کے فرزندوں کے حالات تو درکار اسماء تک معلوم نہیں ہیں صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ان کے بیٹوں کو مدد معاش کے طور پر ایک گاؤں دیا تھا۔(۵۷) یہ گاؤں

Marfat.com

کہاں تھا معلوم نہیں ہے۔

شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری کے بکثرت مریدین و خلفاء تھے امراء اور فوج کے بہت سے افسران بھی ان کے حلقہ بگوش تھے۔ لیکن افسوس کہ ان کے خلفاء کے اسماء محفوظ نہیں ہیں۔ صرف دو ناموں کا علم ہو سکا ہے: اول لاہور کے نامور عالم، صوفی اور مولف حاجی محمد سعید لاہوری اور کتاب حاضر کے مؤلف شیخ سلیمان بن سعد اللہ۔

حاجی محمد سعید لاہوری (ف ۱۱۶۲ھ / ۱۷۴۹ء) کئی سلاسل میں اجازت یافتہ تھے ان سے نامی گرامی علماء و صوفیہ نے فیض حاصل کیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حج پر جاتے ہوئے جب لاہور سے گذرے تو انہوں نے جواہر خمسہ کے اعمال کی اجازت حاجی محمد سعید لاہوری سے حاصل کی۔(۵۸) اس طرح صوبہ سرحد کے ایک بڑے عالم شیخ محمد مسعود پشاوری بھی سلسلہ شطاریہ میں حاجی محمد سعید لاہوری سے اجازت یافتہ تھے۔(۵۹) سندھ کے معروف عالم اور شیخ طریقت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری (ف ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۹ء) انہی شیخ محمد مسعود پشاوری کے خلیفہ تھے۔(۶۰)

شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری کے دوسرے مرید و خلیفہ شیخ سلیمان بن سعد اللہ تھے جو کتاب حاضر کے مرتب و جامع ہیں۔(۶۱)

شیخ محمد اشرف لاہوری یقیناً کئی کتابوں کے مؤلف ہوں گے لیکن افسوس کہ وہ دست بردِ زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکی ہیں اب تک ان کی صرف ایک تألیف جامع الفوائد، چند فارسی نظمیں اور ملفوظات کا صرف ایک مجموعہ یعنی احوال مشائخ کبار (کتاب حاضر) ہی دستیاب ہو سکے ہیں جن کا مختصر سا تعارف کروایا جا رہا ہے:

جامع الفوائد

یہ کتاب فارسی نثر میں ہے اور عمومی مسائل دینیہ پر مشتمل ہے اس کتاب کے حسب ذیل نو ابواب ہیں:

باب اول در تفسیر کلام اللہ

باب دوم در خواص و فوائد بعضی آیات و سور، در بیان احادیث قدسی......

Marfat.com

باب سوم در بیان مطائبات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

باب چہارم در رفع سایہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

باب پنجم در حقائق احوال انبیاء و علوشان آنحضرت علی نبینا علیہم الصلوات و السلام

باب ششم در انکشاف معنی العلم حجاب الاکبر

باب ہفتم در تألیف ادعیہ

باب ہشتم مشتمل بر غزل در مناجات باری تعالیٰ و قصیدۂ مدح سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین و مشائخ کرام قدس سرہم۔

باب نہم در تفسیر کلام مجید......

مؤلف نے یہ کتاب لاہور میں تألیف کی اگرچہ ساری کتاب میں سالِ تصنیف کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ لیکن کتاب کے آغاز میں مؤلف نے ۲۱-اوراق میں اپنے ابتدائی روحانی حالات لکھے ہیں جن میں اپنے مرشد شیخ فرید ثانی سرہندی سے منسلک ہونے کی پوری تفصیل دی ہے اور اس کی وفات کا ذکر بھی کیا ہے لیکن سالِ وفات نہیں لکھا' انہی خودنوشت حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف نے یہ کتاب لاہور میں تألیف کی۔ اس سے قبل ہم یہ قیاس آرائی کر چکے ہیں کہ انہوں نے لاہور میں اس وقت مستقل قیام کیا جب وہ اورنگ زیب سے اسی ہزار روپے لے کر لاہور آئے اور مسجد و خانقاہ کی تعمیر کی یہ زمانہ ہمارے قیاس کے مطابق ۱۰۹۱ھ / ۱۶۸۰ء سے قبل کا ہے۔ اس لئے یہ کتاب حدود ۱۰۹۱ھ اور وصال شیخ فرید ثانی حدود ۱۰۵۰ھ کے مابین تألیف ہوئی۔

اس کتاب کا خطی نسخہ میرے ذاتی کتابخانے کی زینت ہے۔ اس کے کاتب بھی وہی ہیں جو کتاب حاضر احوالِ مشائخ کبار کے ہیں یعنی شیخ عبدالرحیم بن حافظ عبدالحفیظ بن عارف باللہ حضرت شیخ محمد عارف ولد ابو طالب المعروفون بسعۃ البھکہری۔ اس کی تاریخ کتابت بروز جمعہ ۴ ذی الحجہ ۱۱۵۷ھ ہے۔

Marfat.com

شیخ محمد اشرف کا شعری سرمایہ

شیخ محمد اشرف لاہوری فارسی میں شعر بھی کہتے تھے اور اشرف تخلص تھا۔ لیکن شعرای فارسی کے مروجہ تذکروں میں نہ تو ان کا بحیثیت شاعر ذکر ملتا ہے اور نہ ہی کہیں ان کا کلام دیا گیا ہے فقط ان کی دو منظومات کا اب تک سراغ ملا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب جامع الفوائد میں درج کی ہیں ان میں ایک حمد باری تعالیٰ اور دوسری نعت ہے۔ ان کے بارے میں شیخ اشرف نے کہا ہے کہ یہ منظومات خود ان کی تصنیف ہیں جامع الفوائد کا خطی نسخہ کرم خوردہ ہے جس کے باعث اس کے سارے شعر پڑھے نہیں جا سکے۔

نمونۂ کلام

قصیدۂ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صبح ہدی در دمید از تتق منتشر — شمس عطا بر شد از طلعت نورالبشر
مسند روی زمین با ہمہ افگندگی — گشت چو عرش برینؔ از قدمش مفتخر
چتر ز لولاک شد بر فرق عظمتش — فرق ز احمد احدبین ز عیونِ بصر
توبۂ صد سالۂ آدم و حوا کہ بود — اسم محمد شفیع گشت ز راہ خطر
آنکہ بعظمت نہاد روی قدم بر رقاب — شخص جہاں را بعین کردہ قدومش بصر
نقش بہ محبوبیش کرد سبحان درست — ہر کہ ورا منکراست منفعل و بی خبر
شیخ کبیر المنیر شمع صفا را بہا — عالم ازو در گرفت عشق خدا سر بسر
عرصہ روی زمین گلشن معنی ازو — عاشق و عارف ازو منتظر یک قدر
مرشد راہ خدا سرور دین صفا — شاہ فریدون زمان ملک بقا را قمر
ہر کہ زمین بوس او کرد از روی صفا — شد بصف عارفان مخزن گنج و گہر
بندہ اشرف دعاخوان و ثنا ہر کجا — بو کہ بقرب حضورگاہ شود معتبر

در وصف رونق ایام پیری

بعشق اندر جوان چون پیر گردد — در اقلیم شہادت میر گردد

Marfat.com

برای چشم زخم ہر شیاطین قدش قوس و عصاچون تیر گردد

احوالِ مشائخ کبار

کتاب حاضر شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری اور اُن کے مشائخ کے مناقب کا مجموعہ ہے۔ جو ان کے حین حیات مرتب و جمع کیا گیا ہر جگہ شیخ اشرف کے نام کے ساتھ ان کی طوالتِ عمر کے لئے دعائیہ جملہ "مرشد الاناامی مدظلہ السامی" ہے ساری کتاب میں کہیں سنہ درج نہیں ہے۔ وقتاً فوقتاً شیخ محمد اشرف کی خدمت میں حاضری کے دوران جو گفتگو ہوئی وہ مرتب کتاب حاضر نے قلم بند کرلی۔

اس مجموعہ میں کئی الفاظ اور مصرعے ہندی زبان کے بھی نقل ہوئے ہیں۔ فارسی میں ہندی الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں اگرچہ اس مجموعہ کو عہد عالمگیر کا کوئی بہترین نثری نمونہ قرار نہیں دیا جاسکتا البتہ سبک ہندی اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ابتداء میں اورنگ زیب کے لئے طویل القاب استعمال کئے گئے ہیں جو پاکستان و ہند کے علماء و مشائخ کے سلاطین سے تعلقات کو سمجھنے کے لئے معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایک ملفوظ سے شیخ محمد اشرف لاہوری کی اورنگ زیب سے ناراضگی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ جس سے تحقیقات چشتی میں درج ایک داستان کو کس طرح اورنگ زیب ان سے وقتی طور پر کبیدۂ خاطر ہوا تھا تصدیق ہوتی ہے۔

اورنگ زیب عالمگیر کے سارے ہندوستان کے تمام سلاسل کے صوفیہ سے تعلقات تھے کئی آزاد مشرب صوفیہ کا اس نے محاسبہ بھی کیا تھا۔ کئی علماء و مشائخ نے اورنگ زیب کو اپنی تصانیف میں نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کتابِ حاضر میں بھی اُسے "مجدد قوانین سنت نبوی موکد براہین شرع مصطفوی" قرار دیا ہے جو حقائق کے عین مطابق ہے۔(۶۲)

احوالِ مشائخ کبار کے جامع سلیمان بن شیخ سعد اللہ کے حالات مروجہ تذکروں میں نہیں ملتے ہیں انہوں نے رسالے کے آغاز میں اورنگ زیب عالمگیر کے لئے جو طویل القاب لکھے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک صوفی ہونے کے ساتھ عالمگیر کے منصب دار بھی

Marfat.com

ہوں گے۔ ہم یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ کئی امراء اور اہل لشکر شیخ محمد اشرف کے ارادت مندوں میں شامل تھے اس لئے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سلیمان بھی کوئی منصب دار ہوں گے۔ اور شیخ محمد اشرف نے اورنگ زیب کی صحبت میں رہنے کا جو جواز پیش کیا تھا کہ میری سفارش سے بندگانِ خدا کے کام سنور جاتے ہیں انہوں نے کئی اصحاب کی ملازمت کے لئے اورنگ زیب سے سفارش کی تھی۔(۶۳)

ہم نے کتب تاریخ میں اس نام کی شخصیتوں کو تلاش کیا تو ایک معاصر کتاب تاریخ محمدی میں ایک شیخ سلیمان کا حال ملا جسے متذکرہ بالا قیاس دلائل کی روشنی میں ملفوظات ہذا کے جامع سلیمان بن شیخ سعد اللہ ہونے کی قیاس کر لیا' دوسرے وہ شیخ محمد اشرف کے معاصر بھی ثابت ہوئے ان کے حالات یوں درج ہیں :

"شیخ سلیمان مخاطب بہ فضائل خان 'از فضلای عصر و امرای عالمگیر شاہی' اور جمادی الاول (۱۱۰۳ھ) فوت شد' ہزار و پانصدی"(۶۴) یعنی شیخ سلیمان جن کا خطاب فضائل خان تھا اپنے عہد کے فضلاء میں سے تھے اور عالمگیر نے انہیں ہزار و پانصدی کا منصب دیا تھا۔ جمادی الاوّل ۱۱۰۳ھ / ۱۶۹۲ء کو ان کا انتقال ہوا۔

ان کے ابتدائی حالات معلوم نہیں ہیں نہ ہی ان کے والد کا نام کتب تاریخ میں درج ہے صرف اس قدر معلوم ہے کہ موصوف داروغہ' عدالت تھے اور انہیں ۱۰۹۱ھ / ۸۰-۱۶۸۱ء میں فضائل خان کا خطاب اورنگ زیب نے دیا تھا۔(۶۵)

شیخ سلیمان کے ایک نبیرے صبغۃ اللہ خان جو "داروغہ' مستغیثان" میں سے تھے دہلی میں ۱۱۴۶ھ / ۱۷۳۳ء کو فوت ہوئے۔(۶۶)

شیخ سلیمان نے اپنے والد کا نام شیخ سعد اللہ لکھا ہے۔ ہمارا قیاس ہے کہ یہ بھی شیخ محمد اشرف لاہوری سے منسلک ہوں گے 'کیوں کہ شیخ محمد اشرف کی خانقاہ بیرون بھاٹی دروازہ کے جوار میں ایک حاجی سعد اللہ کی درگاہ موجود تھی۔ شیخ محمد اشرف کی خانقاہ کے مسمار ہونے سے پہلے کا ایک مشاہدہ مفتی علی الدین لاہوری نے درج کیا ہے :

درگاہ سید صدرالدین بیرون شہر دروازہ شاہ عالمی است نزدیک ایشان درگاہِ شیخ اشرف ماہی گیر و متصل آن پلہ' حضرت فرید الدین شکر گنج و درگاہ حاجی سعد اللہ و

Marfat.com

نزدیک ایشان متصل چوبارہ جھجو بھگت..... (۶۷)

تقریباً سارا علاقہ وہ ہے جسے محلہ شاہ اشرف (شرف) کہا جاتا تھا۔ اس لئے ہمارا قیاس یقین میں بدل جاتا ہے کہ شیخ سلیمان کے والد یہی حاجی سعد اللہ لاہوری ہیں جن کی درگاہ محلہ شیخ اشرف میں ان کی خانقاہ کے جوار میں تھی اور یہ بھی یقین ہو جاتا ہے کہ یہ باپ بیٹا مدتوں اس سلسلے سے منسلک تھے۔

جھجو بھگت کا چوبارہ اس وقت میو ہسپتال لاہور کی حدود میں ہے اور اس کے سامنے تعمیر ہونے والی نیو چلڈرن وارڈ کے دائیں جانب جس قبر پر سبز رنگ کر دیا گیا ہے وہ انہیں حاجی سعد اللہ کی درگاہ ہے۔

احوالِ مشائخ کبار کا خطی نسخہ میرے ذاتی کتابخانے میں موجود ہے۔ اس کے کاتب بھی وہی شیخ عبدالرحیم ہیں جو جامع الفوائد کے ہیں۔ اس کا سال کتابت ۱۱۵۷ھ ہے۔ یہ نسخہ نہایت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے۔ اس کا مطالعہ اور نقل از بس مشکل تھی جابجا کرم خوردگی کے باعث کئی الفاظ پڑھے ہی نہیں جا سکے۔ اسے اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ شاید اس کا کبھی اور دوسرا نسخہ دستیاب ہو تو اس سے تقابل کرنے میں مدد مل سکے۔

برادرم ڈاکٹر سید عارف نوشاہی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کے ایسے الفاظ بھی پڑھ ڈالے جو بُری طرح کرم کی نذر ہو چکے تھے' یہ انہی کی دقتِ نظر کا حاصل ہے کہ ایک تباہ شدہ مخطوطہ حیاتِ نو لے کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

محمد اقبال مجددی

لاہور

۱۴ اپریل ۱۹۹۸ء / ۱۴۱۸ھ

Marfat.com

حواشی

۱-غوثی 'محمد مانڈوی' گلزار ابرار ۱۶۱

۲-ابوالفضل علامی 'آئین اکبری ۲ / ۲۰۳

۳-شاہ عبداللہ بن حسام الدین بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین ابن شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (گلزار ابرار ۱۶۱)

۴-یعنی شاہ عبداللہ خلیفۂ شیخ محمد عارف وہ خلیفہ شیخ محمد عاشق' شیخ خدا قلی ماوراء النہری' شیخ ابوالحسن عشقی' مولانا ابوالمظفر ترک' شیخ ابو یزید اعرابی' شیخ محمد مغربی' شیخ بایزید بسطامی (گلزار ابرار ۱۶۱' نظام غریب یمنی 'لطائف اشرفی ۱/ ۳۸۹)

۵-لطائف اشرفی ۱/ ۳۸۹

۶-این سلسلہ از ابناء حضرت شیخ الشیوخ لباءً واجداداً (لطائف اشرفی ۱/ ۳۸۹)

۷-گلزار ابرار ۱۶۳

لفظ شطار کی توضیحات کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ' شطاریہ جو اس سلسلے کے اعمال' اوراد اور روزمرہ کے معمولات پر مشتمل ہے۔ یہ اہم رسالہ شیخ بہاء الدین ابراہیم شطاری (ف ۹۲۱ھ / ۱۵۱۵ء) کی تالیف ہے۔ اس رسالے کا مکمل متن ڈاکٹر محمد ادریس اعوان نے اپنے پی-ایچ-ڈی کے مقالہ احوال و آثار شیخ شاہ محمد غوث گوالیاری (ص ۲۲۲-۲۷۴) میں شامل کیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو مجالس الابرار' مولفہ' نورالدین شطاری خطی نسخہ مملوکہ' مولانا محمد ہاشم جان مجددی، ٹنڈو سائیں داد، سندھ۔

۸-شاہ محمد غوث گوالیاری کے سلاطین و امراء سے تعلقات اور سیاسی معاملات میں ان حضرات کے عمل دخل کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

Nizami, K.A: The Shattari Saints and their attitute toward the state. (Medieval India, Aligarh, Vol.I, No.2. pp.56-70).

نیز ملاحظہ کیجئے:

۱-محمد مسعود احمد 'شاہ محمد غوث گوالیاری، میرپور، سندھ، ۱۹۶۴ء

۲-اعوان 'محمد ادریس' احوال و آثار شاہ محمد غوث گوالیاری 'پایان نامہ' غیر مطبوعہ

Marfat.com

کتابخانہ دانشگاہ تہران' ایران (۷۱-۱۹۷۲)

۹- شیخ اشرف جہانگیر سمنانی (ف حدود ۸۳۲ھ) کے ملفوظات لطائف اشرفی (۱/ ۳۸۹) میں ہے : ہر چند کہ این سلسلہ شہرت ندارد......

۱۰- حالات کے لئے ملاحظہ ہو تعلیقات کتاب حاضر

۱۱- ایضاً۔

۱۲- شاہ ولی اللہ 'انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، ۱۵۶-۱۵۹

۱۳- شاہ رضا شطاری لاہوری 'ارشاد العاشقین' خطی ۹۰-۶۹۱

شاہ رضا شطاری کا انتقال ۱۱۱۸ھ / ۱۷۰۷ء کو ہوا اور مذکورہ کتاب انہوں نے ۱۰۶۸ھ میں تالیف کی تھی۔

۱۴- غلام سرور لاہوری 'خزینۃ الاصفیاء' ۲/ ۳۵۳ 'حدیقۃ الاولیاء' ۱۹۷-۱۹۸

۱۵- ایضاً 'حدیقۃ الاولیاء' ۲۰۱

۱۶- ایضاً ۶۱- ۶۳ 'ارشاد العاشقین، ص ۶۷۷ "صرف عمرہ فی الفتیا والتدریس" (عبدالحی حسنی 'نزہۃ الخواطر ۶/ ۳۰۵)

۱۷- ایضاً ' ۶۳ حواشی

۱۸- ایضاً ' ۶۹-۷۰

۱۹- ایضاً ' ۲۰۰

۲۰- محمد اشرف لاہوری 'جامع الفوائد خطی' برگ الف.

۲۱- چشتی ' نور احمد 'تحقیقات چشتی ۱۳۶

۲۲- علی الدین ' مفتی ' عبرت نامہ ۲/ ۷ 'تحقیقات چشتی، ۱۳۶- قوم ماچھی (Machhi) یعنی مچھلی کا کاروبار کرنے والی قوم کو مچھیرے یعنی مچھلی پکڑنے والے کہتے ہیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں اس قوم کے افراد کی تفصیل کے لئے ملاحظہ :

Ibbetson,D: Panjab Castes, pp.306-7.

۲۳- محمد اشرف لاہوری 'جامع الفوائد' خطی

۲۴- ایضاً ' و کتاب حاضر

Marfat.com

۲۵-بختاور خان' مرآۃ العالم' ۲/ ۲۱۸' محمد اسلم پسروری' فرحۃ الناظرین' ۸۲

26. Rose, H.R.(ed.)Glossary of the tribes and castes of the Panjab and .... Vol II .p.284.

۲۷-تتمۃ السلاسل، خطی ورق ۱۳ اب، جامع الفوائد ورق ۱۹ اب، کتاب حاضر

۲۸-محمد صادق کشمیری ہمدانی' طبقات شاہ جہانی' ۷۵ (طبقہ نہم)

۲۹-محمد اشرف لاہوری' جامع الفوائد' ورق ۱۹-الف

۳۰-شیخ فرید ثانی کی ولایت شیخ بایزید سرہندی کا ثبوت معاصر تذکروں میں ملتا ہے' مثلاً جامع الفوائد' تتمۃ السلاسل-ورق ۱۸ اب اور کتاب حاضر۔

۳۱-جامع الفوائد

۳۲-تتمۃ السلاسل ۹۷ب

۳۳-جامع الفوائد

۳۴-ایضاً

۳۵-ان کا نام معاصر مأخذ مرآۃ العالم' ۲/ ۲۱۸' جامع الفوائد اور کتاب حاضر میں عبد الملک ہی درج ہوا ہے یہی نام محمد کاظم شیرازی' عالمگیر نامہ' ص ۸۷۲ میں آیا ہے صرف فرحت الناظرین' ۸۲ میں ان کا نام عبد المالک لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

۳۶-مرآۃ العالم' ۲/ ۲۱۸

۳۷-"شیخ عبد الملک . بانعام دو ہزار روپیہ ... بہرہ اندوز عاطفت گردیدند" (عالمگیر نامہ' ۸۷۲)

۳۸-فرحۃ الناظرین' ۸۳

۳۹-صفر احمد معصومی' مقامات معصومی' تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی' زیر چاپ

۴۰-تحقیقات چشتی' ۱۳۶

۴۱-تقوی شعار شیخ محمد اشرف لاہوری و . . . بانعام یک ہزار روپیہ بہرہ اندوز مرحمت گشت (عالمگیر نامہ' ۸۵۷)

۴۲-تقوی شعار شیخ محمد اشرف لاہوری بعطای سہ ہزار روپیہ...... (عالمگیر نامہ' ۸۸۵)

Marfat.com

۴۳-محمد رفیع، قران السعدین، ورق ۱۰۰ب ۱۰۱-الف

"آنچہ سلطان اورنگ زیب بوجہ نیاز گذرانیدہ بود گویند کہ ہشتاد ہزار روپیہ بود واجناس دیگر ہم علاوہ آن کردہ واز اہل لشکریز...... وجہ نیاز حاصل شدہ بود آوردن آن بوطن مالوف تعسری داشت پادشاہ بیست خیل ہمراہ دادہ تا احمال واثقال برابر آنہا بار نمودہ برسانند بجرد آمدن مسجد بہ این نزہت وشکوہ و خانقاہ وسیع بنا کردہ کہ مشہور خاص و عام است" (قران السعدین ۱۰۰ب)

۴۴-تفصیلات آگے آرہی ہیں۔

۴۵-مرآۃ العالم ۲/ ۴۱۸

۴۶-سوہن لال سوری، عمدۃ التواریخ ۲/ ۱۴۱

۴۷-مرآۃ العالم، ۲/ ۴۱۸

48.M. Latif : Lahore, pp.194.

۴۹-کنھیالال، تاریخ لاہور، ۲۹۱

۵۰-ایضاً، ۸۳، تاریخ الدین، تاریخ پنجاب (اقتباس مشمولہ اورینٹل کالج، لاہور)

۵۱-عمدۃ التواریخ، ۲/ ۱۴۱، ولیم مور کرافٹ (Moor Craft) کے مئی ۱۸۲۰ء میں لاہور پہنچنے پر فصیل کی مرمت کا کام جاری تھا اور لاہور شہر کے مزید دفاع کے لئے رشید سنگھ فصیل کے گرد ایک خندق بھی کھدوا رہا تھا (سفرنامہ مور کرافٹ، ج ۱، ص ۱۰۶) اس کا مطلب ہے کہ شیخ محمد اشرف کی مسجد اور خانقاہ تقریباً ۱۸۲۰ء میں مسمار کی گئی۔

۵۲-تاریخ لاہور، ۲۹۱، محمد لطیف، لاہور ۱۹۴

۵۳-ایضاً

۵۴-تاریخ لاہور، ص ۸۴

۵۵-تاریخ لاہور ۸۴، محمد لطیف، لاہور ۱۹۴

محترمہ ساجدہ علوی نے سہواً شاہ شرف لاہوری بٹالوی متوفی ۱۱۴۳ھ کو شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری سمجھ کر خزینۃ الاصفیاء (۱/ ۱۹۶) میں سے ان کا مذکورہ سال وفات لکھ دیا ہے (مرآۃ العالم ۱/ ۴۱۸ حاشیہ) اسی طرح عبداللہ چغتائی مرحوم نے سید

Marfat.com

شیخ اشرف متوفی ۱۰۲۴ھ مرید میاں میر لاہوری کو شیخ اشرف شطاری قیاس کر کے اس پر صحیح ہونے کا اصرار کیا ہے (لاہور سکھوں کے عہد میں ص ۲۶) جو غلط محض ہے بھلا ۱۰۲۴ میں فوت ہونے والے کا تعلق اورنگ زیب عالمگیر سے کیسے ہو سکتا ہے؟

حاصل بحث یہ ہے کہ بیرون بھاٹی دروازہ لاہور کی معروف شخصیت اور کتاب حاضر کے صاحبِ ملفوظات شیخ محمد اشرف بن شیخ یونس لاہوری کا سال وفات ۱۱۰۴ھ ہی درست ہے اور شیخ شرف بٹالوی ثم لاہوری اور شیخ اشرف مرید میاں میر لاہوری الگ شخصیتیں ہیں۔

۵۶- تاریخ لاہور، ص ۲۹۱

۵۷- مراۃ العالم ۲/ ۲۱۸، فرحۃ الناظرین ۸۲

میں نے حدیقۃ الاولیاء کے حواشی (ص ۲۰۱) میں شیخ عبدالملک کو شیخ محمد اشرف لاہوری کا فرزند لکھ دیا ہے جو غلط محض ہے حالانکہ شیخ عبدالملک شیخ فرید ثانی کے بیٹے ہیں۔

۵۸- شاہ ولی اللہ 'الانتباہ فی سلاسل اولیاء' ۱۵۷-۱۵۸

۵۹- مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری ' ۳۱۶/۴۷

۶۰- ایضاً' دیگر تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو غلام علی دھلوی 'شاہ' مقامات مظہری' ص ۳۰۷

۶۱- تفصیل کتاب حاضر کے تعارف کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

۶۲- ان امور کی تفصیلات کے لئے حسنات الحرمین کا مقدمہ ملاحظہ کیجئے۔

۶۳- قران السعدین 'ورق ۱۰۰ ب' ۱۰۱- الف

۶۴- معتمد خان' محمد بن رستم 'تاریخ محمدی' ۳

۶۵- مستعد خان' محمد ساقی 'ماثر عالمگیری' ۱۸۹ مزید مآخذ کے لئے دیکھئے:

Mughal Nobility under Aurangzeb.pp.255.

۶۶- تاریخ محمدی' ۸۶

۶۷- علی الدین 'عبرت نامہ' ۲/ ۷

Marfat.com

بسم اللّه الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و علی آله و اصحابه الفائزین منه بخطِّ حیم، اما بعد از بندگانِ درگاه خاک راه اهل اللّه فقیر سلیمان بن شیخ سعد اللّه ملتمس آنکه چون این کمترین از جمله ملتزمان رکاب سعادت قرین؛ بندگان حضرت گیتی پناه؛ المؤید بعون اللّه المظفر بجند اللّه؛ خلیفۂ برحق؛ سایۂ الطاف قادر مطلق؛ قبله مقصود جهان و جهانیان؛ جلوه بخت مقصود؛ مسعود عالم و عالمیان؛ مطاع خواقین اولی الامر؛ شهنشاه عظیم الشان جلیل القدر ؛مالک رقاب مبارک شیم؛ ملک سیر ملائک حشم؛ داور دریا دل پاک نهاد؛ خسرو عالی همم والا نژاد؛ سکندر ظفر عنان رخش سلیمان جهان ستان؛ ملک فاتح ابواب حصون و قلاع مزلقه کاسر اعناق؛ ارباب کفر و زندقه؛ هادم اساس نخوت رفضه و ملاحده؛ هادی افراد ناس بهدایت و عنایت علیحده؛ ماحی مآثر جور و بدعت از هر باب محیی مراسم دین و ملت بر سیرت اصحاب؛ مصدق معجزات پیغمبر بلمعات سیوف کفر زدایی کرامت اثر سلطان شریعت پرور؛ قهرمان معدلت گستر؛ مجدد قوانین سنت نبوی؛ موکد براهین شرع مصطفوی؛ جامع اوضاع عفو (برگ ۲ الف) و عدالت؛ قامع آثار ظلم و ضلالت؛ خاقان صاحبِ معرفت ؛ولی سلطان صفت پادشاه دین پناه حق؛ آگاه واسطة العقد سلسله صاحبقرانی؛درة التاج سلطنت صاحبقران ثانی؛ مخترع رسوم مکرمت، بنده نوازی مجتهد علوم خلافت (...یک کلمه کرم خورده) گذاری، سلطان السلاطین ابوالمظفر محیی الدّین محمد اورنگ... بهادر عالمگیر پادشاه غازی :

پادشاهی که گرز عرشِ عظیم
اصل تعظیم شانِ او پرسی
گویدت آنکه چو به تخت نشست
حکم دین را نشاند بر کرسی

خلد اللّه ظلال اجلاله و ایده بظهور براهین اقباله.

Marfat.com

به خدمت فرض آگین کرامت تزیین حضرت زبدة الواصلین اسوة الکاملین واقف مواقف تجرید کاشف مکاشف تفرید عارف معارف توحید مستجمع فیض مجاهدات طریقت مستغرق طهور مشاهدات حقیقت قدوۀ سالکان راه قبله حق طالبان خدا آگاه عارج معارج عظمت و شرف مرشدی مرشد الانامی شیخ محمد اشرف :

آنکه اسم شریف او ز شرف گشته مشهور اشرف الشرفا

و ز عـوارف بـعالم (...) شد معرف بـا غـرف العـرفا

ادام اللّه ظلال ارشاده مادام الزمان زماناً بطوله و امتداده از روی کمال لطف و عنایت مأمور گشته و به حصول این مامول نقش عقیدتش درست نشسته (۳) تا در آن صحبت پر صفا به کسب سعادت پردازد و آنچه از کلمات قدسیۀ اولیاء و حالات عالیه اخوان الصفاء و مناقب فیض ثواقب و خوارق لطف شوارق بر زبان حقایق تبیان گذار یابد نگاشته خامۀ راز سازد ، چنانکه تا حال به این شغل شریف قیام دارد و از اقتدا بر آن منت بر دل و جان خود می گذارد. لیکن چون استغراق خاطر حق کرا از کمال حضور و دوام توجه به مبدا جز به شغل حق و یاد خدا نیست و رغبتِ قیل و قال و گذارش اقوال که به منزله تنزل از آن حال است در آن طبع پاک مطلقاً نه و اگر زمانی به صد تکلف خود را از تلاطم امواج معنی بر آورده پرتو التفاتی به امور ظاهر می اندازد از آنجا که در بدو فطرت بر خلق محمدی خلقت رفته قدری بـه غـم زدایـی درویشان حق اندیش و شطری به مشکل گشایی حاجتمندان خاطر پریش می پردازند و از این جهت فرصت القای مطالبی که باید کمترک میسر می آید. لاجرم این مورِ ضعیف بی خویشتن که ریزه چنین خوان الوان سخن و صداقت گزین صادق نفسان این فن است بـه مـقتضای مالا یدرک کله لایترک کله .

هر چه از اقوال زمرۀ اهل معرفت و کمال و احوال صفاکیشان صاحبِ حال در بعضی هنگام بـه تـقریب کـلام ازان (۴الف) مـقتدای

Marfat.com

مشائخ کرام استماع می نماید بقدر وسع به عبارتی سلیس و مضمونی به طبایع انیس رقم نموده، ابواب فیض و هدایت برطالبان می گشاید و از غایت شوق و کمالِ ذوق تا نفسی از حیات باقی شمارد. از گفت و گوی این معنی سیری ندارد. لیکن چون این کمترین نسبت سالکان هجرت گزین از آغاز نشاة تمیز به ترک وطن و توطن در اردوی قرین الفت پذیر گردیده و پیوسته از غبار معسکر نصرت شعار سرمه در دیدهٔ امیدوار و چشمه بخت بیدار فراکشیده، به حکم جاذبهٔ اخلاص اکثر اوقات خطره استر خاص از خدمت حضرت ارشاد پناهی صانه اللّٰه عن الدواهی گریبان‌گیر خاطر می بود و از ملاحظه ترک ادب به اظهار این مطالب جرأت نمی توانست نمود تا آنکه در این ولا از مآثر اشراف بر سرایر ضمایر بی واسطه التماس به تجدید تحریمه ملازمت بار یافتگان بارگاه عرش اساس اشارت نمودند و در معنی به حصولِ مرادات و وصول به سعادات بشارت فرمودند. بنا بر این معنی آنچه از سخنان متبرکه در مجالس متفرقه به طریق استرشاد نزد این اقل العباد جمع آمده بود فی الفور مرقوم نمود تا به ظهور مساعی داعی دلیلی باشد و به حصول مدعای ساعی سبیلی :

جُز نیازم هدیه‌ای نبود به کف گر قبول افتد زهی عز و شرف

حقیقت (۴ب) مشارق پیشوای جانبازان منازل فقر و فنای رهنمای که تازان مراحل صدق و صفا،کاشف اسرار دقایق غیب واقف استار حقائق لاریب، قدوهٔ سالکان، مسالک علم و یقین زبده ناسکن مناسک ارشاد تلقین، هادی سبیل رشد و هدایت، منتهی مقامات سیر لانهایت چاشنی بخش سرخوشان بزم‌الست حضرت شاه ابوالفتح هدایت اللّٰه سرمست رحمة اللّٰه علیه و علی من توسل الیه سلسلهٔ خلافت ایشان که حبل‌المتین حق‌اندیشان و عُروة الوثقی زمرهٔ ارادت کیشان است با یازده واسطه عالیه به حضرت محبوب سبحانی مطلوب حقّانی غوث صمدانی محیی الدّین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

Marfat.com

اعلیٰ اللّه قدره و نور به مصابیح القدرت و الکمال صدرهٔ منتهای می گردد و به اعتبار رابطه معنی که بر اتحاد حقیقی مبتنی است. در این محبت بلاواسطه، واسطه درمیان نیست و بجز تفاوت اسمی و تمایز جسمی تفرقه نمایان نه اللهم بارک علینا ببرکات روحه و افتح لنا بفضلک و ابواب فتوحه، امّا وجه تسمیهٔ ایشان بلفظ «سرمست» آن است که از غایت استغراق به مشاهدهٔ تجلیات معنوی حالت سُکر بر آن ذات تقدس سمات غالب بود، چنانکه اثر آن جوش باطن بر مناظر چشم که مواطن بینش است جلوه (۵-الف) می نمود و لهذا بعضی کوته نظران در شان آن سرِحلقهٔ هوشیار دلان بکند دیگر گمان می بردند و سخنان دور از کار به میان آوردند و از این جهت فرمان روای آن عصر که معنی تعصب در وی حصر بود نسبت به آنحضرت رسوخ اعتقادی که باید نداشت.

گویند روزی سلطان به تقریب عرس یکی از اسلاف مشائخ کبار قدس اللّه ارواحهم مجلس عالی ترتیب فرمود و فقراء و عرفای زمان در آن مجتمع گشتند و به تفاوت درجات جا بجا به بنشستند و چون اکثری از ارکان دولت و اعیان سلطنت به آنحضرت خلوص عقیدتی داشتند، نظر برانحراف مزاج سلطان از آن جانب دربارهٔ تشریف ایشان در آن مجمع متفکر بودند که شرایط آداب بر نمط دلخواه مرعی گردد یا نه؟ القصه چون از انعقاد آن صحبت به آنحضرت خبر رسید به مقتضای آن فقراء کنفسٍ واحدةٍ به رغبت تمام به آن مقام توجه فرمودند و سلطان باوجود مظنه خلافی که داشت از غلبه صلابت سلطان فقر به ادبِ تمام پیش آمد و بجای در خور برنشاند. بعد از ادای مراتب کلام چون وقت طعام در رسید و طشت و آفتابه حاضر آوردند بر دست هر کسی که از آن آب فرو ریختند شراب ناب پدید آمد و بوی ناخوش آن به اطراف مجلس پراکنده شد و چندان که به ظروف آب به تفحص شتافتند جز بر آن جنسِ غلیظ درنیافتند.(۵ ب) حاضران را در آن دستشو حیرت تمام

Marfat.com

دست داد و صاحبِ مجلس به ورطهٔ تشویر عظیم در اُفتاد. پس آنحضرت فرمودند سبحان اللّه کسی که در مجلسی چنین با همه دعوی تعصب در دین به جای آب شراب پیش آرد، با صفای مشرب سر خوشان نشاة معنی سرانکار و استکراه دارد. سلطان از این سخن به مکنون ضمیر متفطن گشته دریافت که آن حالت مکروه صورت اعتقاد او در شانِ آنحضرت بود که رونموده. لاجرم بر قدم استعذار برخاست و از گذشته مستغفر گشته دست بیعت به صدق ارادت در داد:

ایدل باهل دل نبری جز گمان نیک
روشنتر است جوهرشان از هر آینه
در آئینه هر آنچه تو بینی ز نیک و بد
باشد تمام صورت حالت هر آینه

که از اعیان صوبه اودهـ قاضی قدوهٔ نامی به خدمت آن قدوهٔ واصلان خدا از صدق تولّه بازگشت داشت و تخم سعادتی در مزرع مقصود می کاشت. اتفاقاً روزی در حالتی که آنحضرت را وقت خوش بود در رسید و اثر تمنای از ناصیهٔ احوال او ظاهر گردید. لاجرم به طلب آنچه منتهای مبتنای او باشد ، رخصت یافت و چون قاضی خود را از اهل مکنت می پنداشت و فرزندی نداشت. ناگزیر به مضمون: فهب لی من لّدنک ولیّا یرثنی(مریم ۶،۵/) مترنم گشت و در آن طلاطم امواج ذوق بر لفظ مبارک چنان جاری شد که «نصف بابای آدم و نصف قاضی قدوه» یعنی قاضی مذکور در کثرت اولاد ثانی حضرت ابوالبشرباد. پس هم در آن شب شبستان امید وی آبستن (۶-الف) صبح مراد گردید و چون مدتِ حمل بسر رسید، خریطه داری ظاهر شد. سربسته که بینندگان از آن بشگفت فروماندند و عاقبت چو بشکافتند قریب چهل و پنجاه بچه از کم و بیش در وی یافتند بینندگان را این روداد مزید تعجبی دست داد.

پس به جهت رضاع آنها به جُهد بلیغ از اطراف دایـیها جمع

Marfat.com

آوردند و تربیت می کردند و تا مدتِ دوازده سال بهر چند گاهی در خانهٔ وی هم چنین حملی ظاهر می گشت و چون مدت آن می گذشت دفعتاً چند فرزند تولد می یافت و گویند که همگی صحیح و سالم به حد کمال می رسیدند تا به اندک فرصتی از قوم و قبایل شان چندین مواضع و قریات آباد شد.

و اکنون در آن سرزمین آن جماعت به شیخ زاده های قدوای معروف اند:

خوش آن کسان که ز تأثیر باطنی معمور
دو صد چمن به نگاهی ز برگ کاه کنند
شود خرابه آفاق سربسر آباد
اگر به دیدهٔ الطاف یک نگاه کنند

بالجمله خوارق و مکاشفات آنحضرت بی شمار است امّا از جماعت مریدانِ رشید و مسترشدان مستکمل وحید که به خدمت ایشان تربیت یافته به درجهٔ تکمیل رسیدند. پیشوای ذروهٔ حضور حضرت (...بیاض) قدس الله سره العزیز به نظر عنایت والطاف خاص منظور گشت. چنانکه از غلبه روحانیت مطلقاً از علاقه نفسانیت که از ارتکاب تاهل باشد، محصور بودند و لهذا به لفظ «حصور» که به کلام مجید درشان حضرت یحیٰی علی نبینا و علیه السلام (۶ب) واقع شده قوله: سَیِّداً وَ حَصُوراً و نبیاً من الصّٰلِحٖین(سوره آل عمران /۳۹)ملقب و مشهور گشتند. از یک صد و بیست ولی کامل به ایشان نعمت رسید و در ظاهر نیز کرآت به ادای مناسک حج و عمره و طواف روضهٔ منوره مصطفویه صلی الله علیه و آله وسلم موفق گشتند.

شرح حالات و مقامات ایشان زیاده از اندازهٔ تقریر و تحریر است، امّا باوجود کمال تجرد و عدم تاهل از حضرت صمدیت به مکرمت فرزندی ارجمند مستبشر بودند و منتظر که آن عطیه عظمٰی از کدام طریق به چه صفت حاصل شود، تا آنکه در اواخر حال به عنایات

Marfat.com

قادر ذوالجلال مقتدای کرم روان مدارج معرفت و کمال حاجی حمیدالدّین المعروف به حضرت شاه محمد غوث قدس اللّه سره‌العزیز بعد از طی منازل و قطع مراحل شرف ملازمت آنحضرت دریافتند و یافتند آنچه یافتند و مکشوف شد که ان اللّه لا یخلف المیعاد (الرعد /۳۱).خلقی که موعود بود ذات شریف ایشان است که بر جادهٔ خلافت و هدایت نائب و وارث ایشان باشند.

حاجی حمید حصور

کرامت مآل حضرت غوث العالمین، قطب الحق و الیقین، مفتاح کنوز معارف و معانی،مصباح رموز غیب دانی، زنگ زدای مرآت قلوب، جلوه‌نما صورت مطلوب، پرده گشای سرایر لاهوت، رهنمای معنی (۷-الف) کمال تصرف در ملک و ملکوت، مهد قواعد هدایت و ارشاد و مؤسس مبانی صدق و سداد، واقف اسرار معرفت ذات، کاشف استار خواص اسماء و صفات، حاجیٔ الحرمین کعبهٔ صورت و معنی، امام القبلتین مقاصد دینی و دنیوی، مرشدِ مرشدان صاحبِ کمال، ملجای مسترشدان حمیده خصال،سر حلقهٔ حق شناسان، وحید حضرت حاجی حمید المقلب به (حصور) نوراللّه مرقده که چون در عنفوان ظهور بارقهٔ شوق الهی آنحضرت را جاذبه محبت اصلی گریبان‌گیر همت گشت. نخستین به دامن کوهِ حصار حصانت آن چهار چنار که از قلاع مشهوره استوار این دیار است در بیابانی بی نشان که فراز نشیب آن از کوه‌طور و وادی ایمن نشان می داد. مدت دوازده سال و چند ماه خلوت و عزلت اختیار افتاد چنانکه بجز خدای عز و جل غیری بر آن حال وقوف نداشت. مگر بی نوایی از فرقهٔ سنیاسیان که قبل از ورود آنحضرت در آنجا بکارِ خود مشغول بود و از غایتِ استغراق طرفین را در این مدت مدید باهم مکالمهٔ و استیناسی اصلاً رونمود.

Marfat.com

بعد از حصول مامول چون آنحضرت خواستند که ازآن (۷ ب) کُنج ویرانه با گنجینهٔ اسراری که دست داده‌بود برآیند و به منزلِ خود توجه نمایند بخاطر فرض خطور مخطور گشت که بموجب حق قُرب و جوار از آن همسایهٔ قدیم نیز استکشاف حال شود تا باوجود سبقت عزلت در چه کار است که هنوز در پی کار خود پائیدار است. پس از کمال توجه و التفات برسرآن بی سروپا فرا رسیدند و از مشغله‌ای که در پیش داشت و پرسیدند سنیاسی به اظهار استدراج کشتی آب خوردن را که با خود داشت در پیش روئی خود فروگذاشت. پس به شغلی که حاصل کرده‌بود پرداخت. تابحدی که وجود خاکی آن خاکسار به تدریج چون شمع موم از شعلهٔ آتش بگداخت و از غایت رقت سراپا آب گشته در آن کشتی فراهم آمد. چنانکه از آثار هستی او بجز مقدار آبی که بود هیچ باقی نماند و از این حالت بر آنحضرت ظاهر شد که کسب ریاضت او به درجهٔ کمال رسیده. اما به امعان نظر اندکی از اثر کدورت در آن آب ملاحظه می افتاد. بعد از ساعتی که او به حالِ خود بازآمد، همان کشتی را آنحضرت پیش خود فرا کشیده. به همان شغل متوجه گشتند و جوهر آن ذاتِ قدسی در رنگ آبی درخشنده و صافی در آن کشتی پدید آمد. سنیاسی از روی جوهرشناسی در آن مشاهده بخود حیران فرومانده استعجاب تمام روی نمود(۸-الف) که باوجود سابقه محنت و ریاضتی که داشت از آن لطافت عمل که بروجه اتم و اکمل باشد. یکسر بی نصیب بود و چون آنحضرت بعد از لمحه‌ای از آن حالت رجوع فرمودند. التماس نمود که درجهٔ این شغل چنانکه هست روزگاری است که مرا دست داده‌است و برای دفع همین قدر غلظتی که باقی است چند سال است که سعی می رود و میسر نمی شود، فرمودند که این بقیه کدورت از جمله آلایشهای کفر است که جز به صفای دین اسلام و متابعتِ شرع رسول علیه السلام به ریاضتهای دیگر زایل نگردد. زیرانکه انجلای باطن سالک در طی منازلِ سلوک جُجزءبه نور

Marfat.com

ایمان حاصل نشود. پس سنیاسی حق شناس هم در آن وقت بشرف اسلام مشرف شد و اوّل کسی که در خدمت آنحضرت دستِ بیعت به صدق ارادت در داد، او بود تا به منتهای و مقاضد رسید و در معنی اثر ریاضت او بود که چنین‌دولت ناگهان به بالینش فراز آمد:

چه بخششی است که می افکنی ظلال کرم
ز لطف برسرگم گشتگان کُنج خمول
ز خاک تیره براری بنور صدق و صفا
دهی باوج ارادت مقام حسن قبول

و گویند در وقتی که آنحضرت اختیار خلوت مذکوره نموده‌اند، دوازده ساله بوده‌اند چون فارغ شده بر آمدند، سنِ شریف ایشان به بیست و پنج سال کامل رسیده‌بود و از این نیز غریب تر (۸ب) که در آغازِ کودکی و خُرد سالی سّر عالی از اسرار حقیقت از ایشان سرزده و مقدمهٔ حیرت افزا به ظهور آمده، چنانکه گویند: وقتی آنحضرت در عهد طفولیت بر عادت اطفال از روی لعب و اشتغال به کوزه آبی دست می انداختند، والدهٔ ماجدهٔ ایشان از روی تأدیب به دستور منع و زجر آن دست کرامت شست را به جنبش دستی بر نواختند. لاجرم متأذی گشته به آستین ادب دست فراکشیدند و در آن معرض اعراض به ابراز حقیقت راز متکلم گردیدند و به آن مکرمه محترمه خطاب فرمودند که این دستِ خدمت پرست در خدمت شما بسیار به کار آمده‌است، از دست لطف داد تردش باید داد و دست ردّ برآن نشاید نهاد، پس آن مشفقه از استماع آن امر شگرف در پی تحقیق آن حرف گشتند و بجز بیانی روشن از سر آن نمی گذشتند. ناگزیر آنحضرت نقاب احتجاب از چهرهٔ مقصود برگرفتند و به تصریح مطلب گفتند که چون حضرت والد ماجد در ابتدای عهد قرابت مهد سعادت آموز شما را به وطن شریف خود می آوردند و برسم شادی و شادمانی منزل به منزل به قطع مسافت می نمودند یاد باشد که جمعی از قاطعان طریق و رهزنان بی توفیق

Marfat.com

(۹-ا) به اثنای راه در رسیده می خواستند که دستِ جسارت به قصد غارت دراز کنند و خاک مذلت برفرق روزگار خود افکنند، پس به نیرویی توفیق خدادادی که هست به همین سر دست آن بدکیشان بداندیش رانده شد. تا آنکه رخت به سر منزل مقصود رسانده شد چون آن پرده نشین ستر عفاف این سرگذشت استماع نموده سر بسر مطابق واقعه بود و از معنی: کنت نبیا آدم بین آلماء و الطین پرده می گشود. پس به مجرد آنکه از این معنی آگاهی یافتند از کمال تلطف به معذرت شتافتند و سرو چشم مبارک بوسیده در برگرفتند و من بعد به ترک چنان مبادرت گفتند:

طفلی که خداش بهره طالع داد | در بدو ازل به بخت همزاد
اقبال ز دولت پدر نتوان جُست | مادر ز کجا و دولت مادر زاد

از جمله ادنی مآثر توجهات قدسیه آنحضرت منقول است که تان سین کلانوت که در فن کلانوتی از سایر کلانتران (کذا = کلاونتان)این طائفه ممتاز بود و در ملازمت والا حضرت عرش آشیانی تغمده اللّه بالغفران وا؟ بحبوحه الجنان به آنکه عقیدت ادای خدمت می نمود، گویند که اوایل حال در این صنعت (۹ب) چندان مهارت نداشت و از غایت ناسازی هیچ کس برآوازِ او گوش رغبت نمی گذاشت مگر به طفیل دیگر کلاونتان که در بعضی مجالس می رفت و نقش امید می بست و به همین حیله اوقاتش می گذشت لیکن در خدمت حضرت غوث الزمانی اکثر اوقات از راه نیاز در آمده مجرایی می کرد، پس برنامرادی آن بی‌نوا ترحم نموده به التفات نوازش می فرمودند تا از صحبتِ فقراء دل شکسته نشود که گفته‌اند:

کسانی که مردانِ راهِ حق اند | خریدار دوکان بی رونق اند

اتفاقاً جمعی از معاشران راگ فهم روزی باهم اتفاق صحبتَ نمودند و اکثری از بلند مقامان این طایفه در آن مجمع مجتمع بودند و تان سین نیز به تبعیت آنها در آنجا رفته و به موافقت آن همه به نوا پردازی در

Marfat.com

پیوسته. از بس که کراهت صوت او باعث فوت مطلوب و خروج اصول از دایرهٔ اسلوب گردیده‌است مجلسیان زجر و توبیخ برنواخته از آن مقام بدر ساخته .او همچنان نالان و دست بر دست ندامت مالان به خدمت آنحضرت در رسید و بعد استکشاف به عرض حالِ خود مترنم گردیده. از اتفاقاتِ حسنه در آن وقت آنحضرت برگ تنبول می خوردند پس سبوس آن را به طریق تبرک به وی عطاء کردند. به مجرد خوردن و فرو بردن (۱۰ -الف) آن چاشنی از عالم ذوق به کام جان او رسید و به لحنِ داوودی گلبانگی چنان برکشید که هر شش راگ با راگنیهای خود که در راهِ اصول هندی متعارف است- در رنگ اخلاص صورت بسته به چشمِ بصیرتش نمودار شدند و به ادای موافقت مسخر و منقاد او گشتند و به همین وسیلهٔ جمیله از قوم و قبیلهٔ خود ممتاز گردیده ذکر هنرپردازی او به بارگاهِ خلافت رسید تا آنکه از مقربان بزم حضور و مصاحبان خاص سریر سرور گردید و از غایت حسن قبول مصنفاتِ اصول او تاحال به طریق تبرک در مجالس اهلِ درد و ارباب نشاط مذکور می شود و نقشِ محبتی که از اوّل درست نشسته از دلها نمی رود :

خوش آنکه ز اهل دلی نقش مدعای یافت
ز برگ شوق براه طلب نوای یافت
دعایی خیر بود طعن مدعی به اثر
کزان به لطف خداوند ره بجای یافت

القصه که مآثر تصرفات آنحضرت بی شمار است و حالات عالیه ایشان شهرهٔ روزگار و هر چه از آن جمله در سینهٔ حقائق سکینه حضرت مرشد الانامی ادام الله برکاته مخزون است و به صحتِ نقل مقرون اگر طالع یاوری کند و سعادت رهبری بتوفیق الله استعلام نموده رقم کرده آید .

از جمله خلفای ارشد و امجد حضرت برهان‌السالکین

Marfat.com

قطب‌الحق و الیقین شیخ الاسلام و المسلمین جامع (۱۰ ب) العلوم مع حسن الاعمال صاحب مفاخر الاقوال والاحوال سیدنا و مولانا مولی الطالبین شیخ وجیهه الملة والدین نوراللّه قلبه به انوار الیقین به کمالات صوری و معنوی سر دفتر اهل ارادت و سر حلقه اصحاب سعادت بوده‌اند. چنانکه روزی در مجلس فیض اجلاس حضرت ارشاد پناهی ذکر خلوص عقیدت ایشان نسبت به مربی بزرگوار درمیان بود و در آن ضمن این سخن رو نمود که آنحضرت بعد فراغ از تحصیل علم و تمکن تام بر مسند افادت افاضت و بعد تجلی نفس به حلیه حسن اعمال و کسب کمال ریاضت چون به خدمت حضرت غوث الزمانی مشرف گشتند و به حصول درجه وصول از علم و معلوم و اعتبار این هستی موهوم در گذشتند. وقتی با اصحاب خود از کمال اعتقاد که مسلک اهل صدق و سداد است می فرمودند و در معنی به طریق حسن ارادت که اصل سعادت است هدایت می نمودند که این فقیر باوجود این همه علم از قلیل و کثیر اگر به خدمت آن مرشدِ روشن ضمیر به دلالت توفیق ره نمی برد بی تکلف که لذتِ ایمان در نمی یافت و کافر می مُرد ، القصه چون حضرت مرشد الانامی این حرف استماع نمودند. در معنی آن سخن فرمودند که اگر کسی به حسب ظاهر این لفظ رابر کفر شرعی که معنی نگرویدن است (۱۱-الف)بحق حمل نماید هر آینه این معنی نسبت به حالت آنحضرت از کمال عقیدت و صفا در ابتدا و انتها راست نیاید و در سخن بزرگان به ناراستی گمان بُردن هم نشاید. مگر آنکه معنی لغوی لفظ کفر که عبارت است از پوشیدن چیزی به چیزی مراد بود و در ضمن آن معنی احتجاب خلاصه انسانیت به غواشی انانیت که از مواشی نفسانیت ناشی است مستفاد می شود و بر این تقدیر معنی این کلام درست باشد و خار خار شبه به خاطر دانه نخراشید زیرا که یقین حاصل است که بی تکمیل مرشدی کامل بحق واصل از ورطه این کفر مختفی برآمدن خیالی است باطل و به ایمان حقیقی که مشاهده

Marfat.com

حق باشد به محض سعی خود و مجاهدهٔ خویش رسیدن قصدی از وصول به مقصد عاطل:

چو بو علی شوی از خود علم بعلم و حکم
و گر علم بعمل برکشی چو آن بلعم
ز کفر نفس نیای برون بیک سرموی
مگر بنور دل مومنی بحق اعلم

که طفلی خُرد سال بغایت مقبول و مطبوع از آسیب گفتار .. ه حالت نزع گرفتار بود. پدر و مادرش از غایت بی تابی او را همچنانی برداشته به خدمت حضرت شیخ وجیهه الحق والدین قدس سره آوردند(۱۱ب) و تضرع و الحاح از حدِبیرون بردند. بعد از ملاحظه آن حال از کمال ترحم فرمودند تا کژغان کلان برسر دیگدان بار ساختند و چند من روغن کنجد فرا(کذا=فرو) انداختند پس هیزم بسیار در زیر آن سوختند تا آتشی تیزتر از نیران حسد برافروختند روغن از حدِ حرارت و شدتِ شرارت آن گلخن چون سینه پر کینه دشمن داغ گشته گدازنده‌تر از ماء حمیم و سوزنده‌تر از نار جحیم گردید. پس آ، حضرت کلمه ای چند بر رومالی بر خواندند و بر بدن سقیم آن طفل مرحوم برکشیده در آن کژغان بیفشاندند بمجرد شروع این عمل چندین هزار غلیواز بلند پرواز از غیب در اوج هوا گرد آمده چون ابر سیاه فز باهم بال و پرگشاد بایستاد(ند) و بتدریج یک یک (از آن) جمع چون پروانه بر سر شمع فرود آمده در آن کژغان می افتاد(ند) تا آنکه غریق و حریق شده چنان بگداز می رفت [ند] که اثری از بود و نبودشان در آن روغن پدید نمی گشت ، القصه آن طفل معصوم را طفیل اعتصام بذیل عواطف آن مخدوم هم در آن شفای ساحت کامل و صحتی عاجل حاصل گردید چنانکه گویا اثر ملالی و کلامی اصلاً در نهادش پدید ار نبود و غلیوازها تا بُو بَری همچنان در انداز سوز و گداز (۱۲ - الف) به قانون هندو رنانِ شعبده ساز خود زا چست و چالاک به کانون هلاک(هلاکت) در

Marfat.com

می زدند تا یکسر به بادِ فنا رفته طعمهٔ نار جهنم شدند. مگر دو سه شکسته بال خسته حال که به صد حیله و احتیال از آن معرض وبال به درجُسته به آشیان عافیت شتافت [ند] وزآن هیچ کس نشانی از آنها در آنجا نیافت.

بعد از گذشت آن سرگذشت خادمی در خدمت آنحضرت کشف آن راز را مترصد گشت پس فرمودند که آن غلیوازها همه کفتارها بودند که حاضر شده به آن صورت می نمودند و از قیاس احوال طفلی بر سایر اطفال بر آن طفل چنان به خاطر رسیده که جمیع کفتارهای عالم را به حکم تسخیر حاضر ساخته و به آتش تعذیر در سوخته. نام و نشان این موذیات از صفحه کائنات محو باید نمود تا فردی از آن افراد باقی نماند که بعد از این به کسی گزندی نرساند. امّا در آخر کار آن دو سه نا بکار نام بعضی بزرگان درمیان شفیع آوردند و نیم جانی از آن مهلکه به صد تهلکه به در بردند و شاید که بکارخانهٔ تقدیر در بودن آنها مصلحتی باشد که فکر هر کس به غور اسرار الهی نرسد چنانکه گفته‌اند:

دریـــن پـــرده یک رشـــته بـــیکار نـیست
ســـر رشـــته بـــر مـــا پـــدیدار نـــیست
مـــقام ســـلطنت اهـــل دل بـــه اهـــل دوَل
ز روی فـــرق بـــبین کـــز کـــجا است تـا بـه کـجا
(۱۲ ب) همه تصرف شان است بر رعیت خویش
بـود تـصرف ایشـان بـه جـمله خـلق خـدا

منقول است که چون در اوایل حال مقتدای اهل فضل و کمال، قدوهٔ ارباب معرفت و کمال حضرت شاه وجیهه الحق والدّین نوراللّه قلبه به انوار الیقین به قصد حصول سعادت ملازمت مرشد و مربی بزرگوار قبلهٔ سالکان گرم رفتار حضرت شیخ محمد غوث قدس اللّه سره الاطهر عن اللوث به گام سعی سرگرم شوق می شتافتند. ناگاه در اثناء راه حضرت فیض بخش خواص و عوام خواجه خضر علیه السلام

Marfat.com

را دریافتند و حضرت خواجه از روی کمال تلطف به استکشاف حال ایشان پرداختند که این همه تکاپویی برای چیست و جُست و جو از بهر کیست؟ آنحضرت ظاهر ساختند که بجز طلب حق [...یک کلمه کرم خورده] طلبی ارجمند و بجز آستان مربی کدام مقصدی بلند. حضرت خواجه فرمودند که اگر کسی شما را هم در این وقت به خدا واصل سازد. چگونه باشد؟ گفتند: اگرچه این هم خوب است امّا تکمیل از مرشدِکامل بروجه اتم و اکمل مطلوب است. پس حضرت خواجه به طریق تلمیح فرمودند هرگاه خضری که افاضهٔ کمالات از حضرت واهب العطیات به او مفوض است خود حاضر آید و به مطلب واصل سازد. دیگری چه می باید به مجرد استماع این سخن از خدمت حضرت خواجه دامن در کشیدند و به این کلام ارادت نظام متکلم گردیدند که ما مردم اهل ارادت را با خضر و مسیح کاری نیست و بجز بندگی و پرستندگی یک آستان (۱۳ - الف) شعاری نه.

القصه چون آنحضرت را از آن چابکی و چستی بر جاده راستی و درستی شرف ملازمت حضرت غوث الزمانی که سرمایهٔ حصولِ سعادت دو جهانی بود رو نمود. مذکوری که میان خضر علیه السلام و ایشان گذشت بر باطن حقیقت مواطن پرتو افکن گشت و خلوص نیت و صدق طویت ایشان به درجهٔ قبول رسید.

پس آنچه اقصای مقاصد سالکان این راه باشد هم در آن لمحه به یک کرشمه لطف آن مربی میسر و محصل گردید. چنانچه از غایت اتصال از درجه وصول هم در گذشتند و کامل مکمل گشتند. و الحق که شرط ارادت آن بود که از حضرت وجاهت پناه به ظهور آمد و معنی کمال ارشاد آنکه از حضرت غوثیت دستگاه به وقوع پیوست.

بلی چو پیر چنان باشد و مرید چنین
چه مشکل است رسیدن به اوج علّیین

و دردمندی گفته:

Marfat.com

سوی کعبه چه روم یثرب و آنجا چه کنم
یار این جا است من دل شده آنجا چه کنم
زندگی با خط سبز و لب لعل تو خوش است
بی تو از همدمی خضر و مسیحا چه کنم

شاه صبغة اللّٰه

چون شرایف حالات و مقامات حضرت سید السادات قدوه اهل اللّٰه شاه صبغة اللّٰه رحمة اللّٰه علیه که از جمله خلفای حضرت شاه وجیهه الحق والدین اند، در دیار بیجاپور مشهور گشت و قطع نظر از مناقب و خوارق معجز اثر مذکور فضایل و کمالات آن معالی درجات برالسنه و افواه خواص و عوام می گذشت والیِ آنجا را (۱۳ب) به حکم واللّٰه یهدی الی سبیل الرشاد نسبت به آنحضرت رسوخ اعتقادی دست داد و جمعی از اهل شقاوت و شقاق به مقتضای عداوت نفاق بر طبق و من یضلل اللّٰه فلاهادی له مُلا جلالای شیرازی راکه فن ریاضیات نیکو ورزیده بود و در آن ایام تازه از ولایت خود[سرآمده بود] پیش آوردند و به قصد آنکه قصوری و فتوری درشان فضل و بلاغت آنحضرت [وارد کنند]بنیاد مذاکره و مباحثه کردند. مُلا بعضی از مباحث کهن لنگ راکه به اعتقاد خودش لا مدفع بود درمیان نمود. آنحضرت هر یک را به لفظ فصیح جوابی صریح فرمودند. چنانکه حاضران مجلس زبان به تحسین و آفرین بر گشودند. لیکن مُلا از کمال سخت روی بعد هر جواب سؤالی دیگر می کرد و جوابی دیگر می شنید تا سخن بر تطویل کشید.

اتفاقاً آنحضرت در جواب مسئله واجب التأمّل بقدر توقفی[کذا =قدری]نمودند. پس دست بر محاسن مبارک برآورده فرمودند که چون متصدی جواب ماییم از عهده این نیز برآییم . ارباب غرض که منتظر فرصت بودند، آن را دست آویز سخن ساخته به خلاف طریقه طالب

Marfat.com

علمی آن تأمّل را بر عجز از جواب حمل نموده. بعد از انقضاء آن مجلس آن حرف ناصواب را شهرت داده کار بجای کشید که شمه[ای]از آن معنی باز به سمع مبارک آنحضرت نیز رسید ناگاه بر زبان آوردند که شاید این مُلا نوعی از خبطه مزاج دارد که بمجرد تأمّل در جواب الزام لازم می شمارد. قضا کار (۱۴–الف) ملا را از آن باز [کذا= بعد] جنونی بهم رسیْد. چنانکه در کوچه و بازار مکشوف العورتین می گردید و هر چند به معالجه‌اَن کوشیدند سود ندید. پس یکی از دانشوران که از قدیم با مُلا مربوط بود به ملازمت شریف آنحضرت رفته، التماس نمود که مُلا در مراتب علم و فضل بغایت بی نظیر بود و تا با خود بود، [...کرم خورده] طلاب از وی کسب فضایل می نمودند و اکنون که سدِباب افادت شده، بغایت سرگردانند و چارهٔ کار خود نمی دانند پس فرمودند که اگر مقصود افادت است، او را در حین افادت به افاقت اجازت است و از آن پس همچنان مقرر شد که هر گاه جزو بدست گرفتی و به تدریس مشغول بودی. قصب سبق از همگنان در ربودی و همان ساعت که جزو فروگذاشتی و به کار دیگر پرداختی ، به همان حالت که داشتی رجوع نمودی و پیوسته به درس جنون مشغول بودی[کذا]:

بود ز جهل و جنون بحث با خدا دانان
بلی ستیزه بداناست کار نادانان
کسی که دعوی[1] دانش نمود مدعی است
که نیست خود سر دعوی بمدعا دانان

شاه فرید ثانی

وقتی حضرت مرشد الانامی مظله السامی از جوشِ تشویق باطن اخلاص اندیش بتذکار مناقب و آثار مربی بزرگوار خویش

۱–در اصل : دعوه.

Marfat.com

حضرت وحیدالدنیا والدین (۱۴ب) سلطان الموحدین مرشد حقانی شاه فرید ثانی رحمة اللّه علیه و علی من توسل الیه رطب اللسان و عذب البیان بودند و در ضمن آن فرمودند که از ثقات خدمه صداقت صفات آن خاندان کثیرالبرکات به صحت نقل پیوسته و به صدق تحقیق صورت ابلاغ بسته که در بشره فیض تبشرهٔ آنحضرت از آغاز طفولیت انوار عظمت و مقبولیت به نظر بزرگان حق شناس کرامت قیاس نموده ربود. روز بروز آثار و علامات آن بر همگنان جلوه ظهور می نمود چنانکه حضرت سراج الاولیاء برهان الاصفیاء قدوة المحققین امام السالکین عارف ربانی شاه بازید ثانی طاب اللّه ثراه که هم مرشد و هم والدِ ماجد ایشان بودند، اکثر اوقات به اهلیهٔ خود که والدهٔ شریفه آنحضرت باشد تاکید می نمودند که چون حضرت حق سبحانه و تعالیٰ این فرزند سعادت پیوند را از بدو فطرت پیرایهٔ حسن قبول بخشیده و از جمله مقبولان درگاه برگزیده است. پس بر عادت طائفه اناث که بعضی اوقات از شوخی اطفال خود به تنگ آیند و زجر و توبیخ نمایند. نشاید که گاهی از شما در شان ایشان غافلانه سخنی ناخوش و پریشان بر زبان آید که ملالِ خاطر این ارجمند در حضرت عزت بغایت ناپسند است. امّا با این همه از آنجا که آن زبدهٔ مطهرات در لوازم طهارت و نظافت که اصل حق پرستی است احتیاط (۱۵-الف) تمام داشتند نمی گذاشتند که هیچ کس بدون کمال مبالغه در تطهیر اعضاء به مطهره که خاصه شان بود دست تواند نمود و بر حسبِ اتفاق روزی حضرت سلطان الموحدین به مقتضای صغر سن خالی ذهن دست به مشربهٔ خاصه ایشان فراز کردند و شرائط تطهیر که مقرر بود بجا نیاوردند. لاجرم از آن مشفقه بی اختیار کلمه بطریق تهدید نسبت به آن خلف رشید بغتتاً صادر شد. پس ناگاه نزدیک تر به آن حال شعلهٔ پرنور از انوار عظمت و جلال حضرت ذوالجلال در پیشگاه نظر غیرت اثر آن محترمه ظاهر شد و به امعان نظر معلوم گشت که دریچه از درهای

Marfat.com

افلاک بازگشته و آن علم نور از کمال ترفع و تمکین از فراز چرخ مبین درگذشته و از میانه آن مردی نورانی و مهیب به سریری به سن عجیب و غریب بر نشسته از اوجِ سما بر سطحِ غبراء نزول نمود و از روی کمال عتاب به آنجناب عصمت قباب خطاب نمود که به موجب سر زنشی که از شما نسبت به حضرت سلطان الموحدین سرزده اگر رعایتِ نسبت فرزندی ایشان با شما و پاس خاطر حضرت سراج الاولیاء درمیان نمی بود چنان نگاه غیرتی بکار می رفت که سر تا سر این خلعت وجود چون جامه کتان در پرتو ماه تابان لخت لخت می گذشت. به مجرد استماع آن قولْ اطلاع برآن واقعهٔ پُر حول غشیانی شدید بر مزاج (۱۵ ب) عفت امتزاج طاری گردید و به امتداد کشید تا آنکه حضرت سراج الاولیاء از آن حال آگاهی یافتند و از سرگرم به بالین شان فرا شتافتند و به نظر فیض قسطاس بزرگان حق بین حقیقت شناس و از برکات انفاس متبرکه آنحضرت آن همه شدت و صعوبت به آرام سهولت مبدل گشته به تدریج روی به افاقت آوردند و مهر سکوت از آن راز سر بسته باز کردند. آنگاه حضرت سلطان الموحدین را طلب داشته استعذار بسیار کردند و شرط رجوع استغفار بجا آوردند. شبی آنحضرت بر بستر استراحت تکیه داشتند که یکی از خادمان حضور به این مصراع هندوی مترنم شد:

هک جگندی ناملن [۱] هکنان ستیان ملی جگای

و این دو بیت فارسی متضمن مضمون این دو مصراع است :

یکی بیدار محروم از وصالش　　یکی پیوسته در خواب از خیالش
زنا گه خفته را سازند بیدار　　دهندش ره بمقصود دل زار

بالجمله از استماع این سخن متاثر شدند و از روی شوق مکرر به اعادهٔ آن اشاره فرمودند. پس آن خادم فرصت وقت دریافته عرفی نمود

۱- درِ اصل نالهن.

Marfat.com

که بنده التماس دارد اگر به لطف خاص اجابت مضمون این ملتمس را عهد شود به موقف ابلاغ رساند به شگفتگی تمام اجازت (۱۶ - الف) شد که هر چه گوید به درجهٔ قبول رسد خادم به ادای دلپذیر وا نمود که بالفعل مطلبی به از این نیست که هرچه از مضمون این مصراع به خاطر اقدس رسید که باعث خوش وقتی گردیده معلوم شود. در جوابش قدری تامل نموده فرمودند: مطلبی دیگر بخواه که افشای راز بر اهل راز دشوار است. خادم از راه عجز و نیاز درآمده گفت که به مقتضاء کرم وفا عهد نیز بغایت سزاوار است ناگزیر بر لفظ مبارک رفت که فقیر مدتهای مدید در طلب شب قدر محنتها کشید و شبهای دراز خواب راحت برخود حرام ساخت و جلوهٔ سعادتی ازآن دولت بیدار در نیافت. بعد از یاس و حرمان شبی در مزار فائز الانوار مربی ولی نعمت بزرگوار در اثنای شغل لمحه ای دیده برهم بست و لذتی از عالم بی خودی بر دل فائض گشت. ناگاه هم در آن حال زنی در کمال نورانیت و جمال نمودار شد که شرق تا غرب از فروغ طلعت مهر آگین او پذیرایی نور و سرور گردید سبک تر نزدیک فرا رسید و نرم نرمک دستی برپا بمالید و بصوتی دلکش برگفت شب قدری که طلب رفته بود اینک حاضرم. وقت است که به تماشا قدرت حق دیدهٔ حق بین برگشایند (۱۶ ب)پس از آن خواب خوش برخاستم و بعلانیه(کذا= معاینه) دریافتم که جمیع مخلوقات از اشجار و احجار تا در و دیوار سر به سجود حضرت معبود رو به خاک تضرع در اُفتادهٔ ابواب فیض و فتوح برسایر ذرات کائنات در گشاده من نیز موافقت نمودم و جبین یقین بر زمین نیاز فرسودم. الحمدلله آنچه مقصدِ اصلی بود رو نمود:

جستم شب قدر تا دهد یار مرا
شبها همه شد بسر درین کار مرا
امشب به خیال دوست خوابم خوش بود
آمد شب قدر و کرد بیدار مرا

Marfat.com

شیخ مجاهد نامی از خادمان سعادت خدم آنحضرت که در مجاهدهٔ نفس ذوفنون جهالت حشم به کمال تحیر و تهور موصوف بود و در خلایق بامرِ معروف و نهی منکر بر صفت دُرهٔ فاروقی معروف. پیوسته از روی حمیت دین نه از راه کین هر جا که می دیده نمک در دیدهٔ ساغر می انداخت و هر جا که می شنید اهل نغمه گوشمالی می نواخت و این عمل جز اهل از وی چنان صورت حسن قبول یافته بود که گویند وقتی به مقتضای بشریت به عارضه صعب در افتاد مشرف بر مقام استهلاک[1] شد، یکی از مخصوصان او که به عالم معنی راهی داشت (۱۷-الف) از روی خصوصیت برای دریافت عاقبت آن مرض از حیات و ممات استخاره نمود و در معامله دید که از جناب نبوت قباب فرمان می شود که به شیخ مجاهد سرهندی بگوید تا بر ضابطهٔ معمول خود در اجرای احکام شرعیه آنچه لازمه کمال جد و اجتهاد است پیوسته بعمل آورده باشد پس در ضمن این اشارت بشارت سلامت و استقامت حال او مستفاد گشت تا بزودی صحتی کامل و شفای عاجل به شیخ حاصل شد:

خوشا تعصب پاکان که از غرض پاک است
وز آن حصول رضای خدا غرض باشد
بود چنان عملی موجب شفای درون
که چون عمل غرض آلوده شد مرض باشد

روزی آنحضرت بمقصود فیض معموره خویش به حق مشغول بودند که قوالی چند به آهنگ مجرا ناگاه به خانقاه در آمدند و سوز سخن سرایی به سمع شریف پذیرای گرفت. هم در آن وقت شیخ مجاهد مذکور که حسن تورع و صدق تشرع او سبق ذکر یافت، در آنجا فرا رسید و چون حجابی درمیان بود. به نسبت ذوقی آنحضرت پی

۱-در اصل: ستهلاک.

Marfat.com

نبرده زبان به تشنیع بر گشوده و همچنان (۱۷ ب) خالی ذهن به مقصوره رو نهاد. بعضی دردمندان که حاضر بودند،از غلو تعصب او دل تنگی داشتند. عمداً او را از وقوع در خدمت حضور آگاه نساخته خواستند که از جای بلند گوشمالی خورد. پس شیخ بی تکلف سرزده بمقصوره فراز آمد و آنحضرت را دیده صورت حال دریافت و از آن جرأت به خود شرمسار فروماند، نه از روی ادب مجال آنکه آنها را مانع آید و نه طاقت آنکه بر استماع صبر کند. ناگزیر لمحه‌ای به خود حیران ایستاده بود. آنحضرت اندکی دامن جامه او را به خود کشیده فرمودند: ای شیخ چه حیران مانده‌ای ؟ به مجرد جریان این لفظ احوالش متغیر شد و نعره‌های بی خودی سرداده به تواجد در آمد و رقص کنان و چرخ زنان از مقصوره به در رفت و از خانقاه بگذشت و همچنان در کوچهٔ بازار می گشت و قوالان در پی او به مضمون این ابیات سرایان می رفتند:

پرده ساز عاشقان از راه لطف
ناخن خوش زد به تار چنگ شیخ
سوخت زان سوز دلش خون در جگر
پس به گردون رفت بوی مشک شیخ

بعد از دیری تسکین یافت و از آن جرأت بی موقع مستغفرگشت و از آن پس به درویشان حق اندیش حقیقت کیش و دردمندان شکسته خاطر (۱۸-الف) و دلریش متعرض و مزاحم نمی شد:

اگرچه هست به ظاهر سماع نامسموع
ولی به نسبت باطن فتاد بس مطبوع
به تندرست حرام است مومیائی درد
ولی شکسته دلان را کجا بود ممنوع

وقتی آنحضرت به قصد زیارت مزار پرانوار حضرت شاه محمد غوث نورالله مرقده به سیر گوالیار توجه فرمودند و هر دو صاحبزاده

86679
Marfat.com

فیض افاده مستفیض خدمت رفاقت بودند. چون به مستقر الخلافت اکبرآباد عبور افتاد، صالحه ای جمیله از ارادت مندان که در آن اعظم بلاد مسکن داشت از آن مقدم شریف خبر یافته بعضی منتسبانِ مخصوص را به استقبال فرستاد و به وسیلهٔ اُمّ ذوی الاحترام جناب الهی و حضرت ختمی پناه استدعا شرف نزول به سر منزل خود نمود. چون الحاح و تضرع از حد گذرانید، مورد ظلِ مرحمت گردید، اتفاقاً قبل از ورود آنحضرت صحبت شادمانی به رسم کارِخیر در خانهٔ خود منعقد داشت و زمرهٔ اقارب و معارف او از اناث و ذکور در آن مکان جمع آمده جداگانه مجلسها ترتیب داده بودند. آن ضعیفه به تمنای زیارت آن ذات قدسی که چون دولت ناگهانی به سر وقت او رسیده بود بی شکیب گشته حجابی بر رویی پردگیان اهل ضیافت (۱۸ب) در کشید و هم در آن حریم عفاف به شرف ملازمت رسید. به تقریب شادی اسباب نغمه و سرودی که درمیان داشتند از روی ادب مبطل گذاشتند. صاحبزاده بزرگ را که ذوق سماع چاشنی بخش حضور بود رغبتی از خاطر سرزد و شرم حضور مانع اظهار آمد. لاجرم به ادای اشاره دلنواز سبکتر سنگ ریزه بر سازی انداختند و در معنی ساز محبت معنوی را به دستیاری همت برنواختند. پرده سازان اداشناس پرده آن راز شناختند و بی تکلف به صوتی دلپذیر آهنگ ترنم ساختند. از آنجاکه حکم سماع به مقتضای احوال مستمع مختلف است و آنحضرت از روی کمال جامعیت به حسب ظاهر اصلاً متوجه استماع نمی بودند و به طریقه اهل معنی حکم به امتناع مطلق هم نمی فرمودند و اگر احیاناً نغمه پرسوزی که عود سوز دلهاست بلا قصد به سمع راه می یافت بی اختیار استلذاذ معنوی بسرگرمی وقت می کشید. امّا اثری از جوش و خروش که وضع ارباب تواجد است به ظهور نمی رسید:

بحر عمیق نیک بخور در رودِ بجوش
آبِ تنگ بود که بر آرد ز خود خروش

بنابر آن در آن روز دلفروز که نغمه آرزو به چنگ مراد(۱۹-الف) سازگار بود نقش مطلبی بلند در مرآت صفای باطن منطبع گشته نشاء سکر و سرخوشی در چشم حق بین جلوه نمود و رنگ روی مبارک چون گل خود رویی صبح به انوار تجلیات برافروخت و به تدریج از غایت تکاثر و ارادت سر بر سر زانو تامل فراز آمد. چون حالت انسان کامل مقتضی فیض شامل است و نسبت منتهی و مبتدی چون امام و مقتدی است که از او بهر چه عمل رود بر دیگران واجب شود. چنانچه حضرت مولوی معنوی می فرماید:

خوی شاهان در رعیت جا کند
چرخ اخضر خاک را خضرا[1] کند [2]

یعنی احوال خاص در عوام اثر به تمام دارد. همچنین در آن وقت خاص تاثر حال آنحضرت بر حاضران وقت تأثیری کمال نمود و جز به عشق پاک عنان اختیار از کف اقتدار در ربود، خود پرستان نعره‌های بی خودی سردادند و مستوران مستانه وار بر یک دیگر افتادند. ناگاه باد غیرت برخاست و حجاب غیریت از میان برداشت و مضمون کریمه فکشفناعنک غِطآءَکَ فبَصُرک الیَوم حَدِیْد(ق/۲۲) ملحوظ مشاهد گردید.

برق توحید(۱۹ ب) چو در خرمن هستی افتاد
فرق اغیار و حجاب من و تو داد بباد

القصه بعد از ساعتی فراهم آمدند و هر یکی به موافقت پذیرای افاقت کسب (کشف) بی حجابان نقاب احتجاب بر رخ کشیدند و دیده وران دیده آزرم از روی شرم بپوشیدند پس همگنان از غایت تعجب در حیرت بودند و بر لذتی که داشتند حیرت می نمودند و به لسان وقت و زبان حال این ترانه شوق می سرودند:

۱-در اصل: اخضر. ۲-مثنوی معنوی ۱/۲۸۲۰.

Marfat.com

آن وقت خوش چه بود که از خود خبر نبود
وقـتی دگـر بـه راحت از آن خـوبتر نـبود

روزی مقلدی به لباس فاخر و وضعی محتشم ناگاه به مـجلس شریف آنحضرت در رسید. به هیئتی که نقش صلابتش از کمال تصنع بر زمرهٔ اکابر و اعیان که حاضر بودند، غالب آمد و به شعبده تلبیس [... یک کلمه کرم خورده] خواستند کـه لوازم تـعظیم و تکـریم بـجا آرنـد وادای سلام که شرطِ اسلام است بـر خـود مـقدم دارنـد. لیکـن چـون حقیقت صورت بی معنی او چنانکه بود، در نظر معرفت آنحضرت جلوه می نمود. لاجرم از اثر بی توجهی و عدم التفات آن ذات صـدق آیات هیچ کس را مقدور آن نماند که از جای خود (۲۰ - الف) حرکت نماید یا لب به تکلم بر گشاید. پس چون آن قلاّب که گوهر قلب او به معیار قبول نرسید. ناچار از جرأت خود خجل و شرمسار گشته، بجز راستی و درستی چاره ندید و به خدمت آنحضرت نزدیک تر فراز آمد و از روی ادب دست بر میان بسته بایستاد. پس قصیدهٔ عـالی در مـدح حضرت رسالت پناهی صلوات اللّه و سلامه علیه و آله در آهنگ حجاز به لحنی دلنواز آغاز نهاد. چنانچه سوز سخن و گرمئی شوق آواز کمال ذوق در طبع مبارک آنحضرت مؤثر افتاد و استغراقی ژرف و شگـرف روداد و جذبه آن وقتِ خوش در همگنان اثر کرده هر یکـی از غـایت سرخوشی از خودی و خود پرستی در گذشت و در عالم بی خودی و مستی سرمدی محو مطلق گشت.بعد از لمحه که از آن حـالت رجـوع افتاد آنحضرت از عین کرم بر روی وی نگاهی گرم ساختند و به گرمئی توجه اغشاش ریو و ریا از خلاصه هسـتی او بگـداخـتند چـنانچه بـر صفای وقت صوفی صفت بی اختیار به تواجد در آمد و به بانگ بـلند نفیرهای مستانه سرکرد و به هیچ گونه قرار و آرام نمی یافت و تا دیری بر آن حالت ماند و چون اندکی سکونت گرفت و از آن بی تابی باز آمد. قدم بوسی نمود و به حق مشغول گشته از فیض معنی (۲۰ ب) بهره یاب

Marfat.com

شده :

در صحبت اهل حق به تقلید
می نه قدمی چو هست توفیق
کز فیض محققان شد الحق
تقلید کلید گنج تحقیق

روزی حضرت مرشد الانامی مدظله السامی سرگرم سخن بودند و به تقریب مسئله سماع که مختلف الحکم است مذکور فرمودند که در آن زمان سعادت نشان که این فقیر به خدمت مربی و مرشد بزرگوار خویش علیه الرحمة تربیت پذیر بود. وقتی جمعی از اهل تغنی [به] تمنی زیارت آن ذات قدسی فرا رسیده و در حواشی آن موقف منیف مقام ساختند و به آهنگ مجرا از خود به ترنم پرداختند و آنحضرت برضابطه قدیم نه به حرف و صوت آنها متوجه بودند و منع صریح می فرمودند و هم در آن این کمترین را که هم در آن قرب به کاری و خدمتی مشغول بود. بعنایت تمام یاد فرمودند. فقیر بُسرعت تمام حاضر شده تا آخر مجلس منتظر افاده مقصود بود [کذا] و هیچ حکم نشد. از این جهت نگرانی تمام رو نمود که اشاره طلب. هم یقین که بی مطلبی نباشد و عدم التفات به ذکر آن معنی نیز بی حکمتی نه و نیز از کمال ادب مجال آن نبود که استفسار آن را التماس رود از صدق (۲۱الف) تأملّی به خاطر چنان القا شد که معنی طلب در حالت سماع آن است که اگر احیاناً در مجلس از مجالس اهل اللّه اتفاق صحبت افتد و تقریب سماع درمیان شود انکار و استکراه تمام در کار نرود و معنی سکوت آنکه رخصت [..کرم خورده] هم نشود و به مقتضای عدالت بر کمل توسط عمل بود که خیرالامور اوسطها و متصل این سخن مذکور فرمودند که عزیزی را از مسئله سماع پرسیده گفت که فی المثل زهر خلص فی حد ذاته مهلک است و ممنوع. اما اگر به بعضی اجزای دیگر از ادویه مرکب شود به جهت بعضی امراض نافع است و جائز.

Marfat.com

همچنین اگر استماع سماع بر عادت ناقصان مبنی بر لهو و لعب محض باشد مضراست و خطا و اگر به بعضی اشغال و اعمال که ارباب و اصحاب حال را باشد جمع آن در بعضی اوقات مفید است و روا. سائل این سخن راکه مردی فاضل و متعصب بود از استماع این تمثیل بغایت شگفتگی رو نمود و گفت: الحمدللّٰه که در آن صورت نیز این معنی به منزله زهر قرار یافت و ظاهر است که هیچ کس از اهل تمیز و شعور بی هیچ ضرور مرتکب زهر نشود و بر خویشتن قهر نکند .اللهم اهدنا الصرط المستقیم بحق النبی واله الکریم.

یکی از علماء متورع به کرشمه حسن و تقریب جمیله مبتلا گشته و عنان طاقتش از دست رفته نگرانی خاطر و تفرقهٔ باطن و ظاهر از حد گذشت بالجمله دفع آن ولوله(۲۱ ب) راکه منافی شان اهل فضل و کمال بود باکثیری از بزرگان صاحب دل التجاء می برد، نفعی نمی کرد پس از هر طرف درمانده، احرام ملازمت آنحضرت بست و در آن مجمع معلی از طریق ادب در آمده بصف نعال را در نشست و عرض حال خود را بصفایی باطن حق مواطن حواله نمود ساکت فروماند:

جام جهان نما است ضمیر منیر دوست
اظهار احتیاج خود آنجا چه حاجت است

پس در آخر صحبت وی را به خود نزدیکتر طلب فرمودند و بی آنکه آزمایش استفسار رود بذکر لا اله الّا اللّٰه به زبان و تصور را مطلوب الاهیه به دل اشاره نمودند. تا هر روز هزار کرت بخواند و بر آن شغل مواظبت نماید آن عاشق بی تاب از تأثیر انفاس متبرکهٔ آنحضرت به تقدیم آن عمل توفیق یافته متاثر شد و چنان محو توحید گشت که اثر نقش ماسوی از صفحهٔ خاطر محو گردید و به دنیا و ما فیها التفاتش نماند. پس هرگاه که آن مطلوبه قدیم خود را[می دید] چون نخچیر از تیر می رمید و صورتی که دلخواه او بود جانکاهش می نمود. الحق که در مقام تجلی معنی خسنِ صورت را ادای نه اند لیکن هر شیفته صبح

Marfat.com

صورت پرست باهل معنی آشنائی نتواند:

دلفریب است حسن صورتها تـا زِ دلهـا نشـد کـدورتها
چـون نـماید کـمال مـعنی رو این جـمال صـور رود یکسـو

یکی از اقارب حق مآرب آنحضرت را از غایت صفای وقت و رقت قلب (۲۲ – الف) سر پنجهٔ عشق مجاز از پرده حسن صورت دل نواز ناخنی بر دل زد و از غمزه عشوه سازش به قانون عشـاق گـریبان خاطر به چنگ [...یک کلمه کرم خورده] آورد. او (مدتی) بی خور و خواب بود و از شعله شوقش در تاب و هـیچ کس را از روی ادب و مـلاحظه قرب قرابت مجال آن نبود که شمه[ای] از آن ماجرا به خدمت آنحضرت عرض تواند نمود و لیکن چون آن خسته ناوک ابـتلا را بـجز نـوازش توجهات قدسی علاج نبود لاعلاج بعضی از منتسبان خاص در وقتی از اوقات فرصت یافته به تقریب سخن بطریق تلمیح یادآوری نمودند که فلان کس چندگاه است که وقت طعام بر سفرهٔ اخـلاص حـاضر نمی شود. فرمودند که او خود طعمهٔ عشق زنی گشته از خود غیرحاضر است بر طعام چگونه حاضر شود بمجرد اجرای این کلام شورش دلش از آنچه بود افزون گردید و کارش نزدیک به جنون کشید، تا در مطلوبه او نیز تأثیر کرده ، او نیز به موافقت در جوش و خروش آمد و پرده از روی کار افتاد. آن حرف ناصواب که به وابسـتگان آن سـلسله نسـبتی نداشت اشتهار گرفت. مخصوصان از آن حال در ورطهٔ حیرت و ملال بودند که عرض حال در خـدمت آنـحضرت بـرعکس مـطلب نـتیجه بخشید. ناگزیر به تصریح مطلوب رفع آن حالت[...کرم خورده] ملتجی گشتند در جواب آن بر زبان الهام بیان گذشت که این (۲۲ ب) شورشها سهل است خود بخود فرو نشیند. پس هم در آن نفس آن نائره هـوس چون خار و خس تسکین یافت و هر یکی بجای خود قرار و آرام گرفته اظهار ندامت شرمساری نمودند و از آن مجاز به حقیقت پی بُـرده بـه طاعت و عبادتِ حق مشغول بودند تا بودند و الحق که ظلِ ظلیل مرشد

Marfat.com

کامل که مظهر فیض اتم و فضل شامل است طالبان صادق را کی گذارد که در تاب حرارتِ نفس و هوا سوخته شوند، بلک اثر لطفی به ظهور[1] آرد که از فروغ آفتاب عشق و وفا صدق و صفا افروخته گردند :

از تست جوش شوق ز سر داده‌ای بدل
طوفانِ[2] غم که کشتی صبر و سکون شکست
وز تست ... کار چو گل ... رفت
تا پرسی از غمش که دل خسته چون شکست

روزی آنحضرت باستعداد نماز بامداد مشغول طهارت بودند که هم در آن اثنای استغراق عظیم رویداد. چنانکه وقت نماز به تأخیر افتاد و از خادمانِ حضور کسی را اندازهٔ آن نبود که آگاه تواند نمود. ناگاه دو مرد فاضل متورع که بعد ادای نماز از مقام خویش با زمرهٔ تلامذه احرام زیارت آنحضرت بسته بودند در رسیدند و دیدند که هنوز از (کذا=به) هم نپرداخته اند و وقت نماز بغایت ضعیف گشته، بلکه نزدیک است که آفتاب طلوع کند. لاجرم از کمال حق پرستی که فطرت آن ذات قدس بود. استبعاد تمام (۲۳ – الف) نموده خواستند که از آن ضیق وقت خبر دهند، لیکن چون مقام ادب و وقت نازک بود. باوجود تیقن بحسب کمال احتیاط [یکی از] شاگردان خود اشاره کردند که بربلندی برآمده از یمین و یسار ملاحظه وقت نماز کنند که اگر فی الجمله قدری باقی باشد. غنیمت است که نماز فوت نشود و در چنین حالتی مخل وقت شدن بی فائده نباشد. پس بعد از تحقیق از وی چنان ظاهر شدکه هنوز وقت بسیار است آن را از [3] ناشناسی او حمل نمود. دیگری در پی تحقیق شد و از او معلوم گشت که هنوز اول وقت است از این معنی تعجب نمودند و ثالثی را به تأکید تمام معین ساختند و از او به ظهور

۱- در اصل : بظهو.　　۲- در اصل : توفان.
۳-کذا فی الاصل ، شاید : ضیق.

Marfat.com

رسید که هنوز وقت در نیامده و نیز سفیده صبح به ظلمت لیل میل نمود و آثار[...دو کلمه کرم خورده]نمودار شد و متنبه گشتند که ظهور آن حال از تصرف باطن حق مواطن آن مستغرق بحر توحید است و از آن خطره خط مستغفر شدند.

القصه بعد از ساعتی از آن حالت فراغ کـلی دست داد و وضـو کامل ساختند و به جمعیت تمام نماز به جماعت پرداختند[1] پس از آن آفتاب عالمتابِ جلوه جهان افروزی نمود برهان حق پرستی و صدق احوال آنحضرت روشن تر از روز گشت.

از مـرتضی عـلی شـده مـنقول رد شـمس
و از فیض آنجناب نصیبی(۲۳ ب) بـهرولی است
دیگـر زهـر ولی کـه چـنان حـال سـر زنـد
دانـم یـقین کـه از مـدد مـرتضی عـلی است

وقتی آنحضرت باتنی چند از اهـل ارادت بـه قـصد خـلوت و عزلت موسٰی صفت از موطنِ شریف خویش به کوه پنجور کـه چـون کوه طور از انوار حضور پُـرنور است مـتوجه بـودند و چـون مـوسم تابستان از حدت هوا و شدتِ گرما بر گرم روان مسالک جد و اجتهاد را می گرفت. لاجرم شبها چون دلهای شب زنده داران طی منازل و قـطع مراحل می نمودند، ناگاه شبی در اثنای راه با گروهی انبوه از رهـزنان جفاپژوه که از نامردی و تیره رایی چون مردم سیاه چشـمان یـغمایی بانداز یغما از آن راه می گذشتند دو چار گشتند[...یک کلمه کرم خورده]از ملاحظه آن گمراهان دست و پای گم کرده از آفت شان جامه و جان در گرو مخافت داشتند. لیکن به طریق متابعت هرچه بادا باد گویان قدمی در راه گذاشتند تاآنکه آن خیره سران چیره دست چون سیل تند برزمین پست سبکتر نزدیک فرا رسیدند و به مجرد ترب وصـول از مشـاهده

۱- در اصل: نمود پرداختند.

Marfat.com

طلعت کرامت خلعت آنحضرت به عنوان ادب عنان در کشیده پرسیدند که این مرد بزرگ کیست؟ و این چند کس دیگر برگرد وی از پی چیست؟ یکی از حاضران برگفت که ایشان به دولت و سعادت دو جهانی مربی اند و مرشد و دیگران[از] خادمان و مریدان مستر شد. چنانکه بلا تشبیه در طریقه شما گرو[۱] و چیله[۲] های او [...یک کلمه کرم خورده] آن (۲۴ - الف) سنگدلان بی‌آزرم از این سخن گرم بقدری نرم گشتند و به رسم خود تواضعی نموده بگذشتند:

بروی خوب تو‌ای آدم فرشته سیر
ز نور پاک ندانم چه دید دیو رجیم
که از تکبر خود در گذشته نادم گشت
نهاد سر بتواضع دگر بصد تعظیم

شبی دیگر از شبهای آخر ماه که به گونه جور ماهرویان سیاه بود در آن شب تاریک سر رشته سبیل مقصود از تار زلف غالیه مویانِ باریک تر می نمود. از بس که حجاب ظلام در آن هنگام میان راه دقیق و نگاه سالکان طریق حائل گشت. نظرهای اهل بینش چون [...یک کلمه کرم خورده] دردمند دردی کش بزم آفرینش بی خواست از راه راست به چپ مائل شده رفته رفته از شارع صواب دورتر گشته[...دو کلمه کرم خورده]. [چندان] مسافت رو داد که عبور اصحاب از غایت شتاب بر زمین تل بی آب که چون طبع زهاد خشک و چون خوئی حسّاد درشت بود[...یک کلمه کرم خورده] آب از آن ورطهٔ سراب برآمدن مستور می نمود. اتفاق افتاد ناگزیر را نظیر بر دیده صواب نگر از ره گذر فرو بسته و پای طاقت در هر قدم از خار و خس خسته نشیب و فراز آن وادی ظل[... یک کلمه کرم خورده] آن هادی بی بدرقه راه شناس به گم تخمین و قیاس می نمودند و از غایت بی آبی و بی تابی به آب حسرتی

۱-گرو : معنی استاد. ۲- چیله به معنی مرید.

Marfat.com

که در دهن گرد. می گشت [...یک کلمه کرم خورده] می رفت دفع تعطش می نمودند. ناگاه صبح صادق چون پیشانی (۲۴ ب) نورانی یاران موافق بروفق تمنی از دریچه افق متجلی گردید و انوار مهر از پهلوی شهر چون آب درخشنده گوارا از ناف سنگ خارا بجوشید از آنجاکه در آن پهن دشت قطره آبی بجز عرق قطره زنان ره نورد و تیز روان بادیه گرد متصور نمی گشت ناچار نماز بامداد را استعداد تیمم نمودند و از روی نومیدی دست یاس برخاک حرمان زدند. پس چون آنحضرت دیدند که رفیقان بر وصول آب آیهٔ یاس برخوانده‌اند، دست از تجسس و تفحص باز کشیدند، از عنایت فرمودند: بهتر است که از تیمم دست بدارید و به جست و جوی آب [همت گمارید] [...دو کلمه کرم خورده] شرط نماز که غذای روح است به طریق احسن ادا شود و هم اکل و شرب که مراد نفس است، بروجه اتم رواگردد. همگنان در این عرض نمودند که از سناسندون ؟ این مرز و بوم چنان معلوم شده که آب در این ناحیت چون آب حیات نایاب است، فرمودند: از لطف حق نومید نشاید بود که لا نتباسومن الطاعة اللّه از آنحضرت خطاب است. پس بحکم اطاعت هریکی بقدر استطاعت به یمین و یسار آن مرغزار بشتافتند. ناگاه به کمتر فاصله از آن راه نهری فیض بهر که از آب زلال چون دل صوفیانِ (۲۵ – الف) صاحبِ حال لبریز آب [یک کلمه ...کرم خورده] جود و نوال بود فرا یافتند و دریافتند که آن سیل کرامت به تجدید در آن خشک زار قدیم از منیهٔ الطاف آن غواص بحر متعبد در رسیده که سرمایهٔ کامیابی و سیرابی آن متعطشان وادی طلب و گرم خرامان تشنه لب گردیده، پس هر کس ازآن سرچشمه قسمت بخورد آبی نیز او بر خورد و بعد از نماز با وضو سجده شکر بجا آورده و به انوار حسن عاقبت و مقصود پی برد:

بود در گمرهی راهی چو مرد را هدان گوید
بقصد خویش راگم کن چو رهبران آنچنان گوید

Marfat.com

کس از می خانه و مسجد درین منزل چنان گوید :

«بمی سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید

که سالک بی خبر نبود ز راه و رسم منزلها»

مستغرق مشاهدات احد بندگی حضرت شیخ احمد رحمة الله علیه را از پردگیان ستر عفاف جوهری بود مریم اوصاف کنیزی را که به شرف ازواج آن قدسیه مشرف بود. ناگاه بحسن بشر به یکی از خدمه آن مریم حرمت ابتلای عظیم رو نمود چنانکه زمام اختیار از دست داده سر رشته رابطهٔ اخلاص و ضابطهٔ محبت خاص الخاص از هر طرف برگسیخت. آن مخدوم که ... را از آن توجه بی موقع شاید که بقدر[ی] ملالی در خاطر راه یافت[...یک کلمه کرم خورده] این حال از روی صفای باطن برمرأت ضمیر حق تنویر آنحضرت (۲۵ ب) جلوه نمود از کمال تفقد و دل ... به منزل شریف ایشان تشریف آوردند و آن عزیز نیز بر وضع قدیم به ادای شرایط خدمت قیام نمود پس بتقریب سخن با وی بالتفات خطاب فرمودند که در این ایام خدمتکاری به تازگی سرگرم خدمت گشته. کجاست بحکم ضرورت هم در آن بوضع و ترکیبی که بود و به زیب و زینتی که داشت حاضر آوردند بمجرد نگاه غیرتی که دروی اثر کرد حالش متغیر شد و تمام اندام آن سیم اندام چون سیم خام در بوتهٔ زرگر در گداز آمد و از بدنش عفونتی چون بوی گنده[برآمده در] حوالی قرب و جوار پراکنده شد. چنانکه او را با هیچ کس در هیچ مکان امکانِ سکونت نماند. پس آن عزیز بعد از فکر بسیار به منشای آن مکروهی که سرزده بود پی برده به تدارک مافات پرداخت و آن کنیز را بر نفس خود حرام کرده به خادمان حرم محترم آنحضرت پیشکش ساخت. چون جمیله علیله به رخصت آن عزیز روی توجه به آن مقرّ فیض مکرمت نهاد در اثنای راه زلیخا صفت به مضمون آیت کریمه و کشطیا ما به من خیر از برگرفت و حسن جمالی بیش از بیش و لطافت و

Marfat.com

نزاکت و اعتدال زیاده برحد خویش در خود معاینه [می کرد](۲۶ - الف) و صورت حال او به از آنچه که بود رو نمود:

کسانکه در حرم قدس محرم رازنـد
گـر بـقهر نگـاهی کـنند بگـدازنـد

اتفاقاً ارباب معبّر[تعبیر] خواب و اشارات آن بـصدق و صـواب حرفی درمیان افتاد. پس توجه نمودند و نـقل فـرمودند کـه روزی در صحبت فیض تنویر مرشد و مربی ایـن فـقیر از احـوال سـراپـا کـمال حضرت صدیق العصر حضرت خواجه حسن بصری رحمة الله علیه و علی من توسل الیه چنان مذکور شد که وقتی از اوقات با همه بیداری و هوشیاری که لازمه آن ذات بود لمحه چشم برهم نهادند و به مشاهدهٔ عالم معنی دیدهٔ بصیرت برگشادند. گاه در آن جلوه گاه حقائق و اسرار خلایق آنحضرت را سر تا قدم وجود حقیقت آمود خـویش از شـعار استار و لوازم پوشش که ضروری است. مـطلقاً عـاری وا نـمود. مگـر موقع متین سبیلین که به نوعی از حجاب متواری بود و در آن بی حجابی چنان می پندارند که علاقه از رباب با مـضراب کـه بـزرگ ترین اسباب و آلات تغنی است در گردن همت خود حمایل دارند بعد یقظ از آن پردهٔ خیال که به حسب ظاهر مناسب حال نبود. تـردد تـمام روی نمود،به یکی از خدمه سعادت خدم که محرم آن راز تواند گشت اشارت رفت تا به خدمت امام المعبّرین ابن سیرین رحمة الله علیه در فن خود یدبیضا داشت و صور احکام تقدیر بداهةً بر صفحه تـقریری نگاشت بر قدم تعجیل برود و بـر سـبیل حکـایت تـعبیر آن واقـعه را مستفسر شود(۲۶ ب) پس آن صاحب کمال در جواب آن سؤال بیان باز نمود که ظهور این حالت بر همت کامل و فـیض شـامل دلالت دارد و نشاید که در این وقت جز خواجه حسن بصری کسی که چنین صورتی شگرف رو نماید و هماناکه در یافتن تعبیر خواب قیاس علمی بود و شناختن صاحب آن خواب قیاس عقلی که بر موقع صواب جلوه نمود:

Marfat.com

اهلِ دل را ز فیضِ آن مطلق　　علم و دانش بود کرامت حق

حضرت مرشدی طاب اللّه ثراه بعد از استماع این مذکور جواهر معنی سفتند و در توضیح آن سخن گفتند که نمود از عریانی نه از بی سامانی است بل مشعر است بر آنکه نفس از غایت تجرید و تفرید در عالم توحید از ملابس تعلقاتِ کونین معرا و مبرا باشد لیکن از باب رباب هیچ نوازش نفرمودند. ناگاه از پرتو انوار حضور آنحضرت معنی دلپذیر در خاطر این فقیر القا شد و باوجود ملاحظه ترک ادب خود را باشفاق برگزیده آفاق حواله کرده التماس نمود که قبله خدا آگاهان سلامت چنانکه به چنگ همت نغمه تار های عشق نواخته شود همچنان[ساز] سلسله های فقر در این انجمن هستی آن را اشارت نمودند و فقیر برآن موهبت شکر الهی بجا آورد:

اگر بزمزمهٔ عشق گوش هوش نهی
ز خود پرستی غوغای بیش و کم برهی
لباس هستی خود پاره کن بچنگ نشاط
اگر ز نغمه شناسان بزم خاص شهی

درویشیِ حق پرست و حق اندیش بصدق و ارادت (۲۷ – الف) خویش در خدمت سراپا افاضت حضرت مرشد الانامی مدظله السامی بکسب ریاضت مشغول بود و در طریق توکل متلقن به آنکه از ورود به منازل اقارب و معارف به امید ضیافت در سفر و حضر بسیار حذر باید نمود و اگر کسی پارچهٔ نانی خشک و تر بلا تکلیف از هر در پیش آرد مضایقه ندارد.اتفاقاً وقتی از وطن بمطلبی روی نهاد. ناگاه در اثنای راه بسر منزل آشنایی عبورش افتاد. او را بشناخت و بزور مهمان خود ساخت. آنگاه حلوای نغز و وافر پیش آورد. درویش آن را از قبیل فتوحاتی که منافی توکل نباشد تصور نمود. به اشتهای که داشت بخورد. شبانگاه در واقعه دید که کافری چند بغایت تنومند به تدریج از اوج هوا بر سطح زمین فرو می افتند و به مجرد افتادن ماهی صفت

Marfat.com

بر تابه تفته و سوخته و برشته می شوند و به صورتی که در حدود پاک هند سوختگانهای هنود مردود باشد تمام آن قطعهٔ زمین که در مدنظر بود از سوخته های آن کفار ناپاک جا بجا از توده های خاک و خاکستر می نمود. بعد از گذشت آن سرگذشت چون به خدمت آنحضرت فرا رسید از تعبیر آن واقعه پر تشویر... گردید پس از غایت صفای ضمیر تفسیر فرمودند که چنان می نماید که سابقه معرفت جای مهمان شده طعامی چرب و نرم برغبتِ تمام خورده آید و بی تکلف لقمه های فربه دَبه از کمال اشتها فرو برده آید. از آنکه معنی کافر حق پوشی است و در این جا مراد از لقمه ایست که به مراد نفس از اوج (۲۷ ب) حلقوم به سطح بطن و آتش معده درافتاد، از آن حجاب ظلمت و غفلت بر دل که مظهر تجلیات حق است بر گشاد پس آن درویش به زبان خویش قصه خورش آن روز چنانکه بود به تفصیل باز نمود و بعد از آن از چنان خورد و خواب بی حساب در گذشته مستغفر گشت:

نَفِسِ کافر چو یافت لقمهٔ چرب
زند از فربهی بدل صد ضرب
خود سر کافران و بدکاران
لقمه ها در پَیَش مددگاران
گر ازین کافران مدد نرسد
بتو زین یکه هیچ بد نرسد
تو مسافر بخدمت وافر
چه دهی پرورش باین کافر
گر بهمت نهٔ تو کافر کش
حذر از کافر مسافر کش
نه که گرد آوری بسی کفار
مددش را بجنگ خود ز نهار

Marfat.com

بلک سازش ز فاقه بد دردی
از مسلمانی از درین صددی
روزه‌ای گیر ترکتازی شو
زو غذا(بار) دار غازی شو
ور ترا او نشد شهادت نیست
کاین شهادت خود از ارادت نیست
هر که باشد هلاک عادت خویش
بسته دارد ره سعادت خویش
مرد میان بود اگر به نبرد
ترک عادت بود سعادت مرد
کشته‌ای نفس و رسم و عادت او
نیست مقبول حق شهادت او

می فرمودند که چنانکه در علوم مردم از صرف و نحو و طب و نجوم قاعده[و] چند کلیه است که بی موجب اختیار نگیرد. همچنین بطور این طائفۀ شریفه که علم معنی است بعضی احکام و ضوابط مقرری است که بی سببی اختلاف نپذیرد مثلاً مقرر نموده‌اند که سالک را در حالت منام اگر واقعه ای از سمت غرب و شمال رو(۲۸ - الف) نماید رحمانی است و اگر شرق و جنوب در نظر آید شیطانی. از اتفاقات روزی درویشی به این صحبت فقرا فرا رسید وبر خلاف قاعده مذکوره مذکور نمود که طرفه حالتی است هرگاه مرا چیزی در واقعه می نماید از طرف جنوب بغایت خوب و از صوب شمال بسی نا مرغوب دیده می آید در این امر معکوس حیرانم و از حقیقت این کار صلاح نمی دانم. پس هم در آن وقت یک چیزی به خاطر مخطور گشت و در جواب او گفته شد که چنان می نماید که مرشد شما[۱]

۱-در اصل شمان

Marfat.com

بسوی جنوب باشد و آنچه از نصیبه خوبی ... در آنجا است از آن سو پدیدار می شود و شاید که به طرف شمال عزم ملازمت عزیزی دارید که قسمت فیض از آن جا نباشد. لاجرم صورت بی نصیبی که نامرغوب است از آن جهت نمودار می گردد، پس به انبساط تمام اقرار نمود گفت که الحق از قدیم در خدمت بزرگی رابطه واقع است موطن شریف ایشان بجانب جنوب است و الحال عزیزی به سمت شمال مسموع شده و قصد آن بود که آنجا نیز سری باید کشید. لیکن الحال از فرمودن شما*[1] محقق شد که به آن صوب رخصت نیست.

قبلۀ تن تقابل مسجد قبلۀ دل توجه مرشد
تابای قبله نیست روی نیاز قبلۀ مقبولان ازین قبل است

و الحق این لطیفۀ غیبی از تصرفات صفای باطن آنحضرت بود که روی نمود والا این رموز و اشارات نه از ارباب قیاس و عبارات است بقیاسات لغو یونانی نتوان روی یافت:

سر وحدانی کی توان برد
دل بحکمت حق به براهین عاطل منطق
گر بمنطق کسی ولی بودی
پور سینا ابو علی بودی
بو علی کیست (۲۸ ب)تا بمنطق ورای
شود از سرّ غیب پرده گشائی
چون بفن دنی شد انجامش
بودنی گو نه بو علی نامش
نیست از منطق ضمیر آگاه
جز علی ولی شیر اله

تاجری از فقدان استعداد رجولیت که رأس المال بشریت است

۱–در اصل شمان

Marfat.com

به ورطهٔ خسران ابدی فرومانده بود علی الخصوص که عضو مخصوص او که به اندام یک بادام نمی افزود از غایت انفعال پیوسته در کتمان آن حال سعی می نمود تا بحدی که از شرم قوم و قبیله خود که همیشه بر مناکحت او باعث بودند و اصرار می نمودند اظهار عذر معذوریت خویش نتوانست مرتکب تاهل شد چون علاقه حسن اختلاط که سند حصول تمتع و صدق ارتباط است درمیان نبود باهم نقش صحبت درست ننشست و شماتت اکفاء علاوه آن شده عیش منغص گشت:

ای مرد ز مردمان تجرد فن کن   در رهگذرت زهر رهزن کن
گر زن چه به دگر خواهی کرد   مردیت بیازمائی و آنگه زن کن

بالجمله چون نقصان حالتش فطری بود و حکماء در چارهٔ آن بیچاره بودند ناچار هرجا اهل دل می شنید بخدمت می رسید والتماس همت می نمود اما گشایشِ کار او وقوف بر جای دیگر بود بعد از یاس و حرمان چون از فرط حزن و الم نزدیک به هلاک رسید لاعلاج به شرب خمر استعلاج نموده در عالم شکر ایام اندکی به سر می برد و بدفع الوقت هر نفسی که می گذشت غنیمت می شمرد دوای درد دل خسته چیست؟ باده ناب که ترابه طراوت رسد ز تری آب ناگاه به رهنمونی دل آگاه و تحت هوا(۲۹ - الف) خـه اه کیمیای صحبت فیض اثر حضرت مرشد الانامی مدظله السامی دریافت و به مجرد ملازمت اطمینان خاطرش دست داده از هرچه نباید و نشاید استغفار پاک نمود و چند گاه در خدمت می بود بعد از استکشافِ حال نقاب از چهرهٔ مقصود برگشود از آن واقعه غریب بر دل اندکی آن مرحوم ترحم فرمودند و تکمیل حالتش را در وقت خاص رسالت اختصاص توسل نمودند پس از ذروه فیض چنانٌ القای شد که آیة کریمه ان اللّه علی کل شيٍ قدیر[ ] صاحبِ مطلب مدت شش ماه هر روز هزار بار وِرد سازد تا به مطلب رسد:

Marfat.com

ای مرد چگویمت که هـمدردنه‌ای
فـردا بـه نـدامت افـتی ... فـردنه ای
باید که بنفس خویشتن بـاشی مـرد
یـا در پـی مـرد بـاشی ار مـردنه ای

القصه چون مدت معهود منقضی گشت تاجر شبی در واقعه دید ورود ظل عنایت حضرت خیرالانام باصحاب کرام بسر منزلش اتـفاق افتاد. مرتبه ترتیب ماحضری اشارت رفت. بعد از تمهید سفرهٔ اخلاص قدری از تبرک خاص بسر انگشت اختصاص در دهان از روی آن تشنه لب بادیهٔ ناکامی فرانـهاده حـوصله اسـتعداد او را بـه انـوار مسـرت و شادکامی لبالب ساختند.

خوشا مراد که در جست و جوی گام مـراد
به کام خاطر پادشاه کام بخش رسید[کـذا]
ز بــحر جــود بــصد آرزوی مـی جستم
سحاب فیض درخشان تر از درخش رسید

هیچگاه که تاجر سر خوش نشای سودمندی بطالع بـیدار از (۲۹ ب) خواب برخاست مقدار و اقتدار رجولیت خود را بروفق مدعا بل مافوق اقتضا مستعد و آماده یافت و از بهره عیش متمتع گشته لبریز فرح و نشاط به خدمت آنحضرت شتافت و ناصیهٔ همت به سجود نیاز نور آگین ساخت و در حفظ مراتب آن عطیهٔ عظمٰی به ضـبط نـفس از توجه بی جا متلقن گشت و مقرر شد که هر شب جمعه بقدر معین طعام به احتیاط تمام به دست خود پخته به روح پرفتوح آن سرور فاتحه گفته بر فقراء و مساکین بخش نماید. اتفاقاً روزی در طبخ آن طعام تکـاهل ورزیده خواست که به نقد معاوضه کند و مقارن آن تـقریب تـعداد زر نقدی از مال خودش در میدان آمد. چون حساب نـمود عشـری از آن نقود مفقود یافت. از روی احتیاط دو بار شمرد و از آن نیز کمتر بشمار آورد. همچنین هر بار که می شمرد به نقصانی دیگر پی می برد، تا قصور

Marfat.com

و فتور کلی در اصل مبلغش راه یافته، نزدیک شد که به خاک سیاه فرو نشیند و بعد از فکر تمام و غور مالا کلام بر منشاء آن خسارت اطلاع یافت و عذر جسارت خواست بدستور قدیم طعامی وافر پخت و بر مساکین قسمت نمود آنگاه شمار از سرگرفت و مال و منال خود تمام و کمال باز یافته خیر و برکت بی شمار در آن می دید و از آن باز در آن عمل تکاسل نورزید. مگر وقتی از روی نسیان که لازمه وجود انسان است بنا .... اختلاط نمود صورت حال او بعینیه بر مرآت صفای باطن آنحضرت پرتو انداخت که خود عریان شده و زنی را عریان ساخته نزدیک است که به مهلکه در افتد (۳۰-الف)پس از روی حفظ الغیب لطمه بر سینه‌اش بر نواخته دفع ساختند چنانکه بی خود بر زمین افتاد و چون آن وقت برگذشت از کمال اشفاق تامل داشتند تا بروی چه گذشته باشد. بعد از چند گاه که به زیارت آمد همچنانکه نمودار شده بود ظاهر نمود که نزدیک مباشرت دردی جانکاه سخت در شکمش پدید آمد و باعث فسخ صحبت شد و از آن پس هر گاه قصد بی موقع می نمود حالت رجولیت مسلوب می گشت.

وقتی آنحضرت بخدمت مربی بزرگوار خویش بتقریب تأثیر آیات کلام مجید حقیقت احوال آن تاجر باز نمودند آن صاحب مقامات عالیه که اجرام علوی مسخر و منقاد او بودند بعد از تامل مکرر فرمودند که بسیار شده‌است... بار آمد و نیک یاوری کرد بکار بسیار شده است.

محمد علی نامی از ملازمان برگزیده قاسم خان مرحوم که به موافقت آن خان صداقت آیین در حضرت سلطان الموحدین طریقه ارادت داشت بعد از رحلت آنحضرت روزی از وی به مقتضای غفلت حرفی خنک نسبت به صاحبزادگی ملکی سرشت شاه عبدالملک سلمه اللّه تعالیٰ صادر شد و چون برایشان ظاهر شد نظر به رابطۀ قدیم پسندیده نیامد مقارن آن حال به شامت آن سخن (۳۰ب) محمد علی مذکور نزد خانِ مغفور به جنایتی چند معتوب شده مأخوذ گشت و

Marfat.com

روزگاری در بندگران به انواع خسران مبتلا مانده کارش از حد عفو و بخشش در گذشت و معامله برگشتن او قرار یافت ناچار در آن حالت نومیدی به وساطت بعضی خیرخواهان به خدمت حضرت مرشد الانامی مدالسامی به حسب قرب مکانی که محقق بود توسل جسته به اشتغال عملی که موجب حیات و نجات او باشد اجازت گرفت. هم در آن شب اوّل حسب الامر بآن اشتغال مشغول گشت. در واقعه دید که حضرت مرشد الانامی به خدمت حضرت سلطان الموحدین شفاعت وی نموده رخصت رستگاری دهانیدند. نصف شب بود که از آن خواب خوش به طالع بیدار برخاست و غل و زنجیرهای که بردست و پای او بود، خود بخود از وی جدا افتاد و دیوارهای زندان خانه از هم بشگافت و موکلان حبس را در خواب بی خودی از خود بی خبر یافت و دریافت که گشایش کار او از جانب دیگر است. پس به فراغبال از آن پای بند قدم فراتر نهاد و چون برآمد متردد بود که به کجا رود؟ تا دست کسی به او نرسد. ناگاه سواری از غیب به سر، وقت او رسید و او را به خود برداشته از شهر لاهور تا به قصبه کانواهن که بر چند منزل واقع است شباشب رسانید و چون صبح بردمید گفت که از این جا به سرهند برو بر مزار حضرت سلطان الموحدین مقیم شو تا در امان باشی و غائب شد. قاسم خان از به در رفتن او حیران بود، تجسس می نمود که اگر به همرسد مستأصل سازد. بعد چندگاه به تقریب زیارت برمزار پرانوار فرا رسید و او را صحیح و سالم در آنجا دید. یکبارگی سر به جیب تفکر فروبرده حیران ماند، بعد از لمحه ای سر برآورد و گفت کسی که از این در نجاتی دارد سر به کمند گرفتاریها در نیارد (۳۱-الف) و بعد از آن هر چند به تکلف و تواضع تمام تکلیف نوکری نمود او قبول نکرد تا از قید هستی برآمد.

Marfat.com

اهل حق خسروان یک تنه‌اند ...نـــــمود اســـیر ... [۱]

وقتی حضرت مرشد الانامی مدالسامی از عالم ترک و تجرد سخن می راندند و در شرح اطوار مختلفه این طائفه از جریده روی و کتمان سیر و سلوک معنوی سر رشته کلام به این مقام رسانیدند که یکی را از سالکان طریق بعد طی اکثری از منازل این طریق به گام توفیق نوبت عبور بسر منزل تجرید رسید و خواست که شرایط و ضوابط آن از قطع علایق و ترک اختلاط از جمیع خلایق چنانکه باید بجا آید امّا بحسبِ ... کمال اجابت که از کسب ریاضت در کلامش پدید آمده‌بود و کارگشای مردم می نمود جمع کثیر پیوسته به او رجوع داشتندی و یک زمان فارغ بحالِ خود نگذاشتندی و هر چند قصد می کرد به ترش رویی و تندخوئی خود را از آن میان وا رهانده به کنج عافیت بیارامد کرم خلقش از منع و زجر خلق مانع آمد. ناگزیر برای دفع الوقت طرح حیله ظریفانه در انداخت بلک بدرستی و راستی بازی حریفانه باخت. چنانکه به خادمی اشارت کرد تا جمیلهٔ زهره جبین از جمله فواحش بازار نشین به‌اجرتی چند که خواست حاضر آورد و در نظر عقیدت مندان خود بی حجابانه با او فرا رفت و در بروی همگنان بر بست و در آن خلوت خاص همه شب از روی اخلاص بطاعت و عبادت پرداخت و هم آن فاحشه بی باک به طفیل آن صحبت پاک در آن شب از آن خطای فاحش که پیشهٔ او بود رهائی یافت ، پس از آن مغالطهٔ بدیع کثرت مخالطت عوام جمیع که با او بود [... یک کلمه کرم خورده] انجامید و از آن پس هیچ کس از مرید و شاگرد به هیچ قسم برگردان طلسم نگردید(۳۱ ب)تا آنکه غبار مزاحمت اغیار بکلی ز دل بر افشاند و بخاطر جمیع سیر و سلوک [... یک کلمه کرم خورده] بدرجهٔ کمال رساند. و متصل همین سخن فرمودند که درویشی دیگر از اهل تحرید

۱-ناتمام

Marfat.com

همچنین یک چند از صحبت عوام بغایت دل تنگ بود و کارش از صحبت خلق برنگ صحبت آبگینه با سنگ لاجرم به جهت مدافعت مردم نقش حیله‌ای انگیخت دلفریب بروئی کار آورد[کذا] و خادمی را مقرر کرد که برگهای سبز نهال بهنکره که شجره‌ایست در رنگ سنگ[کذا] فرو مالیده و شربتی غلیظ ساخته نگاهدارد پس هرگاه جمع بزیارتش فرا رفتی به بانگِ بلند به آن خادم گفتی که آن آب بهنکره بیارد و در حضورشان بر ضابطه .... قدحی کلان لبریز ساخته بی تکلف می کشید تا آنکه از التباس اسم و ادای خورد و نوش و به آن قسم حسن ظن همگنان در حق وی فاسد گردید، پس بفراغ خاطرِ بسر منزل مقصود رسید:

یکــــه تـــازان عــــرصهٔ تــــجرید
نـــــره شـــیران بـــیشهٔ تـــفرید
هــــمه... پـــی رونــــد از پـــیش
نه ز خویشان خوش اند نی از خـویش
بـــخدا بـــیخبر ز خـــویشتن انـــد
خـــــلق را نــــعل و از .. زنــــند

حضرت مولوی فرمود و دیگری از دردمندان گفته مقرر نموده که بقدر زمین باطهارت و احتیاط تمام عمل کشتکار بکار رود تا هر چه از آن وجه حاصل آید به جمعیت خاطر صرف مایحتاج الیه شود. پس آن جماعت پیوسته به خدمت قیام داشتند و به اهتمام آن کار همت می گماشتند. اتفاقاً یک نوبت[... یک کلمه کرم خورده] پرداخته بودند و زمین را نرم و هموار ساخته آماده تخم ریزی داشتند بدستور معهود خویش از آن عزیزتخم افشانی را دستوری خواستند ... رخصت نفرمود (۳۲-الف) و امتناع تمام ازآن معنی اشارت نمود و بعد از فراغ از آنچه در آن هنگام در پیش داشت برخواست و بدست خود آنچه در آن قطاع می بایست فرو کاشت. وقتی یکی از آن جمله فرصت یافته از

Marfat.com

سّر آن منع و ارتکاب خود استفسار نمود شیخ در جواب فرمود که در وقت استجازت بباطن شما همه توجه داشتم. پس از یاد حق غافل یافتم. لاجرم خود در پی آن کار شتافتم و نخواستم که از محصول آن زرع تخم غفلتی در مزرع وجود کاشته شود و خرمن ریاضت و عبادت سالها برباد رود. پس در طریقهٔ شغل باوجود کسب حلال دوام توجه بذکر حضرت ذوالجلال و الافضال باید تا از اثر آن قوّت طاعت و [توان] عبادت بیفراید و به آن وسیله کسب در فیض از عالم معنی گشاید و اگر در عین غفلت بکسب حلال اشتغال نماید ثواب حلیت که از جمله حسنات است حاصل آید، امّا ابواب فیض انوار و کشف اسرار که از نتایج دوام ذکر است بر دل سالک نگشاید.

کسب حلال کن که شود زان حلال قُوت
یاد خدای کن که شود زان حلال کسب
گر کسب تو حلال نباشد بود محال
کسب کمال کار به قوُت حلال ؟

روزی در مجلس فیض آگین آدا . ائیہ حضرت مرشد الانامی مدظله السامی بوالفضولی از راه سر... درامده زبان تعنت درشان علماء وقت به بهانهٔ قصور همت شان از توفیق حسنات اعمال برگشاد و همانا از غایت توجهی که به تعظیم آن طائفه واجب التکریم مقرون است آن جرأت پسندیده نیفتاد. حاصل کلام[... دو کلمه کرم خورده] بحاصل آن بود که علم بی عمل بیحاصل است، سخن فهمی از حاضران وقت با قرین طبع مبارک (۳۲ب) آنحضرت در جوابش گفت که زبان بعیبِ گشودن و لب به شکه ء آلودن خصوصاً درشان این طایفه و باز در صحبت فقراء بغایت ناملایم است و الاّ برعکس آن سخن عمل بی علم نیر فی‌الحقیقت باطل است. از آن که علم سرمایهٔ عمل است، بروجه واضح فاذلم یکن راس المآل فکیف بریح. پس آنحضرت علی حسب الحال نکتهٔ دلکش فرمودند و تمثیل واضح وانمودند که قوت عملی

Marfat.com

مرد عاقل را بمثابه وصف جود است مر جواد را با شجاعت مر شجاع را و علم به منزلهٔ دستگاه مال و اسلحه قتال یعنی چنانکه جود بی مال وجود ندارد و جَنگ بی سلاح سُودی ندهد. همچنین عمل بی علم بودن (عدمی) بود و عدمی است برهیت وجود. زیرانکه عملی(کذا= علمی) که بی عمل بر سبیل اتفاق بوقوع آید داخل حسنات نتواند شد. زیراکه (اگر)جنگ بی سلاح رود خون وی بر او مباح بود و نیز بر این نسبت علم بی عمل چون اموال به مکان است بی تمتع و در میدان دغا از اسلحه دون همتان چه توقع و این بیت حضرت اصلح العاشقین شیخ مصلح‌الدین سعدی شیرازی رحمة اللّٰه علیه مذکور شد:

در قـزاکـنـد مـرد بـاید بـود
بر مخنث سلاح جنگ چه سُود؟[1]

لیکن آنچه از روی تحقیق بتدقیق نظر معلوم می شود آن است که برهر [...یک کلمه کرم خورده] امری است معنوی که اثر آن بعد از مجادله و مقاتله بر دشمن ظاهر شود و سلاح دستگاهی است ظاهر که به مجرد ملاحظه آن خصم از بی باکی و سهمناکی درافتد و همچنین غلبه قوت مردِعامل بر نفس و شیطان بعد از تردد بسیار وسعی ظهور [... یک کلمه کرم خورده] به ظهور آید لیکن بی [... یک کلمه کرم خورده] علم نخستین خلل بسیار در عقاید[پیدا] کند و بعد از آن از اعمال [... یک کلمه کرم خورده] اگرچه باشد در اصل عقاید خللی پدید نیاید بعد از آن (۳۳-الف) در عمل توفیق رفیق واللّٰه ولی النعمة التوفیق حاصل که علم شرط عمل است. چون وضو برای نماز پس چنانکه نماز بی وضو خطا است عمل بی علم نیز نادرست و چنانکه وضو بی نماز [... یک کلمه کرم خورده] است علم بی عمل در معنی همه سهواست بلک ممتنع الا... و انصاف آنکه چون از علم فیمانحن فیه علوم دینیه مراد است چون فقه و

۱- شعر از گلستان سعدی، باب دوم است.

Marfat.com

تفسیر و حدیث و هیئت و هندسه و نجوم. پس هر کرا این علوم کرامت لزوم حاصل آید چگونه باشد که از حلیهٔ حسن عمل مطلقاً عاطل باشد و اصلاً عملی نیک از وی بوقوع نیاید جز آنکه نفس تحصیل علم نیز از جمله اعمالِ حسنه است، پس هر عالمی بقدر عامل باشد اگرچه کامل نباشد و هر کامل بادای عمل خود ضرورتاً عالم باشد اگرچه کمال آن علمش حاصل نباشد پس نسبت این هر دو امر در نفس الامر چون نسبت لازم است با ملزوم و تفرقه مابین طائفیتین فی الواقعه غیر معلوم و قصد بلند آنحضرت از این مذکور آن بود که ذکر طائفه شریفه علماء و فضلاء جز [... یک کلمه کرم خورده] نتوان نمود که بهر حالت دولتی به ایشان حاصل است و نفعی از ذواتِ ایشان [به همگنان] واصل بر خیرالناس من ینفع الناس که واقع است بر این معنی دلیل قاطع است و حجتی ساطع والسلام.

وقتی از اوقات در صحبت حقایق و ارادت حضرت مرشد الانامی مدظله السامی بعضی از اهل سخن و حق شناسان این فن از کمال محبت پروانه صفت برسرِ شمع برآمده بودند و آنحضرت از غایت عقیدت درشان این طایفه اصحاب فهم و درایت مقدمه ورود مطلق فیض از حضرت فناعن علی الاطلاق برگروها گره خلایق از انفس و آفاق و تقسیم اقسام فیض از هر جنس بر افراد نوع گرامی انسن از ارباب علم و معرفت و اهل کسب و حرفت و به تخصیص بهره فیض سخن از دیوان قسمت به طایفهٔ شعراء که امرای کلام و تلامذه شیرین ادای بامزه سلام آمد مذکور می فرمودند. در اثنای آن حال یکی از ارباب فیض و کمال از راه استفسارنه از روی انکار التماس نمود که سخنوران پیش [... یک کلمه کرم خورده] آفرین (۳۳ب) شعر و شاعری سحر سامری بکار برده‌اند. هرچه در این کارگاه هستی به درستی معنی پرستی از ساده و پرکار بر روی آورده‌اند. از غایت حسن قبول مقبول دلها گشته.... محفلهای چنانکه صیت دولت آن خجسته عمل لاهوت و

Marfat.com

غزل برالسنه افراد کائنات مذکور و در هر قطعه از اقطاع موجودات چون قصاید آباء و رباعیات امهات مشهور است و برخلاف این معنی بعضی یاران و سخن گذاران که در این بحر و جان[کذا] و طبع موزون بالکل مستغرق اند فکر بقصد تازه گوئی در اندازهٔ سخن یکی‌اند، از سر تردد بصد [... دو کلمه کرم خورده] هلاک در اهل بیت پای بند [...دو کلمه کرم خورده] و روز و شب هلاک این معنی که به هزار تلاش سخنی از خود تراشند [... یک کلمه کرم خورده] همه جُرثقیل باوجود کثرت قال و قیل به تألیفات شان الفت ندارد و بر استماع اشعار از این محنت شعاران گوش رغبت نمی دارد بلک سخن[... سه کلمه کرم خورده] شانِ احدی بر زبان نمی آرد چه معنی دارد پس آنحضرت جواب از روی صدق و ثواب [کذا= صواب] و کلمه مختصر بر مضمون پر تکلف او کردند و(بر) زبان حقیقت تبیان آوردند که مذکور شعر پیشین و پسین در این معنی دخل ندارد. در اصل خوبی سخن از معنی است و [تا صاحب سخن ... یک کلمه کرم خورده] معنی نباشد سخنش هر چند پر معنی باشد از قبیل مالا یعنی باشد :

سخن اگرچه به معنی بود چنان لبریز
که باده کهن ازونشاه نشاط انگیز
ولی چو نیست به صاحب سخن ز معنی اثر
بود چو عشوه زال کهن ملالت خیز

از روی (... سه چهار کلمه کرم خورده) انبساط می نمودند و نقل می فرمودند که گویند وقتی زنی (۳۴ - الف) بخدمت پیر خود التجا آورده التماس کرد که سلطان وقت پسرش را برای قتل به سرهنگان خود سپرده است اگر باستشفاع آن [خود] سلطان قدم رنجه بکار آورد شاید که به پایمرد حضرت خونش بحل شود. شیخ گفت که ما فقیریم ... اهل دول گامِ توجه مشایم مرید از دردِ جگر بند خود دل آزرده گشت و گفت چون اکنون امید زندگانی او منقطع شده توجهی آورید که در آن

Marfat.com

عالم از وی باز پرسی نشود شیخ گفت که عاقبت کار بفضل حق .... است باز به آن فضولیها رخصت نبشته مرید بیچاره گفت که ما را از این مریدی و پیری در هر دو جهان امید دستگیری است و هرگاه از این هر دو امر هیچ بحصول [صورت نگیرد] بندهٔ از این درگاه دیگر چه .... و شیخ را این لطیفه دلگشا بغایت خوش آمد. پس به خدمت سلطان رفت تا پسرش مستخلص گشت و متصل همین سخن فرمودند که فرمان روای تعظیم طلب به جرم ترک ادب به قتل بی سروپا آزاد [مشرب] فرمان داده بود. وزیر نیک نهاد قدم شفاعت به میان نهاد که اگر بجان بخشی او بر این کمترین بنده نوازی شود کمال عنایت بود. سلطان از این معنی اعراض نمود و از غایت تعرض فرمود که چنین مدبری را از دم تیغ باز داشتن دریغی است آن بی سروپااین سخن بشنود و تبسم نمود. گفتندش: در این وقت که ترا بر خود(می)باید گریست خنده‌ات بر چیست؟ گفت: بر حماقت وزیر وخسّت امیر. گفتند: به چه معنی! گفت: وزیر از وی چیزی طلب نمود که بجز بخشش خدا در قبضه قدرت او نبود یعنی حیات داد در کاری تنگی نمود که به چه بی حکم [قضای آن] در اختیارش نبود(۳۴ ب) یعنی نجات. سلطان از استماع آن لطیفه متاثر گشته و از سر تقصیراً او در گذشت :

اگر تیغ عالم بجنبد ز جا
نَبُرد رگی تا نخواهد خدا
هزاران شکر... کز لطف شامل
عطا فرمود ما را پیر کامل
چسان ... که از روشن ضمیری
کند در هر دو عالم دستگیری
نهد از مرحمت مرهم به هر درد
بنام ... پیری جوان مرد

Marfat.com

جـــوانـــمردی کـــند در کـار دنــیا
بســـازد کـــار دیـــن درکـــار دنــیا
بـــــه هـــمت گـــام .... بـــرآرد
نـــظر بـــر حـــال مشـــتاقان گـمارد
امـــید طـــالبان حـــاصل شـــود زو
مـــراد ســـالکان واصـــل شـــود زو
ازو در کـــــلبه هـــــای نـــامرادی
فکـــنده نـــامرادان طـــرح شـــادی
وزو در گـــــوشهٔغم بـــینوایـــان
نـــوای شـــادمانی هـــاسرایـــان
بـــیمن هـــمتش هـــر بـــیوهٔ پـیر
شـــده ز ... نـــعمت چـــاشنی گـیر
ازو ... گـــــمرهان را راهـــــنمایی
بـــه مـــقصد راهـــروان را آشـنایی
بـــنای کـــعبه دلهـــا بســـا شـــد
.... بســـــا شـــــد
چـــه مســـجدهای ویـران گشت معمور
چـــه خـاطرهای حـیران گشت مسرور
تـــصرف هـــای بـاطن [کی]تـوان گـفت
کـــه پـیوسته پـی در پـی تـوان گـفت
بســـی کـفار کـز هـر شـهرو هـرده
ز شـــوق آیـــسند ایـــمان را صـــلا ده
پـیاپی در رسـد هـر لحـظه صـد (خـیل)
ز بـی دیـنی بـه دیـنداری کـند مـیل
دلی ســـنگین شـــان از بت پـــرستی
... در وجـــــد و مســـــتی

Marfat.com

به صد رغبت بجُز ترغیب و تکلیف
ز خلعت های دین گیرند تشریف
شوند از فیض این درگاه اشرف
به اسلام از سر رغبت مشرف
به دنیا وارهند از تار زنار
به عقبی از عقاب عقبهٔ نار
تعالی اللّه از این الطاف ...
کرامتهای ....
چه باشد زین کرامات نمایان
که مشکلها شود اینگونه آسان
(۳۵الف) ز تاثیر کلامش اهل عصیان
همه آئین عصیان کرد نسیان
ز لطفش جمله ارباب معاصی
[شده]بر شکل محراب از نواصی
مصلی گشت اکثر بی نمازان
ز بس پاکیزگی بر خویش نازان
بسی میخوارگان کز روزه داری
گرفته پیشهٔ پرهیزگاری
ز بهر توبه مَنی [خواران]پر از تب
به خون دل وضو سازند هر شب
تعالی اللّه چه تسخیر قلوب است
که ..... بسیار خوب است
بود جمعی دگر ز اهل ارادت
مساعد وقتشان را شد سعادت
همه در یاد حق پیوسته در ذکر
گرفته از صفا سر رشته فکر

Marfat.com

یکـــی را ذوق آهـــنگ جــلی شـد
... جـــــوهرش را صــیقلی شـــد
یکـــــی آورده در ذکـــر خـــفی او
شـده ز اسـرار مـخفی چاشنی جـو
یکـــی سـر بـر سر زانـو نـهاده
قــدم بــر طـارم مـینو نـــهاده
شــــده اســـرار مـــعنی را مـــراقب
زده بـر دیـو ره نـجم ثـاقب (کـذا)
یکـی از بـهر خـلوت کـرده هـر وقت
... هــر هــفته از تــو هــفت در هــفت
یکـی از خـرد سالی در چله مـاند [کـذا]
کـــه در بـــر هـــر یکـــه ... مـــاند
هـــــمه زان قـــبلهٔ اهـــل ارادت
گـــرفته بـــهرهٔ فـیض ســ مادت
ولی آن قـــــبله گـــاهی ... مـــعنی
کـه گشت از لطـف شـاهی اهـل مـعنی
بـــه هــر قــدمش ســروکاری دیگـر
بـــه هـــر کـــاریش گـفتاری دیگــر
گـــهی در مـــاندگان را ز آشـــنایی
شـود از رحـمت مشکـل گشـایی[کـذا]
گـــهی دل خـــستگان را بـی مـلالی
بســـــی ... رود از شـــرح حـــالی
گـهی بـا ساده لوحـان مـی رود حـرف
دمـی بـر صـید دلهـا مـی شـود صـرف
ولی خـود مـو بـه مـو انـدر عـبادت
بـــه هـــر کس از در دیگـــر افـادت

Marfat.com

به شـرع آراسـته آئـین ظـاهر
بـدولت بـهره بـخش از دیـن بـاهر
چـنان یکـدل بـه احکـام شـریعت
کـه عـین شـرع گشـته بـا لطـبیعت
شـریعت جـمع کـرده بـا طـریقت
کـه دارد مـعرفت از هـر حـقیقت
هـمه طـی مـنازل کـرده در فـقر
مـقام خـاص حـاصل کـرده در فـقر
مـقیم خـلوت دل در مـقامات
کـریم مـحفل جـان در کـرامـات
گسسـته رشـتهٔ طـول امـل را
بـهم پـیوسته خـوش عـلم و عـمل را
(۳۵ ب) به عالم عالم عامل جز او نیست
بـه مـردم مـرشد کـامل جـز او نـیست
بـه هـر کـارش کـمال انـدر کـمال است
ولی شـرح کـمالاتش مـحال است
کـند سـر لاجـرم داعـی دعـا را
کـه یـابد در دعـایش مـدعا را
بـف...ش تـا ابـد مـربوط بـادا
... عـ...الیش مـبسوط بـادا

روزی یکی از درویشان دلریشان معرض ... بهره حضرت ... و قبلهٔ دو جهانی مدظله ورود نمود بحالتی که آثار تشتت طبع و انتشار خاطر از اطوار او ظاهر بود. بعد از پرسش احوال مهر سکوت از لب برگشود و گفت چه فرمایید در حق کسی که بامر شرعی حسبةً للّه قیام نماید و در آن عمل از حضور مرشد خویش به معرض عتاب و خطاب درآید. آنحضرت فرمودند که در طریقه حق طلبی مرشد کامل بر سبیل

Marfat.com

هدایت قائم مقام نبی است و در تقدیم امور شرعی احتیاط فرماید آنکه بدان موجب [استرشاد] نماید لیکن این حرف را تفصیلی باید شاید که در فهم شخن تفاوتی برآید پس چندان [... یک کلمه کرم خورده] مدتی است با این فقیر از خدمت مربی به صوم صمت و صومعهٔ عزلت فرمان پذیر از خلایق گوشه گیر است ناگاه در این ایام مظلومی بی سرانجام به آن کنج نامرادی که مسکن این مسکین بود در آمده تظلم نمود که قدری از وجه قرض نزد فلان کس طلب دارم و اکنون که برعیال و اطفال من از غایت عسرت کار به صعوبت کشیده برتمرد او تاب صبر نمی آید در این صورت اگر از مردم اهل اللّه بمقتضای شفقت علی خلق اللّه به این ضعیف [... یک کلمه کرم خورده] رفاقتی به وقوع آید اغلب که بمیامن اقدام فقراء کاری برگشاید از آنجاکه در آن سکوت و در این تکلم و تحرک بجز حصول رضاء حق غرضی دیگر مطلق نبود. دو سه روزی در انجاج مرام آن نامراد قدم سعی بر گشود و از این رهگذر از حضور مرشد آن قدر سرزنش [... دو کلمه کرم خورده] که گویا این گفت و شنود از جمله کبائر معاصی بل (۳۶ -الف) کلمهٔ کفربود. پس در موجب اعراض و اعتراض حیرانم و سر این منع و تشنیع نمی دانم. از آنکه در عمل خیر امید اجر است نه مقام زجر پس آنحضرت بمجرد استماع این قضیه انبساط نمودند و در جواب آن فرمودند که حرف مرشد برجاست. اما در فهمید [کذا] و حق مسکینی از متمردی دهانیدن عمل خیر است نسبت به ارباب حکومت عهده گزین و شهادت بر آن و رفاقت در آن حسنه است به نسبت سایر مسلمین زیرا که هرگاه پیوسته کسب و حرفت از وجه حلال برای خود است. اگر گاهی برادری مسلمان را ضرورتی پیش آید هم سعی در اعانت وی بجای خود امّا طایفه فقراء باب اللّه که بقطع علایق خود همت می گمارند بقطع معاملات خلایق چه نسبت دارند:

تو با دشمن نفس هم خانه‌ای چه در بند بیکار بیگانه‌ای

Marfat.com

و لیکن چون نفس امّاره در حبس خلوت از غایت ضیق النفس بیچاره شده بخطرات شیطانی که خلاف شرع باشد راه نمی نماید می خواهد که بعضی خطرات نفسانی را به قالب شرع درست وانمود. از این سوراخ برشتابد و به این کید ازآن قبر برجسته بگام خاطر گامی چند بپوید و کلامی چند بگوید پس درین مقام مغالطه که خوف و خطر بسیار است نظر توجه مربی در محافظت احوال ستر در کار است خود انصاف باید نمود که در این رفاقت با مدعی بعضی کلمات غضب آمیز شورش انگیز که دلها را بخراشد و عین مراد نفس باشد(... دو کلمه کرم خورده) رانده باشید و این خلاف طریقت است و موکلان .... القضا که به جهت احضار آورده‌باشید ماورای قرض در وجه حق التصدیع که رسم است چیزی گرفته‌باشند قطع نظر از آن که{... یک کلمه کرم خورده} (۳۶ ب) استطاعت ادای دَین دارد یا ندارد و این خلاف شریعت و در امر مرشد در مقام تردد بودن گناه طریقت از فتور شغل خاص که اصل مطلب بود خود چه توان بیان نمود و قبح این اراده فاسد و اندیشه کاسد خود بشرع و قیاس ظاهر و باهر است اما شرط ارادت آن است که اگر احیاناً مرشد کامل برای مصلحتی که خود داند و دیگری درکِ آن نتواند تکلیف امری که مشروعیه آن در اصل وجهی نداشته‌باشد به مرید نماید. باید که بی هیچ تردد و تفکر در جواز و عدم جواز آن بجا آید. از آن که این طایفهٔ شریفه طبیبان معنوی اند و گاه باشد که حکیم حذق برای مرض مهلک بجزسم قاتل علاجی ندارد. پس اگر مریض بر دانش خود عمل ننمود از آن اجتناب گزیند هرگز وی صحت سبیند هرگاه در مراتب صورت که تصوری بیش نیست تا اینجا اختیار به دیگری باید داشت تا امید بهبودی توان داشت. پس در مدارج معنی که بر حقیقت مبتنی است چه قدر از خود باید گذشت تا بمقصد اصلی واصل توان گشت والا اگر مدار این کار محض بر علم کتب می بود احدی ازان اولیاء الله باوجود آن همه علم و فضل رجوع بارشاد بزرگان

Marfat.com

خود نمی نمود و بخاطر راقم این سطور خطور نمود که معنی «العلم حجاب الاکبر» که بظاهر درست نمی نماید در این مرتبه درست می آید که مرید هر چند عالم و فاضل باشد تا در خدمت مربی از جمله معلومات خویش مرا گشته خود را جاهل مطلق نسازد هرگز از پرده پندارش نیاید و کشف مضمون فکشفناعنک غطاءَک فَبَصرک الیوم حَدِیدٌ(حج /۵۰) رو نماید[... یک کلمه کرم خورده]در مقام آنچه تعلم آن از جمله واجبات است علم نه حجاب (۳۷ - الف) بلک مقصود بالذات است و ملا فرحی که بدو واسطه از مریدان فیض آستان فیض نشان حضرت شاه وجیهه الحق والدین است طاب اللّه ثراه مردی درویش و فاضل و سخنور بود در رساله که مشتمل بر احوال مرشد حضرت شیخ عیسی سندهی رحمة اللّه تألیف نموده در معنی العلم حجاب الاکبر حرفی ظریفانه از طبعش سرزده که این حجاب به حجاب عینک می ماند که موجب مزید بصارت می شود، اما بر این تقدیر حجاب الانور باید نه اکبر و حضرت مرشد الانامی مدظله السامی در این مقام نکتهٔ محققانه فرموده‌اند که در وقت حضور توجه بعلم خود حجاب اکبر است. از آن که رجوع از اعلیٰ بادنی می شود و مؤید این سخن است آنچه از صاحب تفسیر عباسی در معنی کریمه ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظلمین (البقره /۳۵)منقول است که مراد از شجره در این جا شجره علم داشته. و ملا عصام را که بفضل و کمال مردی تمام بود وضوح این مطلب رو نمی نمود تا شبی از صفایی کمال باطن روحش را عروج بر افلاک اتفاق افتاد و ملازمت حضرت ابوالبشر آدم علیه السلام دست داد، پس استفسار نمود که صاحب تفسیر عباسی که در فلان آیة از شجره کشجرة العلم تفسیر کرده مقصودش معلوم نمی شود حضرت صفی اللّه فرمودند که آنچه وی گفته بیان واقع است و اصل کار آنکه مارا در جنت الماوی بمقتضای کمال قرب و حضور گاهی رتبه اتحاد و عینیت هم رو می نمود و امر شده بود که اگر در این

Marfat.com

حالت گاهی به علم که مقتضی غیریت و کثرت است توجه کردی مبغوض و مغضوب گردی ناگاه یک باری اختیار در آن وقت توجه بعلم افتاد. پس افتا[... یک کلمه کرم خورده](۳۷ ب).

نصیبهٔ ازل از خود نمی توان اندوخت

القصه یطولها پس حضرت مرشد الانامی مدظله السامی در آن قضیه گذشته به آن درویش سرگشته برای تنبیه امر مربی حسب حال حکایتی عنایت فرمودند که یکی از علمای متورعه بخدمت یکی از مشائخ [... یک کلمه کرم خورده] به کسب ریاضت مشغول بود. اتفاقاً روزی شیخ از کمال دوربینی او را به ارتکاب مباشرتی با فواحش از بازار نشین اشارت نمود و او هر چند از علم خود در پی توجهات شتافت آن فعل شنیع را عقلاً و نقلاً احتمال اباحتی در نیافت و از کمال ادب نه مجال استعذار بود و نه قدرتِ استفسار. ناچار بعد از فکر بسیار بر خود چنان هموار ساخت که غایت ما فی الباب به مباشرتی امر شده پس به موقع خود از غیر موقع اولی[... یک کلمه کرم خورده]و به این توجیهِ سست و تأویل نادرست رفت و باهل خود صحبت داشت . از نیرنگی تقدیر نطفه در رحم قرار گرفت و بعد از وضع حمل دختری جمیله متولد گردید و چون به سنِ بلوغ رسید به کمال شوخی دید لگامی از اختیار والدین برآمده و فسق و فجور آغاز نهاد تا آنکه باطایفه فواحش گرم اختلاط شده همان پیشهٔ تباه در پیش گرفت پدرش را ازین وادی مصیبتی جانکاه در پیش آمد بخدمت مربی خویش از واقعهٔ دل آشوب استغاثه نمود آن بزرگوار فرمود که آغاز کار قطره از خباثت در صلب تو نمودار شده بود و تدبیری رفته که بجایی که باید دفع شود بعد ازآن معصیت به استغفار و حد شرعی معالجه رود و تو به مقتضای علم ناقص خود عمل نموده آن بلیه را بر اهل خود فرا انداختی لاجرم نتیجه آن یافتی آنچه که یافتی. اکنون حکم تقدیر بجز صبر گریز نیست :

Marfat.com

قضا کشتی آنجا که خواهد برد
وگر ناخدا (۳۸ -الف) جامه بر تن درد

و این حکایت شحنهٔ راه غافلان مغرور به علم خویش است و آگاه دلان را خود طریقه بندگی و فرمان پذیری در پیش است.

بامر مرشد کامل بخور بحکمت ثمر[کذا]
ولی ز وجه حلالت بخود مخور یک ثمر[کذا]
که این ترا خودی آرد برو خودی بگذار
مبین بعکس که حق است در حقیقت امر

چنانچه حضرت خواجه حافظ شیراز فرموده:

بمی سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید
که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها[1]

اتمام یافت نسخه متبرکه رساله احوالِ مشایخ کبار بعون اللّه الملک الغفار بتاریخ هفتم شهر ذیقعد ۱۱۵۸ کاتبه و مالکه احقر العباد اللّه الکریم عبدالرحیم.

اللهم اغفرلی و الاستاذی ولوالدی و لمن توالد الجمیع المومنین والمومنات برحمتک یا ارحم الراحمین.

۱-دیوان حافظ، طبع خانلری ۱۸/۱.

Marfat.com

تعلیقات

ص ۳ / س ۲۲ ☆

شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست......

آپ شیخ قاضن کے بیٹے تھے، والد محترم اور حاجی حمید حصور سے تکمیل کی انہی کے خلیفہ ہوئے اور سلسلۂ شطاریہ کو رونق بخشی۔ ہمایوں بادشاہ (۹۳۷-۹۴۷ / ۹۶۳-۹۶۲ھ / ۱۵۳۰-۱۵۵۶ء) کو ان سے ملا۔ ہمایوں اپنے ساتھ آگرے لے جارہا تھا کہ شیخ ابوالفتح حاجی پور میں مقیم ہوگئے اور تاحیات وہیں رہے اور وفات پائی (گلزار ابرار ۲۲۳-۲۲۴)

ص ۵ / س ۱۲

ازاعیان صوبۂ اودھ قاضی قدوہ نامی بخدمت آں..

یہاں "قاضی قدوہ" سے مراد قاضی معزالدین عرف قدوۃ الدین ہے (آپ بیتی مولانا عبدالماجد دریا آبادی، ص ۲۴) قاضی قدوۃ الدین بن میرک شاہ بن ابی العلی اسرائیلی اودھی، شیخ عثمان ہارونی کے خلیفہ تھے۔ ہندوستان کی فتح کے بعد انہوں نے یہاں آکر اودھ میں سکونت اختیار کرلی۔ وہاں کے بہت سے قصبات میں ان کی اولاد آباد اور معروف ہوئی۔ قاضی قدوہ الدین کا ۶۰۵ھ / ۱۲۰۸ء کو انتقال ہوا (نزہۃ الخواطر ۱ / ۱۵۰)۔

ص ۶ / س ۶

اکنون درآں سرزمین (اودھ) آں جماعت بہ شیخ زادہ ہای قدوائی معروف اند۔

اس خانوادے کے مختلف افراد، مشائخ اور علماء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۱- آئینہ اودھ، مؤلفہ سید محمد ابوالحسن، کانپور ۱۳۰۳ھ

۲- تاریخ بنی اسرائیل، مؤلفہ منظور الدین، کانپور ۱۳۳۰ھ

۳- بحر زخار، مؤلفہ وجیہہ الدین اشرف، خطی نسخہ موزۂ بریطانیہ، لندن۔

ص ۷ / س ۲

☆ صفحات سے مراد کتاب حاضر کے طبع شدہ صفحات ہیں۔

Marfat.com

حاجی حمید الدین المعروف بحضرت شاہ محمد غوث......بعد از طی منازل......
یعنی شاہ محمد غوث گوالیاری اپنے مرشد حاجی حمید الدین حصور۔ سے ملاقات کے لئے طویل ریاضت کے بعد پہنچے تو حاجی حمید الدین حصور کا لقب شیخ ظہور الحق والدین ہو گیا اور شاہ محمد غوث کا حمید الدین عرف محمد غوث ہو گیا (مناقب غوثیہ 'ص ۳۲)۔

ص ۷ / س ۲۲

فرقۂ سنیاسیان......

ص ۸ / س ۷ سنیاسی

سنیاسی 'سنیاس۔ سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔ برہموں کے طریقۂ ریاضت میں سے چوتھے آشرم سے تعلق رکھنے والے کو سنیاسی کہتے ہیں جس کے معنی ہیں ترکِ دنیا' تمام بدنی لذات سے آزاد ہو کر آبادی سے الگ رہ کر ریاضت کرنا' ہندوؤں میں اس کا باقاعدہ ایک فرقہ ہے جس کا تلفظ Sennyasi ہے اس کے مختلف چار مدارج کی تفصیل کے لئے دیکھئے :

Classical Dictionary of India,pp.554-55

نیز ملاحظہ ہو جامع اللغات و ہندی اردو لغت۔

ص ۱۰ / س ۱۳

تان سین کلانوت کہ در فن کلانوتی از سائر کلانتران این طائفہ ممتاز بود و در ملازمت حضرت عرش آشیانی۔۔۔واصلہ......

تان سین (Tansain/Tansin) عہد اکبری کے نامور گویوں میں سے تھا بقول ابوالفضل "درین ہزار سال ہمچو او نشان ندہند" (آئین اکبری ۱/۳۲۱) علم موسیقی میں تان سین کی ایجادات اور کمالات کا تذکرہ ملتا ہے۔ اکبر کے دربار سے وابستہ تھا۔ ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹ء میں انتقال ہوا۔ (مقالات الشعراء ۱۴۱-۱۴۲، تعلیقاتِ بلوخمن بر آئین اکبری ۱/۶۸۱)

ص ۲ / س ۳

شیخ وجیہہ الملۃ والدین......

شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی (۹۱۰-۹۹۸ھ / ۱۵۰۴-۱۵۸۹ء) شاہ محمد غوث

Marfat.com

گوالیاری کے خلیفہ ٔنامور عالم اور متعدد کتب کے مؤلف تھے ٔملاحظہ ہو:

(۱) تذکرہ علمای ہند ۵۳۹-۵۴۱

(۲) تذکرۃ الوجیہہ (حالات و علمی کمالات شاہ وجیہہ الدین علوی) مؤلفہ سید حسینی پیر علوی۔

ص ۱۶ / س ۷

شاہ صبغۃ اللہ ...... کہ از جملہ خلفای حضرت شاہ وجیہہ الحق والدین اند در دیار بیجاپور مشہور گشت .....والی آنجا را... نسبت بآنحضرت رسوخ اعتقادی دست داد

شیخ صبغۃ اللہ بن روح اللہ بن جمال اللہ حسینی بروچی گجراتی مہاجر مدنی ٔشاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ شیخ صبغۃ اللہ کے اجداد اصفہان کے تھے اس خانوادے کے افراد گجرات کے معروف علاقہ بھروچ میں آکر آباد ہوگئے جہاں شیخ صبغۃ اللہ کی ولادت ہوئی۔ اکابر علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ احمد نگر کا حاکم سلطان برہان الملک (۱۵۹۰-۱۵۹۶ء) اور بیجاپور کا سلطان ابراہیم عادل شاہ (۱۵۳۴-۱۵۵۸ء) ان کے معتقد خاص تھے۔ سلطان نے شاہی جہاز سفر حرمین الشریفین کے لئے پیش کیا۔ وہیں درس و تدریس اور دعوت و ارشاد میں مصروف ہوگئے وہاں کے حکام بھی آپ کے معتقد بن گئے وہیں مدینہ منورہ میں ۱۰۱۵ھ / ۱۶۰۶ء کو وصال ہوا۔

آپ نے تفسیر بیضاوی پر دو حاشیے لکھے تھے (لطف السمر ۲ / ۷۷ ۴- حاشیہ) اس کے علاوہ کتاب الوحدۃ ٔرسالہ اراءۃ الدقائق فی شرح مراۃ الحقائق اور دیگر مختصر رسائل کے علاوہ جواہر خمسہ تألیف شاہ محمد غوث گوالیاری کا عربی ترجمہ بھی قابل ذکر ہے (خلاصۃ الاثر ۲ / ۲۴۳-۲۴۴ ٔ لطف السمر ۲ / ۷۷ ۴ ٔ نزہۃ الخواطر ۵ / ۱۷۶ ٔ تذکرۃ الوجیہہ ۱۴۵-۱۴۸)۔

ص ۳۰ / س ۱۰

کوہ پنجور ......

یہ قصبہ پنجور کے نام سے سرہند سے شمال مشرق میں پٹیالہ سے ملحقہ ہے۔ اس میں پہاڑ اور قلعہ بھی ہے (تاریخ مخزن پنجاب ۸۱)۔

Marfat.com

ص ۳۴ / س ۱۴

امام المعبرین ابن سیرین....

امام ابن سیرین عالم' عابد اور زاہد تھے ۱۰۸ھ / ۷۲۶ء میں وصال ہوا' ملاحظہ ہو
ذھبی' شمس الدین محمد : سیر اعلام النبلاء ۴ / ۶۰۶-۶۲۲

ص ۴۱ / س ۱۰

قاسم خان مرحوم......

اس نام و خطاب کے دو امراء کا تعلق عہد اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۸-۱۱۰۷ھ) سے تھا اوّل قاسم خان کرمانی جس کا انتقال ۱۱۰۷ھ کے بعد ہوا (مآثر الامراء ۳ / ۱۰۸-۱۱۰) قاسم خان میر بحر کا پوتا اس کا خطاب قاسم خان میر آتش تھا۔ جو دسویں سال جلوس عالمگیری ۱۰۷۱ / ۱۶۶۱ تک بقیدِ حیات اور مصروف کار تھا۔ (مآثر الامراء ۳ / ۸۶-۸۹)۔

اول الذکر قاسم خان چونکہ ۱۱۰۷ میں بقید حیات تھا اور رسالہ احوالِ مشائخ کبار کے مؤلف سلیمان بن سعد اللہ اس سے قبل ۱۱۰۳ھ میں فوت ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے قاسم خان کے نام کے ساتھ مرحوم لکھا ہے گویا ان کا محولہ قاسم خان ۱۱۰۳ھ سے قبل فوت ہو چکا تھا۔ اس لئے ثانی الذکر قاسم خان میر آتش ہی یہاں مراد ہے......

ص ۵۲ / س ۹-۱۰

از شہر لاہور تا بقصبہ کانواہن کہ بر چند منزل واقع است......

اکبر کے عہد میں قصبہ کانواہن پٹیالہ کی عملداری میں تھا (آئین اکبری ۲ / ۶۱)
اسے شکار گاہ کی حیثیت بھی حاصل رہی۔ ...در دو آبہ' باری سہ کولاب عظیم لائق شکار گاہ واقع اند' چنانچہ کولابی مسمی بہ کاھنوان نزد کنارہ بیاہ متصل موضع گھرتل......(عبرت نامہ ۱ / ۲۴) کاہنوان جای است مشہور... نزد ہری گوونداہ......(چارباغ پنجاب' ص ۳۰۰)
کاہنوان (Kahnuwan) امرتسر کی حدود میں گوبندوال (Govindwal) کے جوار میں ہے۔
اس علاقہ کے نقشے اور تعیین حدود کے لئے ملاحظہ ہو :

Archaeological Reconmaissances in North-Western India and

Marfat.com

South -Eastern Iran, by A. Stein p.6.

ص ٥٦ / س ٢

ملا فرحی کے بدو واسطہ از مریدان فیض آستان......شاہ وجیہہ الحق والدین است در رسالہ کہ مشتمل بر احوال مرشد حضرت شیخ عیسیٰ سندھی تألیف نمودہ

ملا فرحی کا پورا نام "اسماعیل بن محمود سندھی قادری شطاری فرحی" ہے۔ جب مسیح الاولیاء شیخ عیسیٰ جند اللہ کا خاندان سندھ سے برہانپور جا کر آباد ہو گیا تو ملا فرحی کے والد شیخ محمود بھی وہاں چلے گئے۔ فرحی کا صحیح سال ولادت معلوم نہیں ہے ان کے اپنے بیانات سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ حدود ١٠٠٥ھ / ١٥٩٦ء میں متولد ہوئے۔ عنفوان شباب میں ان کے شیخ، شیخ عیسیٰ جند اللہ نے انہیں "ابی الفرج" کا خطاب دیا اسی مناسبت سے انہوں نے اپنا تخلص بھی فرحی رکھ لیا۔ وہ کامل بیس سال تک اپنے شیخ کی صحبت میں رہے۔ اور ان کے ملفوظات کشف الحقائق کے نام سے جمع کئے۔ یہ مجموعہ انہوں نے شیخ عیسیٰ جند اللہ (٩٦٢-١٠٣١ھ / ١٥٥٤-١٦٢١ء) کے حین حیات ١٠٢٠ھ / ١٦١١ء میں مرتب کیا۔ اس کا ایک خطی نسخہ سید محمد مطیع اللہ راشد برہانپوری کے پاس ہے (برہانپور کے سندھی اولیاء ص ٣٨) اور دوسرا نسخہ سید احکام اللہ (برہانپور، دکن) کے کتب خانہ میں محفوظ ہے (رسالہ برہان، دہلی مارچ ۱۹۵۷ء، ص ۱۳۳)

ملا فرحی اپنے مرشد شیخ عیسیٰ کی وفات ١٠٣١ھ کے بعد تیس سال تک بقید حیات رہے اور ١٠٦١ھ / ١٦٥٠ء میں انتقال کیا۔ (ایضاً ص ١٣٧) کشف الحقائق کے علاوہ ملا فرحی کی ایک اور تألیف مخزن دعوت بھی محفوظ ہے۔ جس کا ایک خطی نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ میں ہے۔ جس کا سال تألیف ١٠٣٧ھ / ١٦٢٧ء ہے۔ اس کتاب میں فرحی نے شطاری سلسلے کے اذکار و اوراد جمع کر دیئے ہیں (حاشیہ ١٤٣-١٤٥، نزہۃ الخواطر ٥ / ٢٧)۔

رسالہ احوالِ مشائخ کبار کے مؤلف سے یہاں سہو ہوا ہے کہ ملا فرحی دو واسطوں سے شیخ عیسیٰ جند اللہ کے مرید تھے وہ براہ راست شیخ عیسیٰ کے فیض یافتہ اور بیس سال تک ان کی صحبت میں رہے تھے جیسا کہ ان کی مذکورہ تألیفات سے عیاں ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

مآخذ مقدمہ و تعلیقات

مخطوطات :

۱- اعوان، محمد ادریس : احوال و آثار شاہ محمد غوث گوالیاری و تصحیح بحر الحیات ۔ پایان نامہ دانشگاہ تہران، ایران (۷۱-۱۹۷۲ء) کتابخانہ دانشگاہ تہران۔

۲- بہاء الدین ابراہیم شطاری : رسالہ شطاریہ، متن مشمولہ احوال و آثار شاہ محمد غوث گوالیاری، مرتبہ محمد ادریس اعوان (رک شمارہ-۱)۔

۳- تحفۃ السلاسل (سلسلہ نامہ ھا و مناقب اعیان شطاریان) تالیف بسال ۱۰۴۹-۱۰۵۰ھ در اکبر آباد، نسخہ ناقص الاول، و کرم خوردہ، مملوکہ محمد اقبال مجددی، لاہور۔

۴- رضا شطاری لاہوری : ارشاد العاشقین (بسال ۱۰۶۸ھ) مملوکہ جناب خلیل الرحمن داؤدی، لاہور۔

۵- صفر احمد معصومی : مقاماتِ معصومی (احوال و افکار خواجہ محمد معصوم سرہندی)، تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی، زیر چاپ۔

۶- محمد رفیع : قران السعدین، مملوکہ محمد اقبال مجددی، لاہور۔

۷- محمد اشرف شطاری لاہوری : جامع الفوائد، مملوکہ محمد اقبال مجددی، لاہور۔

۸- نور الدین شطاری : مجالس الابرار (ملفوظات شیخ سراج الدین عبداللہ صوفی شطاری (بسال ۹۹۸-۱۰۱۰ھ) مملوکہ مولانا محمد ہاشم جان مجددی، ٹنڈو سائین داد، سندھ۔

۹- وجیہہ الدین اشرف : بحر زخار (تذکرہ مشائخ سلاسل متفرقہ) خطی نسخہ موزہ بریطانیہ، لندن۔

مطبوعات عربی، فارسی، اردو

۱۰- ابوالفضل علامی : آئین اکبری، لکھنو، مطبع نولکشور، ۱۸۶۹ء

۱۱- ابوالحسن : آئینہ اودھ، کانپور، ۱۳۰۳ھ

۱۲- بختاور خان : مراۃ العالم، مرتبہ ساجدہ علوی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۱۳- چشتی، نور احمد : تحقیقات چشتی، لاہور، ۱۸۶۵ء

Marfat.com

۱۴- چغتائی، عبداللہ : لاہور سکھوں کے عہد میں، لاہور ۱۹۶۴ء

۱۵- حسینی پیر علوی : تذکرۃ الوجیہہ گجرات، احمد آباد ۱۹۹۰ء

۱۶- راشد، مطیع اللہ برہانپوری : برہانپور کے سندھی اولیاء، کراچی، ۱۹۵۷ء

۱۷- رحمان علی : تذکرہ علمای ہند، تحقیق و ترجمہ محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ء

۱۸- ذہبی، شمس الدین : سیر اعلام النبلاء، بیروت ۲۵ جلد ۸۱-۱۹۸۸ء

۱۹- سوری، سوہن لعل، لالہ : عمدۃ التواریخ، لاہور ۱۸۸۸ء

۲۰- شاہنواز خان، صمصام الدولہ : مآثر الاسراء، ترجمہ محمد ایوب قادری، لاہور ۱۹۷۶ء

۲۱- عبدالحی حسنی : نزہتہ الخواطر، حیدر آباد دکن، ۸ ج، ۱۹۶۲-۱۹۷۰ء

۲۲- عبدالماجد دریاآبادی : آپ بیتی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۲۳- عبیداللہ سرہندی : حسنات الحرمین (ملفوظات خواجہ محمد معصوم سرہندی) تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی، موسیٰ زئی، ۱۹۸۱ء۔

۲۴- علی الدین لاہوری : عبرت نامہ مرتبہ، محمد باقر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵- غزی، نجم الدین دمشقی : لطف اسمرو قطف الثمر، مرتبہ محمود شیخ، دمشق (س ن)

۲۶- غلام سرور لاہوری، مفتی : خزینۃ الاصفیاء، کانپور، ۱۸۷۳ء

۲۷- ایضاً : حدیقۃ الاولیاء تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی، لاہور، ۱۹۷۶ء

۲۸- ایضاً : تاریخ مخزن پنجاب، لاہور ۱۹۹۶ء

۲۹- غلام علی دہلوی، شاہ : مقاماتِ مظہری ترجمہ و تحقیق محمد اقبال مجددی، لاہور، ۱۹۸۳ء

۳۰- غوثی، محمد مانڈوی : گلزار ابرار، ترجمہ فضل احمد جیوری، لاہور ۱۳۹۵ھ

۳۱- فرید برہانپوری : اسماعیل فرحی، مقالہ مشمولہ برہان، دہلی مارچ، اپریل ۱۹۵۷ء

۳۲- فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ ترجمہ از محمد ظہور الحق، آگرہ ۱۳۵۲ھ

۳۳- فقیر اللہ علوی شکارپوری : مکتوبات، لاہور ۱۹۱۹ء

۳۴- قانع، میر علی شیر ٹھٹھوی : مقالات الشعراء مرتبہ حسام الدین راشدی، حیدر آباد سندھ، ۱۹۵۷ء

۳۵- کنھیا لال : تاریخ لاہور، لاہور، ۱۸۸۴ء

Marfat.com

۳۶-محمد مسعود احمد: شاہ محمد غوث گوالیاری' میر پور خاص، ۱۹۶۴ء

۳۷-محمد اسلم پسروری: فرحۃ الناظرین' ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری' کراچی ۱۹۷۲ء

۳۸-محمد صادق ہمدانی کشمیری: طبقات شاہ جہانی (طبقہ نہم) مرتبہ محمد اسلم خان، دہلی'
۱۹۶۳ء

۳۹-محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ، کلکتہ' ۱۸۶۸ء

۴۰-محبی' محمد: خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی و العشر' بیروت، (س ن)

۴۱-مستعد خان' محمد ساقی: مآثر عالمگیری' کلکتہ، ۱۸۷۱ء

۴۲-معتمد خان' محمد بن رستم: تاریخ محمدی مرتبہ امتیاز علی عرشی-علی گڑھ، ۱۹۶۰ء

۴۳-منظور الدین: تاریخ بنی اسرائیل' کانپور' ۱۳۳۰ھ

۴۴-نظام غریب یمنی: لطائف اشرفی' دہلی' ۱۲۹۹ھ

۴۵-وڈیرہ' گنیش داس: چار باغ پنجاب' امرتسر' ۱۹۶۵ء

46.Abuel-Fazl: Ain-i-Akbari , tran. Notes by Blochman, Lahore, 1975.

47. Athar Ali : Mughal Nobility Under Aurengzeb, Bombay.1970.

48.Garrett, John: Classical Dictionary of India, Dehli, 1990.

49. Ibbetson,D.,Panjab castes, Lahore,1916.

50. Muhammad Latif : Lahore, Lahore,1892.

51.Nazami, K. H : Shattari Saints and their attitude towards the State. Art Medicvak India, Aligarh, Vol.1, No.2 (1950,Oct).

52. Rose, H.A. (ed): Glossary of the tribes and castes of the Panjab and N.W.F.P.Lahore,1978.

53 Stein, Awal: Archaeological Reconmaissances in North-Western India and South-Eastern Iran, London, 1937.

Marfat.com

Marfat.com

فهرست راهنما

Marfat.com

Marfat.com

۱.کسان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۳. کتابها

Marfat.com

۲. جایها

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

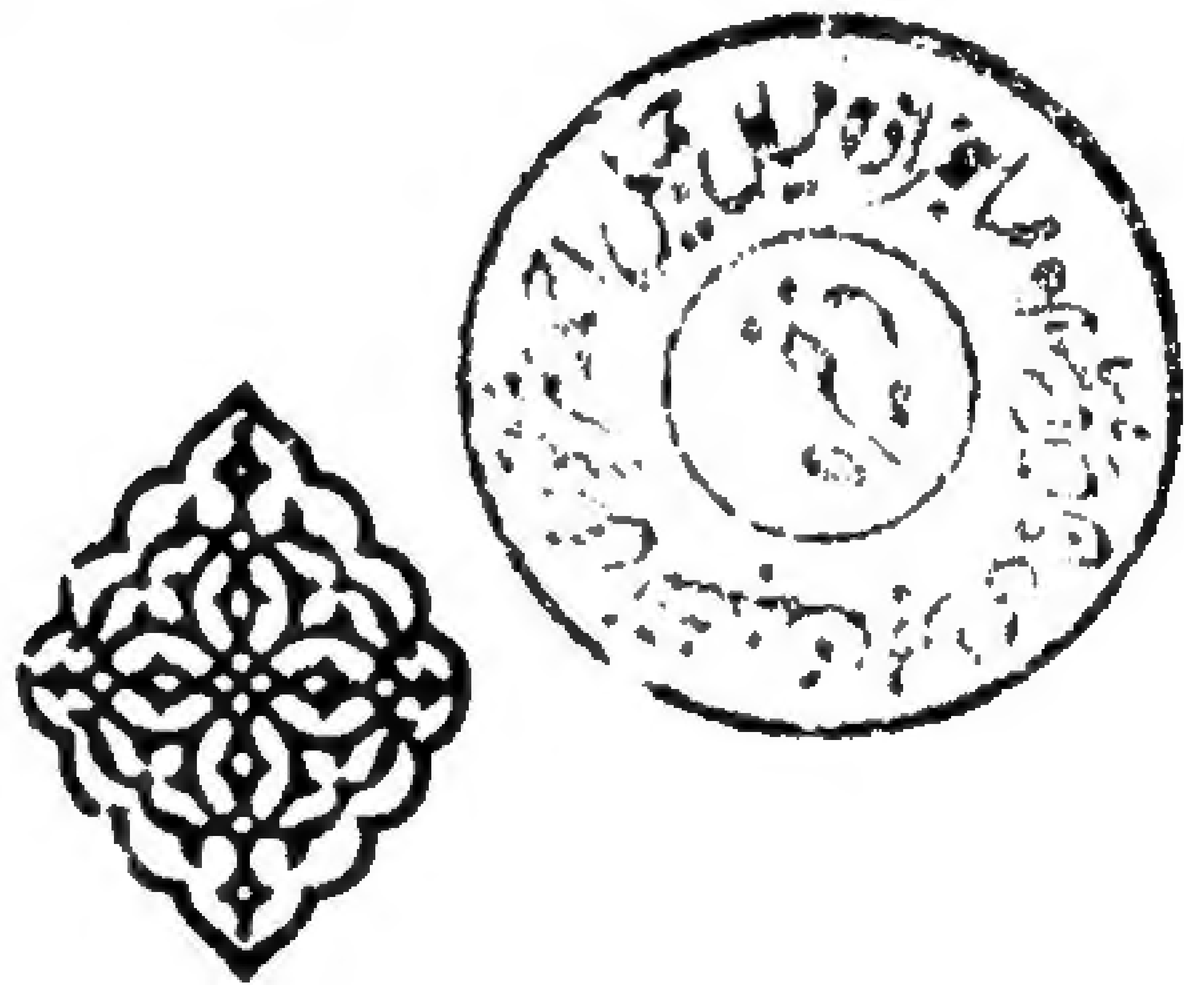
Ahval-e-Mashayekh Kebar

by

Solayman Ibn-e-Shaikh Saadullah

Corrected & Edited by

Muhammad Iqbal Mujaddedi



Iran -Pakistan Institute of Persian Studies , Islamabad

2000

Marfat.com

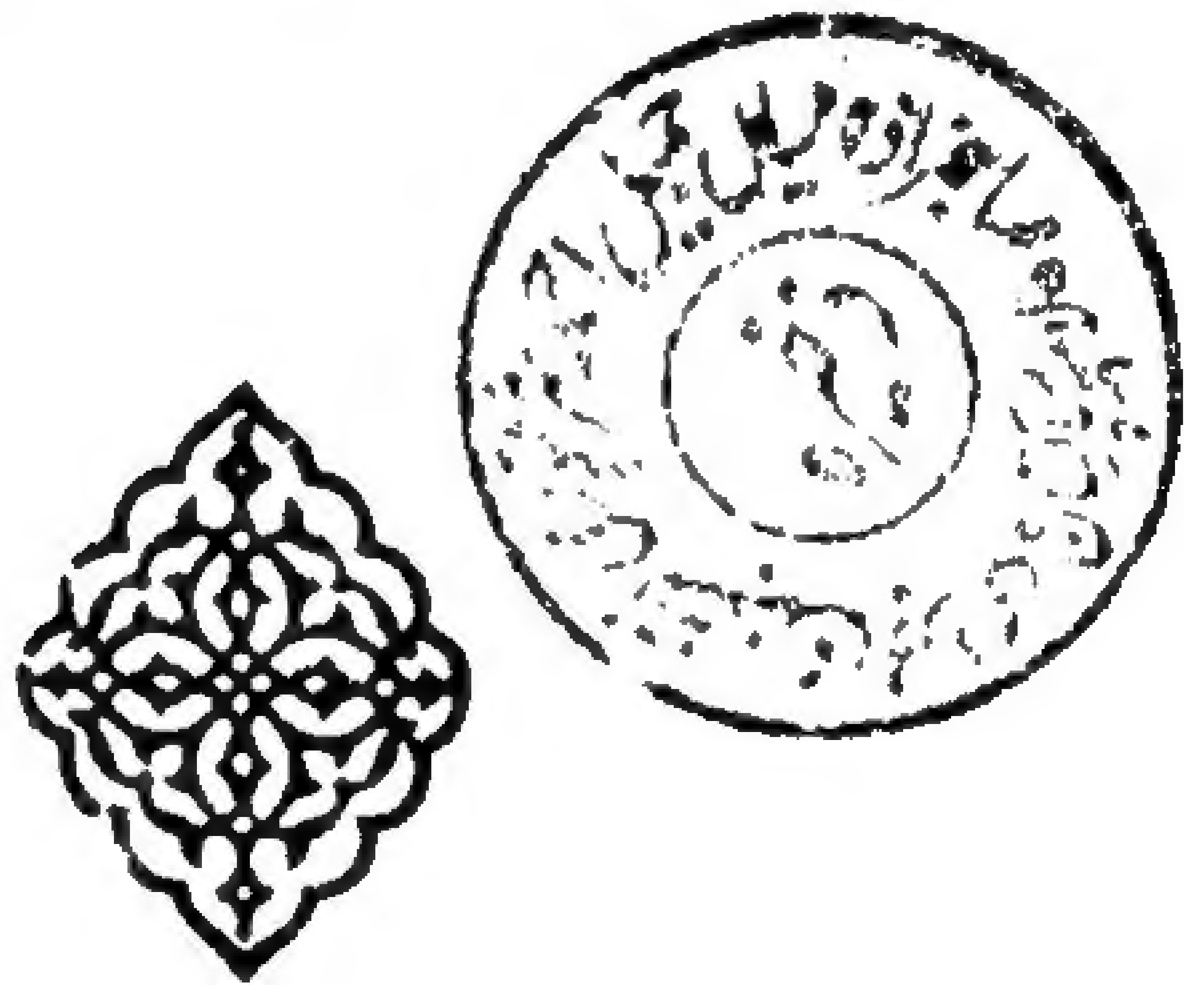
Ahval-e-Mashayekh Kebar

by

Solayman Ibn-e-Shaikh Saadullah

Corrected & Edited by

Muhammad Iqbal Mujaddedi



Iran -Pakistan Institute of Persian Studies , Islamabad

2000

Marfat.com